روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:07
طلوع آفتاب	06:22
زوال آفتاب	12:39
غروب آفتاب	06:56

آج کی حدیث

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سُرمہ دانی تھی جس میں سے تین تین سَلائی ہر رات آنکھوں میں ڈالا کرتے تھے۔ (ترمذی) سُرمہ کا سوتے وقت ڈالنا زیادہ مفید ہے کہ آنکھ میں دیر تک باقی بھی رہتا ہے اور مسامات میں اس وقت سرایت بھی زیادہ کرتا ہے۔

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990

ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 244, Thursday- 03 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلدنمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۴۴ ۞ جمعرات، ۳؍ستمبر، ۲۰۲۶، ۲۰؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپیے، صفحات:۸

عاصم وقار سمیت کئی لیڈران کانگریس میں شامل، ایم آئی ایم کو جھٹکا

عاصم وقار نے کہا کہ ”اے آئی ایم آئی ایم میں رہنے کے بعد مجھے لگا کہ ہم بات تو بی جے پی اور اس کے نظریات سے لڑنے کی کرتے ہیں لیکن زمین پر ان سے لڑ رہے ہیں جو بی جے پی کے خلاف ہیں۔“

اسدالدین اویسی کی قیادت والی آل انڈیا مجلس اتحادالمسلمین کے قومی ترجمان عاصم وقار نے اترپردیش اسمبلی انتخاب سے عین قبل کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان کے ساتھ کئی دیگر لیڈران نے بھی پارٹی کی رکنیت اختیار کی۔ اس سلسلے میں راجدھانی دہلی واقع کانگریس ہیڈکوارٹر ’اندرا بھون‘ میں پریس کانفرنس کی گئی، جس میں یوپی کانگریس چیف اجئے رائے، یوپی انچارج راجندر پال گوتم اور کانگریس اقلیتی سیل کے چیئرمین عمران پرتاپ گڑھی موجود تھے۔ کانگریس کی رکنیت اختیار کرنے کے بعد عاصم وقار نے میڈیا سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ ”اے آئی ایم آئی ایم میں رہنے کے بعد مجھے لگا کہ ہم بات تو بی جے پی اور اس کے نظریات سے لڑنے کی کرتے ہیں، لیکن زمین پر ان سے لڑ رہے ہیں جو بی جے پی کے خلاف ہیں۔ اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ اگر ہم حقیقی معنوں میں محب وطن ہیں اور ایمانداری سے بی جے پی کو اقتدار سے ہٹانا چاہتے ہیں تو کانگریس کے ساتھ آنا ہوگا، جو مضبوطی کے ساتھ بی جے پی سے لڑ رہی ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”ملک سے محبت کرنے والے لوگ بی جے پی کی ملک مخالف حکومت کو اقتدار سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں، تاکہ ملک میں ایک سیکولر اور مفاد عامہ کی حکومت بنائی جا سکے۔“ اس موقع پر عمران پرتاپ گڑھی نے کہا کہ عاصم وقار کی کانگریس میں شمولیت خوش آئند ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”میں سید

عاصم وقار کا کانگریس فیملی میں استقبال کرتا ہوں۔ آج راہل گاندھی کی ’محبت کی دکان‘ کے کارواں میں مزید ایک دوست ہمارے ساتھ جڑے ہیں۔ اس سے ہمارا کنبہ آج مزید مضبوط ہوا ہے۔“ انھوں نے مزید کہا کہ ”میں ہمیشہ سے بی جے پی کے نظریات اور ان کی مدد کرنے والے غیر اعلانیہ ساتھیوں سے لڑتا رہا ہوں، اس لیے آنے والے وقت میں کئی دیگر ساتھی پارٹی سے جڑیں گے۔ ہم پوری طاقت سے لڑیں گے اور جیتیں گے۔“ یوپی کانگریس صدر اجئے رائے نے بھی عاصم وقار کی کانگریس میں شمولیت کو بہت اہم قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ ”سید عاصم وقار جیسی مضبوط شخصیت نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی ہے۔ انھوں نے ہمیشہ اپنی حاضر جوابی کے ساتھ سماج کو ایک مثبت پیغام دینے کا کام کیا ہے۔ ان کی سوچ اور ان کے نظریات ہمارے لیڈر راہل گاندھی کے اس خواب سے جڑے ہیں، جو انھوں نے اس ملک کے لیے دیکھا ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”آج محبت کی دکان لگاتار بڑھتی جا رہی ہے اور 2027 میں اترپردیش کے ہر گاؤں، ہر گلی میں کانگریس کا پرچم لہرائے گا۔“ میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے یوپی کانگریس انچارج ایڈووکیٹ راجندر پال گوتم نے کہا کہ ”راہل گاندھی کی قیادت میں پورے ملک میں تعلیم، روزگار، طلبا، خواتین اور محروم طبقات کے ایشوز پر تحریک چل رہی ہے۔ راہل گاندھی مضبوطی کے ساتھ ہر طبقہ کی آواز اٹھا رہے ہیں اور حکومت کو ہر محاذ پر لگاتار متنبہ کر رہے ہیں۔ اسی سے متاثر ہو کر مختلف پارٹیوں کے سینئر لیڈران کانگریس سے جڑ رہے ہیں۔“ انھوں نے یہ بھی کہا کہ ”ملک پہلے ہے، ملک سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ ملک بچے گا تبھی طلبا، تعلیم، روزگار اور عوام سے جڑے ایشوز پر کام ہوگا۔“ انھوں نے کہا کہ ”سید عاصم وقار جیسی مضبوط شخصیت نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی ہے۔ انھوں نے ہمیشہ اپنی حاضر جوابی کے ساتھ سماج کو ایک مثبت پیغام دینے کا کام کیا ہے۔ ان کی سوچ اور ان کے نظریات ہمارے لیڈر راہل گاندھی کے اس خواب سے جڑے ہیں، جو انھوں نے اس ملک کے لیے دیکھا ہے۔“ وہ مزید کہتے ہیں کہ ”آج محبت کی دکان لگاتار بڑھتی جا رہی ہے اور 2027 میں اترپردیش کے ہر گاؤں، ہر گلی میں کانگریس کا پرچم لہرائے گا۔“

پاکستان: ۱۶؍سال سے کم عمر کے بچوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر روک کا مطالبہ، پنجاب اسمبلی میں قرارداد منظور

پنجاب اسمبلی کی قرارداد میں آسٹریلیا، فرانس، چین اور امریکہ کی کئی ریاستوں میں بچوں کے سوشل میڈیا استعمال کو لے کر اٹھائے گئے اقدام کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں 16 سال سے کم عمر کے بچوں کے سوشل میڈیا استعمال کرنے کے حوالے سے بڑا قدم اٹھایا گیا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے منگل (یکم ستمبر) کو اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کر مرکزی حکومت سے ایسے بچوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر قانونی روک لگانے کے لیے قانون بنانے کی سفارش کی۔ قرارداد میں سائبر بُلنگ، آن لائن استحصال، غیر مناسب مواد اور بچوں پر بڑھتے اسکرین ٹائم کے اثر کو سنگین تشویشناک بتایا گیا ہے۔ اپوزیشن نے بھی اس قرارداد کی حمایت کی ہے۔ یہ قرارداد رکن اسمبلی سارہ احمد نے اسمبلی میں پیش کی۔ وہ پنجاب چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی چیئرپرسن بھی ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بچوں کو سوشل میڈیا تک بلا روک ٹوک رسائی سے سائبر بُلنگ، آن لائن جنسی استحصال، غیر مناسب مواد اور ذہنی تناؤ جیسے خطرات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اسمبلی نے مرکزی اور صوبائی اداروں کے درمیان مربوط نظام بنانے کے ساتھ بچوں کی ڈیجیٹل سیکورٹی کے لیے جامع قانون تیار کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد میں 16 سال سے کم عمر کے بچوں کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ کے حوالے سے مؤثر عمر کی تصدیق کا نظام بنانے کی بات کہی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر بچوں کی سیکورٹی سے متعلق معیارات کو مضبوط کرنے اور آن لائن خطرات سے بچنے کے لیے ضروری قانونی قدم اٹھانے کی سفارش کی گئی ہے۔ قرارداد کا مقصد بچوں کو ڈیجیٹل دنیا کے بڑھتے خطرات سے محفوظ رکھنا ہے۔ پنجاب اسمبلی کی قرارداد میں آسٹریلیا، فرانس، چین اور امریکہ کی کئی ریاستوں میں بچوں کے سوشل میڈیا استعمال کو لے کر اٹھائے گئے اقدام کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ قرارداد میں پاکستانی حکومت سے بھی ایسے قانونی تحفظات نافذ کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ واضح رہے کہ ایسے وقت میں یہ قدم اٹھایا گیا ہے جب دنیا بھر کی سرکاریں بچوں کی آن لائن سیکورٹی کو لے کر عمر پر مبنی قوانین اور مضبوط عمر کی تصدیق کے نظام پر زور دے رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ دنیا کے کئی حصوں میں بچوں کے سوشل میڈیا کے زیادہ استعمال اور ذہنی صحت کے مسائل، سائبر استحصال اور نقصان دہ مواد کے سامنے آنے کے درمیان تعلقات کے حوالے سے مسلسل مطالعے ہو رہے ہیں۔ آسٹریلیا اور یورپ کے کئی ممالک نے بھی بچوں کے سوشل میڈیا استعمال کو لے کر عمر پر مبنی سخت قوانین کی سمت میں قدم بڑھائے ہیں۔ کچھ دیگر حکومتیں بچوں کو آن لائن محفوظ رکھنے کے لیے عمر کی تصدیق کے سخت نظام اور مضبوط قوانین پر غور کر رہی ہے۔ پنجاب اسمبلی کی قرارداد بھی اسی بڑھتی ہوئی عالمی تشویش کے درمیان آئی ہے۔

جموں و کشمیر میں حکمراں نیشنل کانفرنس اور اپوزیشن بی جے پی کے درمیان سیاسی کشمکش اب اسمبلی سے نکل کر سڑکوں پر

انتخابی نتائج کے بعد جموں و کشمیر میں حکمراں نیشنل کانفرنس اور اپوزیشن بی جے پی کے درمیان سیاسی کشمکش اب اسمبلی سے نکل کر سڑکوں تک پہنچ گئی ہے۔ سری نگر میں دونوں جماعتوں کے کارکنوں نے الگ الگ احتجاجی مارچ نکالے، ایک دوسرے کے خلاف شدید نعرے بازی کی اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ صورتحال کشیدہ ہونے پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا، جس کے بعد شہر کے مختلف علاقوں میں تناؤ دیکھا گیا۔ لال چوک سے جہانگیر چوک تک بی جے پی کارکنوں نے مارچ کرتے ہوئے عمر عبداللہ حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور سول سکریٹریٹ کے گھیراؤ کی کوشش کی۔ دوسری جانب نیشنل کانفرنس کے کارکنوں نے دفعہ 370 سے متعلق اپنے مطالبات اور جموں و کشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرنے کے مطالبے کے حق میں احتجاج کیا۔ پولیس اور سیکورٹی فورسز نے دونوں جماعتوں کے مارچ کو مختلف مقامات پر روک دیا۔ نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کو راج باغ میں بی جے پی دفتر کی جانب بڑھنے سے روکا گیا، جبکہ لال چوک سے سکریٹریٹ کی طرف جانے والے بی جے پی کارکنوں کو ہری سنگھ ہائی اسٹریٹ پر روک دیا گیا۔ مظاہرین نے جب رکاوٹیں عبور کرنے کی کوشش کی تو پولیس نے صورتحال پر قابو پانے کے لیے ہلکی طاقت اور لاٹھی چارج کا استعمال کیا۔ اپوزیشن لیڈر سنیل شرما اور جموں و کشمیر بی جے پی کے صدر و راجیہ سبھا رکن ست شرما کی قیادت میں بی جے پی کارکن لال چوک میں جمع ہوئے اور جہانگیر چوک کی جانب مارچ کیا۔ پارٹی نے سول سکریٹریٹ کے گھیراؤ کا اعلان کیا تھا۔ ست شرما نے عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت پر انتخابی وعدے پورے نہ کرنے کا الزام عائد کیا۔ انہوں نے خاص طور پر 200 یونٹ مفت بجلی فراہم کرنے کے وعدے سے پیچھے ہٹنے اور بجلی کی قیمتوں میں اضافے کو عوام کے ساتھ دھوکا قرار دیا۔ بی جے پی نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ ہزاروں سرکاری ملازمتیں مبینہ طور پر رشوت اور ”پچھلے دروازے“ سے اپنے لوگوں کو دی گئیں۔ پارٹی نے عمر عبداللہ کے استعفے اور نئے انتخابات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو استعفیٰ دے کر دوبارہ عوام کا سامنا کرنا چاہیے۔ بی جے پی رہنماؤں نے نیشنل کانفرنس کے احتجاج کو بھی ”سیاسی ڈرامہ“ قرار دیا اور لیفٹیننٹ گورنر کی جانب سے منتخب حکومت کے کام میں مبینہ رکاوٹ ڈالنے کے الزامات کو مسترد کر دیا۔

بھوپال کے سپر اسپیشلٹی اسپتال ’سدھانتا‘ کا لائسنس منسوخ، جانچ میں ملیں ۱۹؍خامیاں

کارروائی کے بعد اسپتال انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ سی ایم ایچ او کے دفتر کی جانب سے پہلے اسپتال کو نوٹس جاری کیا گیا تھا

جانچ کے دوران کئی خامیاں ملیں، جنہیں مریضوں کی سیکورٹی کے لحاظ سے سنگین مانا گیا۔ معائنہ میں ایکسرے مشین کے روم میں خامیاں، ڈائیلیسس مشینوں اور مریضوں کے ریکارڈ میں بے ضابطگی سامنے آئی۔ بھوپال میں ’سدھانتا‘ سپر اسپیشلٹی اسپتال پر محکمہ صحت نے بڑی کارروائی کی ہے۔ سی ایم ایچ او کی جانچ میں اسپتال میں مریضوں کی سیکورٹی اور اور علاج سے منسلک 19 سنگین خامیاں سامنے آنے کے بعد اسپتال کا نرسنگ ہوم رجسٹریشن اور لائسنس منسوخ کر دیا گیا ہے۔ کارروائی کے بعد اسپتال انتظامیہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ سی ایم ایچ او کے دفتر کی جانب سے پہلے اسپتال کو نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ نوٹس کے بعد معائنہ کے لیے ٹیم تشکیل دی گئی اور پیر کو سی ایم ایچ او کی ٹیم نے اسپتال پہنچ کر مختلف انتظامات کا معائنہ کیا۔ جانچ کے دوران کئی خامیاں ملیں، جنہیں مریضوں کی سیکورٹی کے لحاظ سے سنگین مانا گیا۔ معائنہ میں ایکسرے مشین کے روم میں خامیاں، ڈائیلیسس مشینوں اور مریضوں کے ریکارڈ میں بے ضابطگی سامنے آئی۔ ایمرجنسی میں خون کے نمونے رکھنے کے انتظامات بھی مقررہ معیارات کے مطابق نہیں پائے گئے۔ اس کے علاوہ آکسیجن سسٹم اور پیتھالوجی سے متعلق انتظامات میں بھی خامیاں پائی گئیں۔ فائر سیفٹی اور ایمرجنسی ایگزٹ کو لے کر بھی سی ایم ایچ او کی ٹیم نے سوال اٹھایا۔ جانچ میں سامنے آیا کہ مریضوں کے آنے جانے کے لیے اسپتال میں ایک ہی مین گیٹ ہے، جبکہ مقررہ قواعد کے مطابق ہنگامی صورتحال میں مریضوں کی بحفاظت آمدورفت کے لیے مناسب انتظام ہونا ضروری ہے۔ ٹیم کو ہنگامی صورتحال میں باہر نکلنے کے لیے بھی متبادل راستہ نہیں ملا۔ اس کے علاوہ اینڈوسکوپی روم میں ضروری دستاویزات دستیاب نہ ہونے کی بات بھی تحقیقات میں سامنے آئی۔ محکمہ صحت نے اسپتال کے کئی انتظامات طے شدہ معیارات کے مطابق نہیں پائے۔ واضح رہے کہ لائسنس اور نرسنگ ہوم رجسٹریشن منسوخ ہونے کے بعد اسپتال نئے مریضوں کو داخل نہیں کر سکے گا۔ کارروائی کے بعد اسپتال کو کیسے چلایا جائے گا اس حوالے سے بھی صورتحال سنگین ہو گئی ہے۔ اس پورے معاملے میں ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ ’سدھانتا‘ سپر اسپیشلٹی اسپتال سے متعلق معاملہ ہائی کورٹ میں بھی چل رہا ہے۔ اسپتال ریڈ کراس کی زمین پر بنا ہوا ہے اور زمین کو لے کر ہوئے معاہدے کی مدت 4 جولائی 2029 تک بتائی گئی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

وزیر خارجہ جے شنکر یوکرین اور پولینڈ کا دورہ کریں گے

نئی دہلی: وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے شنگھائی تعاون تنظیم کی چوٹی کانفرنس کے موقع پر روسی لیڈر ولادیمیر پوتن سے ملاقات کے بعد، وزیر خارجہ ایس جے شنکر 3-5 ستمبر کو یوکرین اور پولینڈ کا دورہ کریں گے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ جے شنکر یوکرین کے وزیر خارجہ اندری سیبیہا اور پولش ایف ایم اور نائب وزیر اعظم رادوسلاو سیکورسکی سے بات چیت کریں گے۔ وزارت خارجہ نے مزید کہا، یہ دورہ دوطرفہ تعلقات کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کرے گا اور علاقائی پیشرفت اور باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع بھی فراہم کرے گا۔ یہ دورہ ان خدشات کے درمیان ہوا ہے کہ روس اور یوکرین کی جنگ دونوں ملکوں سے باہر پھیل سکتی ہے۔ یہ دورہ بشکیک، کرغزستان میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے موقع پر مودی-پوتن ملاقات کے فوراً بعد ہے۔ ملاقات کے دوران عوامی تبصروں میں، مودی نے پوتن سے کہا کہ انہیں ”لامتناہی جنگ“ کو ختم کرنا ہوگا“ ہر روز جب جنگ جاری رہتی ہے، انسانیت، درحقیقت، ایک قدم پیچھے ہٹتی ہے، جب کہ امن کی طرف ہر قدم پوری انسانیت کو امن کی حقیقی امید دیتا ہے۔ ہمیں لامتناہی جنگ سے جنگ کے خاتمے، دشمنی کے خاتمے کی طرف بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمیں اس سمت میں درست طریقے سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہوگی۔

امیت شاہ کی تقاریب سے مسلم افسران کو دور رکھنے کا الزام

ترنمول کانگریس کی رکنِ پارلیمنٹ مہوا موئترا نے مغربی بنگال میں مسلم آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران کو مرکزی وزیرِ داخلہ امیت شاہ کی سرکاری تقاریب سے مبینہ طور پر دور رکھنے کا الزام عائد کیا ہے۔ انہوں نے اس مبینہ امتیازی رویے کو ’زہریلی فرقہ وارانہ ذہنیت‘ قرار دیتے ہوئے آئی اے ایس اور آئی پی ایس اسوسی ایشنز کی خاموشی پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ ترنمول کانگریس کی رکنِ پارلیمنٹ مہوا موئترا نے سنگین الزام عائد کیا ہے کہ مغربی بنگال میں مرکزی وزیرِ داخلہ امیت شاہ کی سرکاری تقاریب سے مسلم آئی اے ایس اور آئی پی ایس افسران کو دور رکھا گیا ہے۔ انہوں نے اسے ’زہریلی اور پست فرقہ وارانہ ذہنیت‘ قرار دیتے ہوئے آئی اے ایس اور آئی پی ایس اسوسی ایشنز کی خاموشی پر سوال اٹھائے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں مہوا موئترا نے سلی گوڑی کے پولیس کمشنر وقار رضا کا نام لیتے ہوئے کہا کہ امیت شاہ کی آمد پر انہیں استقبالیہ صف سے ہٹا دیا گیا ہے۔ جبکہ ریاست کے اسپیشل ٹاسک فورس کے ڈی جی جاوید شمیم کو مرکزی وزیر کی تقاریب میں مدعو ہی نہیں کیا گیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سینئر آئی اے ایس افسر خلیل احمد کو ایک میٹنگ سے باہر جانے کیلئے کہا گیا۔ مہوا موئترا نے آئی پی ایس اور آئی اے ایس اسوسی ایشنز کو ٹیگ کرتے ہوئے لکھا ”امیت شاہ کی موجودگی میں مغربی بنگال کے مسلم افسران کو ان کی تقاریب سے شامل ہونے سے روکا جا رہا ہے۔ سلی گوڑی کے پولیس کمشنر وقار رضا کو استقبالیہ لائن سے ہٹا دیا گیا، ایس ٹی ایف کے ڈی جی جاوید شمیم کو کہیں نہیں بلایا گیا اور آئی اے ایس خلیل احمد کو ایک میٹنگ سے باہر بھیج دیا گیا۔ کیا آپ اس زہریلی فرقہ وارانہ حرکت کے خلاف احتجاج نہیں کریں گے؟“ سوشل میڈیا پر بھی اس واقعے کی شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ صارفین نے آئی اے ایس اور آئی پی ایس اسوسی ایشنز پر تنقید کرتے ہوئے پوچھا کہ کیا وہ ملک کے آئین کے پابند ہیں یا کسی ’ہندو راشٹر‘ کے؟ لوگوں نے مسلم افسران کے ساتھ اس تفریق کو ’شرمناک‘ اور ’زہریلی مذہبی تفریق‘ قرار دیا ہے۔ یہ الزامات ایک ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب مغربی بنگال میں بی جے پی حکومت کی مسلمانوں سے متعلق پالیسیوں کو لے کر اپوزیشن اور اقلیتی تنظیمیں مسلسل تنقید کر رہی ہیں۔ حکومت کی ۱۴؍رکنی کابینہ میں ایک بھی مسلم نمائندہ شامل نہیں ہے جبکہ اسمبلی نے دیگر پسماندہ طبقات کی فہرست میں ترمیم کر کے ۷۷؍ایسی برادریوں کو فہرست سے باہر کر دیا ہے جن کی شناخت مسلم تھی۔ حکومت نے جون ۲۰۲۶ء سے ائمہ اور مؤذنین کو دیا جانے والا مذہبی وظیفہ بند کر دیا ہے، جبکہ اقلیتی اسکیموں اور شعبوں کے فنڈز میں بھی کٹوتی کی خبریں سامنے آئی ہیں۔ جانوروں کی قربانی کے سخت قوانین، سڑکوں پر نماز پڑھنے پر پابندی اور غیر قانونی بنگلہ دیشی مہاجرین کے خلاف حکومت کی ’شناخت کرو، نام ہٹاؤ اور نکال باہر کرو۔

عدالت کے حکم پر افضال انصاری کی ڈالی باغ کوٹھی کی قرقی ختم

ایس پی رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کی لکھنؤ کے ڈالی باغ کی کوٹھی عدالت کے حکم پر اہل خانہ کو واپس مل گئی

لکھنؤ: اترپردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے ڈالی باغ علاقے میں واقع سماج وادی پارٹی کے رکن پارلیمنٹ افضال انصاری کی کوٹھی بدھ کو ان کے اہل خانہ کو واپس مل گئی۔ گینگسٹر ایکٹ کے تحت قرق اور سیل کی گئی اس جائیداد کا قبضہ عدالت کے حکم کی تعمیل میں میونسپل کارپوریشن اور محکمہ محصولات کی ٹیم نے خاندان کو دیا۔ تقریباً 6700 مربع فٹ رقبے میں بنی اس جائیداد کو اکتوبر 2022 میں غازی پور پولیس نے اترپردیش گینگسٹر ایکٹ کی دفعہ 14(1) کے تحت قرق کر کے سیل کر دیا تھا۔ عدالت کے حکم کے بعد بدھ کو انتظامی افسران کی ایک ٹیم ڈالی باغ واقع جائیداد پر پہنچی اور ضروری قانونی وانتظامی کارروائی مکمل کی۔ حکام نے جائیداد کی سیل کھولنے سے قبل اس سلسلے میں پنچنامہ تیار کیا۔ تمام دستاویزی کارروائی مکمل ہونے کے بعد جائیداد کا حقیقی قبضہ افضال انصاری کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ جائیداد افضال انصاری کی اہلیہ فرحت انصاری کے نام درج ہے۔ غازی پور پولیس نے اسے گینگسٹر ایکٹ کے تحت یہ کہتے ہوئے قرق کیا تھا کہ یہ جائیداد مبینہ طور پر جرائم سے حاصل کی گئی آمدنی سے بنائی گئی ہے۔ قرقی کی کارروائی کو چیلنج کرتے ہوئے عدالت سے رجوع کیا گیا تھا۔ غازی پور کی خصوصی گینگسٹر عدالت نے اپریل 2025 میں معاملے کی سماعت کے بعد جائیداد کو جرم یا گینگسٹر سرگرمیوں سے حاصل شدہ قرار دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے غازی پور کے ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی تھی کہ 30 دن کے اندر جائیداد کی سیل کھول کر اسے مالکان کو واپس کیا جائے۔ عدالت کے حکم کے باوجود جائیداد کا قبضہ واپس نہ ملنے پر الہ آباد ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی گئی۔ ہائی کورٹ کی ہدایت کے بعد انتظامیہ نے بدھ کو کارروائی کرتے ہوئے جائیداد کو خاندان کے حوالے کر دیا۔ قبضہ حاصل کرنے کے لیے موقع پر پہنچے افضال انصاری نے بتایا کہ انہوں نے یہ پلاٹ 1998 میں خریدا تھا اور 2001 میں مکان کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ان کا خاندان یہاں رہنے لگا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ 2022 میں اس جائیداد کو جرم سے حاصل ہونے والی آمدنی سے بنی جائیداد قرار دے کر گینگسٹر ایکٹ کے تحت قرق اور سیل کر دیا گیا تھا۔

وزیر اعلیٰ وجئے نے تمل ناڈو میں کسانوں اور اساتذہ کے خلاف درج کیس واپس لینے کا کیا اعلان

وزیر اعلیٰ وجئے نے کہا کہ ”ہماری حکومت ہمیشہ کسانوں اور اساتذہ کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ اس قدم سے جمہوری حقوق مزید مضبوط ہوں گے اور عام لوگوں و حکومت کے درمیان اعتماد بھی بڑھے گا۔“ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ تھلاپتی وجئے نے اسمبلی میں ایک ایسا اعلان کیا ہے، جس سے کسانوں اور اساتذہ میں خوشی کا ماحول ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ مئی 2021 سے اپریل 2026 کے درمیان اپنی روزی روٹی، حقوق اور جائز مطالبات کے لیے پُرامن احتجاج کرنے والے تمام کسانوں اور اساتذہ کے خلاف درج مقدمات واپس لیے جائیں گے۔ یعنی پُرامن احتجاج کرنے والے تمام کسانوں اور اساتذہ کو وزیر اعلیٰ وجئے نے بڑی راحت دی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ فیصلہ انسانیت کے ناطے اور جمہوری اقدار کا احترام کرتے ہوئے لیا ہے۔ انہوں نے اس بارے میں کہا کہ ”ہماری حکومت ہمیشہ کسانوں اور اساتذہ کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ اس قدم سے جمہوری حقوق مزید مضبوط ہوں گے اور عام لوگوں و حکومت کے درمیان اعتماد بھی بڑھے گا۔“ قابل ذکر ہے کہ تروونا ملائی ضلع میں ’سِپ کوٹ‘ صنعتی پارک کی مخالفت کرنے والے کسانوں کے خلاف مقدمات درج کیے گئے تھے، یہاں تک کہ کچھ لوگوں پر سخت غنڈہ ایکٹ بھی لگا دیا گیا تھا۔ اسی طرح پرندور میں نئے ایئرپورٹ پروجیکٹ کے سبب اپنی زرعی زمین، آبی وسائل اور روزگار سے محروم ہونے کے خوف سے احتجاج کرنے والے کسانوں پر بھی سابقہ حکومت نے غیر انسانی طریقے سے مقدمات درج کیے تھے، جواب تک زیر التوا ہیں۔ اس دوران سی پی آئی نے ٹی وی کے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ’نیشنل ایلیجیبلٹی کم انٹرنس ٹیسٹ‘ (نیٹ) کے خلاف احتجاج کرنے والے لوگوں (جن میں طلبا بھی شامل ہیں) پر درج مقدمات بھی واپس لیے جائیں۔ پی ایم کے نے بھی وزیر اعلیٰ وجئے سے نیویلی لیگنائٹ کارپوریشن (این ایل سی) کے خلاف احتجاج کرنے والے لوگوں پر درج مقدمات واپس لینے کی اپیل کی ہے۔ قانون کے وزیر نرمل کمار کا کہنا ہے کہ حکومت اس مطالبے پر غور کرے گی۔

آن لائن فراڈ نیٹ ورک کے خلاف کمبوڈیا کی بڑی کارروائی

ان میں سے ۱۸؍کیسینو کے لائسنس مستقل طور پر منسوخ کر دیے گئے، جبکہ ۹؍کیسینو کے لائسنس معطل کیے گئے ہیں

سی سی او ایس کے مطابق جولائی 2025 سے اگست 2026 کے درمیان قانون نافذ کرنے والے اداروں نے آن لائن فراڈ کے 663 گروہوں کے خلاف کارروائی کی اور 39 ممالک کے تقریباً 30000 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ کمبوڈیا نے آن لائن ٹھگی (سائبر فراڈ) نیٹ ورک کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کرتے ہوئے 30 کروڑ امریکی ڈالر سے زائد مالیت کے مشتبہ اثاثے منجمد کر دیے ہیں۔ یہ اطلاع آن لائن اسکیم سے نمٹنے کے لیے تشکیل دیے گئے ایڈہاک کمیشن فار کمبیٹنگ آن لائن اسکیمز (سی سی او ایس) نے بدھ کو جاری ایک پریس ریلیز میں دی۔ پریس ریلیز کے مطابق ایک سال سے زائد عرصے تک جاری رہنے والی ملک گیر مہم کے دوران افسران نے آن لائن فراڈ سے منسلک بینک کھاتوں میں جمع 30 کروڑ ڈالر سے زائد کی رقم منجمد کی ہے۔ اس کے علاوہ 29 ممالک کے 3927 ملزمان کے خلاف 446 مقدمات عدالت میں بھیجے گئے ہیں، جن میں گروہ کے سرغنہ اور ان کے ساتھی بھی شامل ہیں۔ سی سی او ایس کے مطابق جولائی 2025 سے اگست 2026 کے درمیان قانون نافذ کرنے والے اداروں نے آن لائن فراڈ کے 663 گروہوں کے خلاف کارروائی کی اور 39 ممالک کے تقریباً 30000 مشتبہ افراد کو گرفتار کیا۔ کارروائی کے دوران 27 کیسینو بھی تحقیقات کے دائرے میں آئے۔ ان میں سے 18 کیسینو کے لائسنس مستقل طور پر منسوخ کر دیے گئے، جبکہ 9 کیسینو کے لائسنس معطل کیے گئے ہیں۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اب تک 38 ممالک کے 22000 سے زائد افراد کو آن لائن فراڈ میں براہ راست ملوث پائے جانے کے بعد کمبوڈیا سے نکالا جا چکا ہے۔ سی سی او ایس نے دعویٰ کیا ہے کہ فی الحال کمبوڈیا میں بڑے پیمانے پر چلائے جانے والے آن لائن فراڈ مراکز کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے۔ تاہم فراڈ کی کچھ سرگرمیاں اب چھوٹے اور خفیہ ٹھکانوں جیسے کرائے کے کمروں، گیسٹ ہاؤسز، ذاتی مکانات، گاڑیوں اور کافی شاپس سے چلائی جا رہی ہیں۔ سی سی او ایس کے سربراہ اور سینئر وزیر چھائے سینارتھ نے بتایا کہ جولائی 2025 سے 20 اگست 2026 کے درمیان خصوصی قانون نافذ کرنے والی فورسز نے 793 مشتبہ مقامات کی تلاشی لی، جن میں سے 624 ٹھکانوں پر براہ راست کارروائی کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کے دوران 58266 غیر ملکی شہریوں کو بچایا گیا اور جلاوطن کیا گیا، جن میں 7282 خواتین شامل تھیں۔ ان میں سے 22045 افراد 38 ممالک سے تعلق رکھتے تھے اور انہیں آن لائن فراڈ نیٹ ورک میں براہ راست ملوث پایا گیا۔

اتراکھنڈ وقف بورڈ کا یکساں سول کوڈ کے تحت فیصلہ

اتراکھنڈ وقف بورڈ نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ وقف بورڈ اب ایک نیا نکاح فارم جاری کرے گا جس میں صرف ایک نکاح کا ذکر ہوگا۔ ایک سے زیادہ شادی کرنے والے کو سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مولانا اب کسی کا دوسرا نکاح نہیں کریں گے۔ واضح رہے کہ یہ فیصلہ ریاست میں یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے نفاذ کے بعد لیا گیا ہے۔ اب نکاح نامہ میں دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کا کوئی کالم یا ذکر نہیں ہوگا۔ مزید برآں، تمام مساجد میں نکاح کرنے والوں کو وقف بورڈ کے فیصلے کی پابندی کرنی ہوگی۔ اتراکھنڈ UCC کو نافذ کرنے والی پہلی ریاست ہے۔ واضح رہے کہ یو سی سی کا ملک بھر میں خوب چرچا ہے۔ کچھ ریاستیں پہلے ہی اسے نافذ کر چکی ہیں، جب کہ دیگر اسے نافذ کرنے کے راستے پر ہیں۔ اتراکھنڈ نے جنوری 2025 میں یو سی سی کو نافذ کیا، ایسا کرنے والی ملک کی پہلی ریاست بن گئی۔ اتراکھنڈ حکومت کا یہ قدم تاریخی ہے کیونکہ یہ ریاست کے تمام لوگوں کے لیے ایک ہی قانون فراہم کرے گا، برابری کو یقینی بنائے گا۔ یہ قانون ریاست کو ملک میں ایک نئی شناخت دے گا اور اسے سماجی اور قانونی انصاف کی بہتری کی طرف لے جائے گا۔ یونیفارم سول کوڈ کیا ہے؟۔

آگری پاڑہ پولیس میں ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ پر ہنگامہ بلڈر کے خلاف دھرنا

بلڈر پر غنڈہ گردی کا سنگین الزام، پروجیکٹ سے معطلی کے باوجود تعمیری کام جاری رکھنے کا الزام سماجوادی پارٹی کارپوریٹر عنبرین ابراہانی و مکینوں کا پولیس اسٹیشن پر احتجاج، تمام الزامات بے بنیاد بلڈر بھوپیش کی تردید

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کالا پانی مومن پورہ میں ری ڈیولپمنٹ پروجیکٹ کو لے کر بلڈر کے خلاف آج آگری پاڑہ پولیس اسٹیشن میں بے گھر مکینوں نے احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے بلڈر پر غنڈہ گردی اور عورتیں بھیج کر سائٹ کا تالا توڑ کر غیر قانونی طریقے سے غیر قانونی سر گرمی انجام دینے کا سنگین الزام عائد کیا۔ آگری پاڑہ پولیس اسٹیشن میں اس وقت ہنگامہ آرائی شروع ہوگئی جب سماجوادی پارٹی کی کارپوریٹر عنبرین ابراہانی نے پولیس اسٹیشن پہنچ کر اس معاملہ میں مداخلت کرنے کے ساتھ پولیس سے کارروائی کی درخواست کی تو سنیئر پولیس افسر نے ان کی بات سننے کے بجائے انہیں ہی باہر بیٹھنے کی ہدایت دی اور کہا کہ یہ کوئی مہانگر پالیکا کا دفتر نہیں ہے اس کے بعد عنبرین مکینوں کو ہمراہ پولیس اسٹیشن میں ہی دھرنے پر بیٹھ گئی۔ مکینوں کا کہنا ہے کہ مومن پورہ کالا پانی پروجیکٹ کا ٹھیکہ بلڈر بھوپیش کو فراہم کیا گیا تھا لیکن بھوپیش نے مقررہ شرائط کی پابندی نہیں کی اور ایک سال سے مکینوں کو کرایہ اور بقایاجات کی ادائیگی نہیں کی جس کے بعد پہلے مکینوں نے اس کا ٹھیکہ معطل کر دیا اس کے بعد بی ایم سی نے بھی اس کا ٹھیکہ معطل کر دیا اس کے باوجود آج بلڈر کی جانب سے باؤنسر عورتوں و مردوں نے سائٹ پر گھس کر ہنگامہ آرائی کی۔ اس معاملہ میں مقامی مکینوں اور متاثرین نے پولیس کو طلب کیا اور پولیس نے حالات کو قابو میں کر لیا جبکہ اس مسئلہ پر بلڈر کے خلاف مکینوں کی ناراضگی ہے ایک مکین نسیم بانو نے الزام عائد کیا کہ بلڈر بھوپیش اور عبید نے ان خواتین کو بھیجا تھا اور یہاں سائٹ پر غلط کام ہوتے ہیں انہوں نے کہا کہ کوئی بھی اگر سائٹ کا تالا توڑتا ہے تو اس پر کارروائی ہوگی نسیم بانو نے الزام عائد کیا کہ مکینوں کو بھی ان پچاس سے چالیس عورتوں نے نشانہ بنایا اور ہاتھا پائی کے ساتھ مار پیٹ کا واقعہ بھی پیش آیا آگری پاڑہ پولیس میں مقامی کارپوریٹر 212 عنبرین نے بلڈر اور پولیس کے رویہ پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے انہوں نے کہا کہ تین سال سے بلڈر کو ری ڈیولپمنٹ کا ٹھیکہ دیا گیا تھا لیکن اس نے کسی کو بھی کرایہ نہیں دیا جس کے بعد اس کا ٹھیکہ معطل ہو گیا اور بی ایم سی کمشنر نے بھی چار ماہ قبل ہی ٹھیکہ معطل کر دیا تھا اسی لئے آج بلڈر نے مرد اور خواتین باؤنسر سائٹ پر بھیجے تھے اس لئے مجھے مکینوں نے فون کیا اور میں نے سائٹ کا معائنہ کیا اور پھر پولیس اسٹیشن پہنچی پولیس اسٹیشن میں بلڈر کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کیلئے ہم نے دھرنا دیا پولیس نے یقین دلایا ہے کہ اس مسئلہ پر ضروری کارروائی ہوگی جس کے بعد دھرنا ختم کر لیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ مکین اپنے گھروں سے بے گھر ہو چکے ہیں انہیں کرایہ بھی فراہم نہیں کیا جا رہا ہے اس لئے بلڈر کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ آگری پاڑہ بی ایم سی پلاٹ پر بازآبادکاری پروجیکٹ کے معرفت بھوپیش بلڈر نے پروجیکٹ حاصل کیا اور اس میں تمام مکینوں سے باقاعدہ طور پر معاہدہ مکمل ہوا اور کام بھی جاری ہے ایسے میں کچھ مکین ہی کام میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں اس کے ساتھ ہی سیاستداں بھی اس پروجیکٹ میں رکاوٹ حائل کر رہے ہیں۔ بھوپیش بلڈر نے بتایا کہ پروجیکٹ سے متعلق ان کے پاس تمام منظوری و اجازت نامے موجود ہے اس کے ساتھ ہی مکین بھی اس کیلئے تیار ہے لیکن کچھ مکین ایک پرائیوٹ بلڈر اور سیاستداں کے بہکاوے میں آکر اس کی مخالفت کر رہے ہیں انہوں نے اس کی تردید کی ہے کہ ان کا پروجیکٹ منسوخ کر دیا گیا ہے یہ بی ایم سی کمشنر نے اسے معطل کر دیا ہے انہوں نے سارے الزامات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے مارچ تک تمام مکینوں کو کرایہ بھی فراہم کیا ہے اور اس کی رسیدیں بھی ہمارے پاس موجود ہے اس کے باوجود کچھ مکین الزامات عائد کرتے ہیں یہ پوچھنے پر کہ آپ کے لوگوں نے سائٹ پر پہنچ کر غنڈہ گردی کی ہے تو انہوں نے اسے غلط اور گمراہ کن الزام قرار دیا اور کہا کہ ہمارے پاس سی سی ٹی وی فوٹیج ہے ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ آگری پاڑہ پولیس کے مطابق اس معاملہ میں اب تک کوئی بھی کیس درج نہیں کیا گیا ہے البتہ پولیس نے دھرنے کے بعد لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ اس مسئلہ پر ضروری کارروائی و تفتیش ہوگی۔

مسلسل کوششوں کے بعد بڑی کامیابی: ۲۲۵ ٹرانسفرز میں سیاسی مداخلت کے انکشافات کے بعد آن لائن ٹرانسفر سسٹم کیلئے راستہ ہموار

آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی نے ممبئی میونسپل کارپوریشن کے اندر عہدیداروں اور ملازمین کے تبادلوں کے سلسلے میں بڑی سیاسی مداخلت کو بے نقاب کرنے میں اہم کامیابی حاصل کی ہے۔ گلگلی نے ایسے واقعات کو منظر عام پر لایا تھا جہاں 225 عہدیداروں اور عملے کے ارکان کے تبادلے کے احکامات میں وزراء، ایم ایل اے، ایم پی اور دیگر عوامی نمائندوں کی سیاسی سفارشات کا حوالہ دیا گیا تھا اس انکشاف نے میونسپل کارپوریشن کی منتقلی کے عمل میں شفافیت کے حوالے سے سنگین خدشات کو اجاگر کیا۔ گلگلی کی مسلسل کوششوں کی بدولت یہ مسئلہ عوامی بحث کا موضوع بن گیا اور انتظامیہ کی توجہ تبادلوں میں سیاسی مداخلت کے مسئلے کی طرف مبذول کرائی۔ وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے بھی اس معاملے میں مداخلت کی۔ رپورٹس بتاتی ہیں کہ شکایت اور اس کے بعد کی گئی کارروائی کے بعد اس معاملے میں ملوث ایک متنازعہ آئی اے ایس افسر کا تبادلہ کر دیا گیا۔ اب، ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) نے سٹی انجینئر ڈپارٹمنٹ میں جونیئر انجینئرز، ڈپٹی انجینئرز، اور اسسٹنٹ انجینئرز کے لیے رینڈمائزیشن پر مبنی ایمپلائی ٹرانسفر سسٹم" ایک آن لائن ٹرانسفر سسٹم کو نافذ کرنے کی طرف ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ میونسپل سرکلر کے مطابق، وہ ملازمین جنہوں نے تین سال یا اس سے زیادہ عرصے سے ایک ہی سیکشن یا ڈیپارٹمنٹ میں خدمات انجام دی ہیں، ان کا تبادلہ آن لائن درخواستوں اور کمپیوٹرائزڈ رینڈمائزیشن سسٹم کے ذریعے کیا جائے گا۔ ملازمین کو اپنی ترجیحات آن لائن جمع کرانے کا موقع دیا جائے گا۔ اس نظام سے سیاسی سفارشات، دباؤ، جانبداری اور من مانی فیصلہ سازی کو روکنے کے ساتھ ساتھ منتقلی کے عمل میں شفافیت اور جوابدہی کو بڑھانے کی امید ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے آر ٹی آئی کارکن انیل گلگلی نے کہا،" 225 ٹرانسفرز میں سیاسی مداخلت کے بڑے انکشاف کے بعد ٹرانسفر کے عمل میں شفافیت کی ضرورت اور بھی واضح ہوگئی ہے۔ آن لائن اور رینڈمائزیشن پر مبنی ٹرانسفر سسٹم درست سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ مستقبل میں یہ نظام میونسپل کارپوریشن کے تمام محکموں کے افسران اور ملازمین کے لیے لاگو کیا جانا چاہیے۔ گلگلی نے اس اہم فیصلے کے لیے بی ایم سی کمشنر اشونی بھیڈے، ایڈیشنل کمشنر اویناش ڈھاکنے اور سٹی انجینئر رام چندر کدم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی جانب سے شفاف، منصفانہ اور جوابدہ منتقلی کے عمل کی جانب اٹھایا گیا یہ قدم انتہائی اہم ہے۔ 225 ٹرانسفرز میں بڑی سیاسی مداخلت کو بے نقاب کرنے میں کامیابی، جس کے بعد میونسپل کارپوریشن کا آن لائن ٹرانسفر سسٹم کی طرف قدم ہے، کو حق معلومات (آر ٹی آئی) کارکن انیل گلگلی کی مسلسل کوششوں کے نتیجے میں ایک بڑی کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

پیڈسٹرین فرسٹ مہم کے تحت اندھیری ویسٹ میں

38 غیر مجاز اسٹالز کے خلاف کارروائی کی گئی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی جانب سے شروع کی گئی پیدل چلنے والے پہلے مہم کے مطابق، اندھیری (مغربی) کے علاقے میں کل 38 غیر مجاز اسٹالوں کے خلاف کارروائی کی گئی خاص طور پر اندھیری ریلوے اسٹیشن (مغربی)، وِلے پارلے ریلوے اسٹیشن (مغرب)، جوگیشوری ریلوے اسٹیشن (مغرب)، جوگیشوری ریلوے ویسٹنڈی، روڈ ویرا، روڈ ویرا اسٹیشن (ویسٹ) کے قریب۔ بی ایم سی پیدل چلنے والوں کے لیے محفوظ، آسان اور رکاوٹ سے پاک راستے فراہم کرنے کے لیے مختلف محکموں کے ذریعے تجاوزات ہٹانے کی مہم چلا رہی ہے۔ اس مہم کے پہلے مرحلے میں ممبئی بھر میں 200 فٹ پاتھوں پر قائم تجاوزات کو ہٹایا جا رہا ہے۔ اس مہم کے ایک حصے کے طور پر بی ایم سی کے کے-ویسٹ وارڈ آفس کے تحت گزشتہ ایک ہفتے سے وسیع پیمانے پر کارروائی جاری ہے۔ ہائیکورٹ کی ہدایت کے مطابق۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے کی رہنمائی میں۔ بی ایم سی ممبئی بھر میں 'پیڈسٹرین فرسٹ' مہم کو نافذ کر رہی ہے تاکہ فٹ پاتھوں سے غیر مجاز ہاکروں اور تجاوزات کو فوری طور پر ہٹایا جا سکے، اس طرح یہ یقینی بنایا جائے کہ وہ رکاوٹوں سے پاک رہیں۔ میونسپل انتظامیہ ممبئی کی تاجر برادری اور شہریوں سے اس مہم میں تعاون کرنے کی اپیل کرتی ہے۔ ممبئی کے فٹ پاتھوں کو پیدل چلنے والوں کے لیے دستیاب کرنے کے لیے پیڈسٹرین فرسٹ مہم شروع کی گئی ہے۔ اس کے مطابق وِلے پارلے علاقے میں 27 سڑکوں پر تجاوزات کو ہٹایا جانا ہے۔ سوامی وویکانند روڈ کے ساتھ پیدل چلنے والوں کی بھاری ٹریفک والے علاقوں میں فٹ پاتھ سے رکاوٹوں کو دور کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ پہلے مرحلے میں، اندھیری (مغربی)، وِلے پارلے (مغربی) اور جوگیشوری کے اسٹیشن علاقوں کے ساتھ ساتھ رام گنیش گڈکری مارگ، ویرا دیسائی مارگ، اور سوامی وویکانند مارگ کے چھ فٹ پاتھوں سے تجاوزات ہٹا دی گئیں۔ یہ آپریشن جوائنٹ کمشنر (زون 4) ڈاکٹر بھاگیہ شری کاپسے اور اسسٹنٹ کمشنر (کے-ویسٹ وارڈ) چکرپانی آلے کی رہنمائی میں کیا گیا۔ اس کارروائی نے اندھیری ویسٹ، وِلے پارلے ویسٹ، اور جوگیشوری اسٹیشنوں کے ساتھ ساتھ سوامی وویکانند مارگ کے ساتھ ساتھ پیدل چلنے والوں کے لیے فٹ پاتھ کو صاف کر دیا ہے۔ اس سے چوٹی کے اوقات میں ٹریفک اور پیدل چلنے والوں کی بھیڑ کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں، شہریوں کو اب سوامی وویکانند مارگ کے ساتھ رکاوٹوں سے پاک فٹ پاتھ تک رسائی حاصل ہوگی۔

سعودی نصاب سے احادیثِ رسول ﷺ کا حذف ناقابلِ قبول، دینی نصاب کو

سیاسی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھانا امت کیلئے تشویشناک: سعید نوری

اس تعلق سے سنی جمیعت العلماء کے دفتر میں ایک اہم میٹنگ ہوئی جس کی صدارت تحفظ ناموس رسالت و نائب صدر سنی جمیعت علماء الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کی۔ رضا اکیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری نے سعودی عرب کے ۲۶-۲۰۲۵ کے تعلیمی نصاب میں بعض احادیثِ مبارکہ، اسلامی عبارات اور مذہبی اقتباسات کے حذف و ترمیم سے متعلق سامنے آنے والی اطلاعات پر شدید تشویش اور سخت ردِعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ احادیثِ رسولِ اکرم ﷺ کو سیاسی، سفارتی یا وقتی مصلحتوں کے تحت نصاب سے نکالنا کسی بھی صورت قابلِ قبول نہیں ہوسکتا۔ انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ احادیثِ نبویہ ﷺ کسی حکومت، سلطنت یا وزارتِ تعلیم کی جاگیر نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کا مقدس علمی و دینی سرمایہ ہیں۔ اگر کسی مستند حدیث کے کسی حصے کی تشریح مشکل یا حساس محسوس ہوتی ہے تو اس کی وضاحت مستند علماء و محدثین کے ذریعے کی جائے، نہ کہ حدیث کو خاموشی سے نصاب سے خارج کر دیا جائے۔ الحاج محمد سعید نوری نے کہا کہ حالیہ بین الاقوامی رپورٹوں میں سعودی اسکولی نصاب میں متعدد تبدیلیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں شامل بعض احادیث اور مذہبی اقتباسات کا حذف بھی بتایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: اگر یہ اطلاعات درست ہیں تو یہ محض نصاب میں معمولی ترمیم کا معاملہ نہیں بلکہ نئی نسل کے دینی شعور اور اسلامی تاریخ کی تعبیر کا انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ احادیثِ رسول ﷺ کو موجودہ سیاسی یا سفارتی ماحول کے مطابق نصاب سے نکالنا علم و دیانت کے تقاضوں کے منافی ہے۔ دین کو حکومتی پالیسیوں کا تابع نہیں بنایا جاسکتا۔" احادیثِ رسول ﷺ کو سیاسی مصلحتوں کا تابع بنانا خطرناک رجحان رضا اکیڈمی کے سربراہ نے کہا کہ اسلام نے اہلِ کتاب اور دیگر اقوام کے ساتھ عدل، حسنِ سلوک، معاہدات، انسانی وقار اور بقائے باہمی کے واضح اصول دیے ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ اس کی روشن ترین مثال ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر مذہبی رواداری مقصود ہے تو سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کا مکمل اور مستند تعارف نئی نسل کو کیوں نہیں دیا جاتا؟ کیا رواداری کے نام پر تاریخ کے بعض حصوں کو حذف کرنا اور احادیث کے نصابی وجود کو ختم کرنا ہی واحد راستہ رہ گیا ہے؟ الحاج محمد سعید نوری نے سعودی نصاب سے "مسلمان بیت المقدس سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے" جیسے جملے کے حذف اور اسرائیل سے متعلق بعض سابقہ اصطلاحات میں تبدیلی کی اطلاعات پر بھی سخت تشویش ظاہر کی۔ اس میٹنگ میں شریک علماء کرام مولانا فرید الزماں صاحب خطیب و امام کھتری مسجد مولانا امان اللہ رضا صاحب خطیب و امام رنگ والا کمپاؤنڈ مولانا عثمان صاحب برکت بھائی فرید محمد فرید و دیگر شامل تھے۔ سعید نوری (امیرِ کاروانِ اسلامی اور ممتاز مسلم رہنما) نے سعودی عرب کے تعلیمی نصاب سے احادیثِ رسول ﷺ کو مبینہ طور پر حذف کرنے پر سخت تشویش اور برہمی کا اظہار کیا ہے۔

مالیگاؤں کے بہتے پانی میں چھپا تاریخ کا سوال!

مالیگاؤں: (نامہ نگار) بعض شہر صرف زمین پر آباد نہیں ہوتے، وہ تاریخ کے حافظے میں بھی زندہ رہتے ہیں۔ مالیگاؤں بھی شاید انہی شہروں میں سے ایک ہے، جس کی گلیوں، قلعے، قدیم راستوں، دریاؤں، بازاروں اور بستیوں میں وقت کے گزرنے کی ایسی داستانیں پوشیدہ ہیں جنہیں آج کی نسل نے ابھی پوری طرح پڑھا ہی نہیں۔ اسی تاریخ کے ایک خاموش گوشے سے مانچسٹر، یوکے سے حضرت نیاز احمد مالیگ نے ایک ایسا سوال اٹھایا ہے جو بظاہر مختصر ہے، مگر اپنے اندر مالیگاؤں کے ماضی کی ایک پوری دنیا سمیٹے ہوئے ہے: "آخر مالیگاؤں سے موسم اور گرنا ندی کیوں بہتی ہیں؟" یہ سوال صرف دو دریاؤں کے بہنے کا سوال نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ وہ کون سی تاریخی، جغرافیائی اور انسانی وجوہات تھیں جنہوں نے مالیگاؤں کو یہاں آباد ہونے، بڑھنے اور ایک نمایاں شہر بننے کا موقع دیا؟ کیا ان دریاؤں نے قدیم آبادیوں کو زندگی دی؟ کیا پانی کے ان قدرتی راستوں نے زراعت، تجارت اور انسانی بستیوں کے قیام میں کوئی کردار ادا کیا؟ کیا مالیگاؤں کے تاریخی سفر میں ان دونوں ندیوں کا کوئی ایسا باب ہے جسے وقت کی گرد نے ہماری نظروں سے اوجھل کر دیا؟ حضرت نیاز احمد مالیگ کا کہنا ہے کہ مالیگاؤں کو صرف آج کے شہر کی حیثیت سے دیکھنا اس کی پوری تاریخ کو دیکھنا نہیں ہے۔ اس شہر کے وجود کے پیچھے اس کا جغرافیہ بھی ہے، اس کے قدرتی وسائل بھی، قدیم راستے بھی، انسانی آبادیاں بھی اور وہ تاریخی حالات بھی جنہوں نے اسے رفتہ رفتہ ایک شناخت عطا کی۔ ان کے نزدیک سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم اپنے شہر کے ماضی سے سوال کرنا شروع کریں۔ اور یہی سوال اس وقت مزید گہرا ہو جاتا ہے جب حضرت نیاز احمد مالیگ قدیم انگلستان کے ایک نقشے کا حوالہ دیتے ہیں جس میں مالیگاؤں کا نام موجود ہونے کی بات سامنے آتی ہے۔ اگر واقعی برسوں پرانے انگریزی نقشوں اور تاریخی ریکارڈوں میں مالیگاؤں کا نام موجود ہے تو پھر یہ سوال اور بھی اہم ہو جاتا ہے کہ آخر اس دور میں مالیگاؤں کی ایسی کیا اہمیت تھی کہ یہ نام دور انگلستان تک نقشہ سازوں کی نظر میں پہنچا؟ یہاں سے مالیگاؤں کی تاریخ ایک نئے زاویے سے ہمارے سامنے آتی ہے۔ ہمیں صرف یہ نہیں دیکھنا کہ آج مالیگاؤں کہاں کھڑا ہے، بلکہ یہ بھی تلاش کرنا ہوگا کہ ماضی میں یہ خطہ کن راستوں، کن آبادیوں، کن قدرتی وسائل اور کن معاشی یا انتظامی سرگرمیوں سے جڑا ہوا تھا۔ پرانے نقشے، تاریخی دستاویزات، سرکاری ریکارڈ، قدیم کتابیں، سفرنامے اور بزرگوں کی یادداشتیں شاید اس سفر کے وہ صفحات ہیں جنہیں دوبارہ کھولنے کی ضرورت ہے۔ حضرت نیاز احمد مالیگ کا سوال دراصل کسی ایک شخص کا سوال نہیں، بلکہ اپنے شہر سے محبت کرنے والے ہر انسان کا سوال بن سکتا ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنے شہر کی تاریخ جاننا چاہتا ہے۔

۲۰۱۸ء کا آئین ایک فرد کے ہاتھ میں طاقت مرکوز کرتا ہے

الیکشن کمیشن کی مداخلت کے بعد اندرونی جمہوریت کی بحالی کے لیے 1999 کے آئین میں ترامیم کی گئیں

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی شیوسینا کی نمائندگی کرنے والے سینئر ایڈوکیٹ نیرج کشن کول نے آج سپریم کورٹ کے سامنے پارٹی کی تاریخ، آئین اور تنظیمی ڈھانچے سے متعلق اہم حقائق پیش کئے۔ انہوں نے خاص طور پر پارٹی تنظیم کے اندر تبدیلیوں، اندرونی جمہوریت اور تنظیمی انتخابات کے انعقاد کے حوالے سے الیکشن کمیشن کی بار بار ہدایات اور 2018 میں پارٹی کے آئین میں کی گئی ترامیم کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ کول کی دلیل کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ ادھوٹھاکرے کے دھڑے کی طرف سے جس آئین کا حوالہ دیا جا رہا ہے وہ 1999 میں الیکشن کمیشن کو پیش کیے گئے اور قبول کیے گئے جمہوری ڈھانچے سے کافی مختلف ہے۔ 1997 سے الیکشن کمیشن کے ریکارڈ کا حوالہ دیتے ہوئے، کول نے نوٹ کیا کہ کمیشن نے تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کے عہدیداروں کو منتخب کرنے اور وقتاً فوقتاً تنظیمی انتخابات کرانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ اس وقت، 43 تسلیم شدہ قومی اور ریاستی سطح کی سیاسی جماعتوں میں سے، 42 نے تنظیمی انتخابات کرائے تھے، جب کہ شیوسینا ہی اس سے مستثنیٰ تھی۔ 2018 کا آئین طاقت ایک فرد کے ہاتھ میں مرکوز کول نے دلیل دی کہ 2018 میں کی گئی آئینی ترامیم نے پارٹی کے جمہوری کردار کو بنیادی طور پر بدل دیا۔ 1999 کے آئین کے تحت، نمائندہ اسمبلی پرتینِدھی سبھا اور قومی ایگزیکٹو جیسے اداروں کو واضح ذمہ داریاں تفویض کی گئی تھیں، اور منتخب نمائندوں نے پارٹی کے کام کاج میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ اس کے برعکس، 2018 پارٹی چیف کے دفتر میں مرکوز وسیع اختیارات کو تبدیل کرتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے اس کے بعد 2018 کے اس ڈھانچے کو پارٹی سربراہ کے گرد گھومنے والے 'طاقت کے مرکز' کے طور پر دیکھا اور سوال کیا کہ کیا اس طرح کے ڈھانچے کو صحیح معنوں میں جمہوری کہا جا سکتا ہے۔ کول کے استدلال کا خلاصہ یہ تھا کہ سیاسی پارٹی کے آئین میں محض لفظ جمہوری ہونا کافی نہیں ہے۔ اختیارات کی تقسیم، عہدیداروں کی تقرری اور پارٹی کے اندرونی انتخابات کا نظام بھی جمہوری ہونا چاہیے۔ الیکشن کمیشن کا 1997 کا ریکارڈ اندرونی جمہوریت کے حوالے سے مکمل تصویر پیش کرتا ہے کول نے 1997 سے الیکشن کمیشن کی کارروائی کا ریکارڈ عدالت کے سامنے رکھا۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ سیاسی جماعتوں کی رجسٹریشن کے وقت کمیشن نے واضح کیا تھا کہ پارٹیوں کے لیے داخلی جمہوریت کو برقرار رکھنا اور تنظیمی انتخابات کا انعقاد لازمی ہے۔ 43 تسلیم شدہ قومی اور ریاستی سطح کی جماعتوں میں سے 42 نے تنظیمی انتخابات کرائے تھے۔ شیوسینا واحد پارٹی تھی جس نے اس وقت کہا تھا کہ اس کے آئین میں تنظیمی انتخابات کا بندوبست نہیں کیا گیا اور عہدیداروں کا تقرر کیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے اس انتظام کو قبول نہیں کیا۔ کمیشن کا موقف تھا کہ کسی بھی سیاسی جماعت کو انتخابی نشانات اور دیگر سہولیات کے لیے تسلیم کیا گیا ہے اس کا جمہوری تنظیمی ڈھانچہ بھی ہونا چاہیے اور وقتاً فوقتاً انتخابات کا انعقاد ہونا چاہیے۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیوسینا کی داخلی جمہوریت کے بارے میں الیکشن کمیشن کا اعتراض موجودہ تنازعہ سے پیدا نہیں ہوا تھا۔ یہ معاملہ 1997 سے کمیشن کے سامنے تھا۔ بالا صاحب ٹھاکرے نے الیکشن کمیشن کے جمہوری فریم ورک کو قبول کیا کول نے عدالت کو 1997 اور 1999 کے درمیان واقعات کی ترتیب سے بھی آگاہ کیا۔ الیکشن کمیشن کے اعتراضات کے بعد شیوسینا نے کمیشن کو بتایا کہ تنظیمی انتخابات 1997 میں ہوئے تھے۔

ہندوستان کی سمندری طاقت کو بڑا فروغ ملا

ایل اینڈ ٹی نے آئی این ایس سمرتھک کو بحریہ کے حوالے کیا

ممبئی: ایل اینڈ ٹی پریسجن انجینئرنگ اینڈ سسٹمز (پی ای ایس (نے ہندوستانی بحریہ کے لیے بنایا گیا پہلا کثیر المقاصد جہاز آئی این ایس سمرتھک، کی فراہمی کے ساتھ ہندوستان کی دفاعی صلاحیت میں اضافے میں ایک اہم سنگ میل عبور کیا ہے۔ چنئی کے قریب ایل اینڈ ٹی کے کٹوپلی شپ یارڈ سے ایم پی وی کی ترسیل میں ہندوستانی بحریہ اور ایل اینڈ ٹی کے سینئر عہدیداروں نے شرکت کی۔ ایم پی وی ہندوستانی بحریہ کی مستقبل کی جنگی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ایک انتہائی خصوصی ملٹی رول ٹیسٹ اور ٹرائل پلیٹ فارم ہے۔ "سمرتھک" نام سے، جس کا مطلب ہے حامی، یہ جہاز پلیٹ فارم کے لیے تصور کیے گئے کثیر جہتی کردار کا مترادف ہے۔ اپنے ٹیکنالوجی کی ترقی کے کردار کے علاوہ، آئی این ایس سمرتھک بحری کارروائیوں کے وسیع میدان میں بھی مدد کرے گا جس میں سمندری نگرانی، گشت، انسانی امداد، ڈیزاسٹر ریلیف (HADR) اور ماحولیاتی تحفظ شامل ہے۔ یہ جہاز غیر معمولی آپریشنل استعداد کے ساتھ جدید صلاحیتوں کو یکجا کرتا ہے۔ پیچیدہ سمندری مشقوں کے دوران درست کنٹرول کے لیے جہاز جدید ترین ڈائنامک پوزیشننگ سسٹم سے لیس ہے۔ آئی این ایس سمرتھک کی ترسیل کے ساتھ، ایل اینڈ ٹی نے ہندوستانی بحریہ کے لیے ایک اسٹریٹجک پارٹنر کے طور پر اور عالمی معیار کی، دیسی انجینئرنگ کے ذریعے ہندوستان کی بحریہ کی طاقت کو بلند کرنے میں اپنی پوزیشن کو مضبوط کیا۔

مذہب تبدیل کرنے پر او بی سی زمرے میں

حاصل ہونے والی مراعات کو روکا یا ختم نہیں کیا جاسکتا

اُرن میونسپل کونسل کی خاتون کارپوریٹر نندانا مدیو مہاترے عرف ناہیدہ عرفان ٹھاکر جس نے مسلم شخص سے شادی کرنے کے بعد مذہب اسلام قبول کیا تھا، نے اس وقت راحت کی سانس لی جب بامبے ہائی کورٹ نے رائے گڑھ ضلع کی کاسٹ سرٹیفکیٹ اسکروٹنی کمیٹی کے او بی سی زمرے میں ملنے والی مراعات کے خلاف سنائے گئے فیصلہ کو جزوی طور پر خارج کر دیا۔ اُرن میونسپل کونسل کی خاتون کارپوریٹر نندانا مدیو مہاترے عرف ناہیدہ عرفان ٹھاکر جس نے مسلم شخص سے شادی کرنے کے بعد مذہب اسلام قبول کیا تھا، نے اس وقت راحت کی سانس لی جب بامبے ہائی کورٹ نے رائے گڑھ ضلع کی کاسٹ سرٹیفکیٹ اسکروٹنی کمیٹی کے او بی سی زمرے میں ملنے والی مراعات کے خلاف سنائے گئے فیصلہ کو جزوی طور پر خارج کر دیا۔ تاہم کورٹ نے مذکورہ معاملہ میں کمیٹی کو مذکورہ معاملہ میں دوبارہ سماعت کرنے اور نومبر تک شنوائی کو مکمل کر کے اس پر فیصلہ سنانے کی ہدایت بھی دی ہے۔ ۲۰۲۵ء میں اُرن نگر پریشد کے ہونے والے انتخابات میں کانگریس کی امیدوار نندانا مدیو مہاترے عرف ناہیدہ عرفان ٹھاکر او بی سی زمرے میں وارڈ نمبر ۵ ر سے ۸۳۱ ووٹ حاصل کر کے بی جے پی کی امیدوار دھنا شری دیوا کر شندے کو شکست دی تھی۔ تاہم جیت حاصل کرنے اور مسلم شخص سے شادی کرنے اور مذہب تبدیل کرنے کے خلاف رائے گڑھ ضلع کاسٹ سرٹیفکیٹ اسکروٹنی کمیٹی کے روبرو شکایت درج کی گئی تھی۔ وہیں اسکروٹنی کمیٹی نے تبدیلی مذہب کے سبب او بی سی زمرے میں ملنے والی مراعات کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ان کی جیت کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

هم پیش کرتے هیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطه کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

ایک بھی اہل شہری ووٹر لسٹ سے خارج نہ ہو اور کوئی نااہل شخص شامل نہ ہو

ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم کی ہدایت ممبئی کے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (EROs) کیلئے ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی-2026 پروگرام کے حوالے سے تربیتی ورکشاپ اختتام پذیر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے ووٹر لسٹوں کے لیے خصوصی نظر ثانی (SIR) پروگرام شروع کیا ہے۔ اس پہل کے تحت، 30 لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام- جو یا تو انتقال کر چکے ہیں یا نقل مکانی کر چکے ہیں ممبئی کے ایک کروڑ اصل ووٹرس میں سے صرف ۳۰ لاکھ ووٹرس کو ہٹایا حذف کر دیئے گئے ہیں۔ یہ 'اصل صفائی' کا عمل کامیابی سے مکمل ہو چکا ہے۔ متوفی یا نقل مکانی کرنے والے ووٹروں کے ناموں کو حذف کرنے کے لیے فارم نمبر 7 جمع کرتے وقت متعلقہ معلومات کی تصدیق کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر فارم نمبر 7 میں غلط معلومات فراہم کرنے کی کوئی کوشش سامنے آتی ہے، تو متعلقہ فرد کے خلاف پولیس شکایت درج کرانی ہوگی۔ مزید برآں، 24 اکتوبر 2024 کے بعد 18 سال کی عمر کو پہنچنے والے نوجوانوں اور طلبا کے لیے خصوصی کیمپ منعقد کر کے فارم نمبر 6 کو پُر کرنے کی سہولت فراہم کی جانی چاہیے۔ مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر، ایس چوکلنگم نے ہدایت کی ہے کہ اس سارے عمل میں پوری احتیاط برتی جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی بھی اہل شہری ووٹ کی فہرست میں شامل نہ ہو۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن علاقے کے الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (EROs) اور اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (AEROs) کے لیے ایک خصوصی تربیتی ورکشاپ، ووٹر لسٹ پر خصوصی نظر ثانی-2026 پروگرام کا حصہ، آج (2 ستمبر 2026) ماسٹر دینا ناتھ منگیشکر ناٹیا گرو میں منعقد ہوا۔ چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم نے اس موقع پر حاضرین کو رہنمائی فراہم کی۔ اجلاس میں پراجکتا ورما لاونگرے نے شرکت کی۔ میونسپل کمشنر، ڈاکٹر وپن شرما (اضافی ضلعی انتخابی افسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر مغربی مضافات)، ابھیجیت بنگر (اضافی ضلع انتخابی افسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر- پروجیکٹس)، آنچل گوئل (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر- ممبئی سٹی)، سوربھ کٹیار (ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر- ممبئی مضافاتی)، اور شری وشواس شنکروار (جوائنٹ میونسپل کمشنر- اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن)، دیگر کے علاوہ افسران موجود تھے۔ چیف الیکٹورل آفیسر چوکلنگم نے کہا کہ الیکشن کمیشن کی بنیادی پالیسی یہ یقینی بنانا ہے کہ کسی بھی اہل شہری کو ووٹر لسٹ سے خارج نہ کیا جائے اور کوئی نااہل شخص شامل نہ ہو۔ لہٰذا، مسودہ انتخابی فہرستوں کے خلاف دائر کردہ دعووں اور اعتراضات کے حوالے سے سماعت کے دوران سختی سے کام لیا جانا چاہیے۔ اعتراضات اور تجاویز کی سماعت کے لیے باضابطہ نوٹس دینے کے ساتھ ساتھ متعلقہ افراد سے بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کیا جائے اور شرکت کی تاکید کی جائے۔ اگر فرد کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے، تو آرڈر کی ایک کاپی ان کے واٹس ایپ نمبر پر بھیجی جائے۔ اگر کسی فرد کو ذاتی طور پر سماعت میں شرکت کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو ان کے رشتہ داروں کو شرکت کرنے اور شہریت کا ثبوت جمع کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کو چاہیے کہ وہ اپنے فرائض کو احتیاط سے انجام دیں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کسی بھی اہل شہری کا نام ووٹر لسٹ سے باہر نہ رہ جائے۔ جب بھی ممکن ہو نئے پولنگ اسٹیشنوں پر سماعت کے کیمپوں کے انعقاد کو ترجیح دی جانی چاہئے، تاکہ شہریوں کو پولنگ اسٹیشن کے مقامات میں ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ کیا جا سکے۔ اس سے نئے پولنگ اسٹیشنوں کا پتہ لگانے کی کوشش کرنے والے شہریوں کو الجھن سے بچنے میں مدد ملے گی۔ ابتدائی مرحلے کے دوران ووٹرز کے رہائشی ثبوت کی تصدیق کی گئی تھی۔ لہٰذا، دوبارہ رہائش کا ثبوت جمع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف شہریت اور دیگر ضروری دستاویزات کی تصدیق کی ضرورت ہے۔

نیپال کے تباہ کن سیلاب پر چین کا پروپیگنڈا، اصل حقائق پر پردہ ڈالنے کے الزامات

نیپال سیلاب کے بعد چین پر معلومات چھپانے اور بیانیہ بدلنے کے الزامات

کٹھمنڈو: نیپال اور چین کے زیرِ انتظام تبت کی سرحد پر آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد چین کی جانب سے معلومات کے بہاؤ کو محدود کرنے اور ممکنہ ذمہ داری سے توجہ ہٹانے کی کوششوں پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ وال اسٹریٹ جرنل کے ایک تجزیے کے مطابق چینی سرکاری میڈیا اس آفت کے اسباب سے متعلق بیجنگ کا دفاع کرنے کے لیے غیر معمولی طور پر سرگرم دکھائی دے رہا ہے۔ سیلاب میں ہلاکتوں کی تعداد 800 کے قریب پہنچ چکی ہے، جن میں بھاری اکثریت نیپال میں ہوئی، جبکہ ہزاروں افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ دوسری جانب چین کی طرف رپورٹ ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد انتہائی کم رہی، جس نے تبت میں اصل جانی نقصان اور صورتحال کی شفافیت سے متعلق سوالات پیدا کیے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ چینی میڈیا نے تباہی کی وجہ موسمیاتی تبدیلی اور گلیشیئر کے انہدام کو قرار دینے پر زور دیا، جبکہ چین کے بیلٹ اینڈ روڈ منصوبوں، پہاڑی علاقوں میں بڑے تعمیراتی کام اور دیگر انفراسٹرکچر سرگرمیوں کے ممکنہ اثرات سے متعلق اٹھنے والے سوالات کو ''غلط معلومات'' قرار دیا جا رہا ہے۔ مضمون کے مطابق اتنی بڑی تباہی کے بعد یہ پوچھنا جائز ہے کہ حساس ہمالیائی خطے میں بڑے پیمانے پر تعمیرات نے سیلاب کی شدت میں کوئی کردار ادا کیا یا نہیں۔ چین میں سیلاب سے متعلق مقامی ویڈیوز ہٹائے جانے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں، جبکہ غیر ملکی صحافیوں کی تبت تک محدود رسائی کے باعث آزادانہ طور پر حقائق کی تصدیق مشکل ہے۔ اس کے برعکس نیپال میں صحافی متاثرہ علاقوں تک پہنچ کر زمینی صورتحال رپورٹ کرتے رہے ہیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ فی الحال گلیشیئر کے انہدام کی حتمی وجہ واضح نہیں، لیکن آزاد صحافیوں اور ماہرین کو متاثرہ تبتی علاقے تک رسائی دیے بغیر چین کے سرکاری دعوؤں کی آزادانہ جانچ ممکن نہیں۔ اسی معلوماتی خلا نے بیجنگ کے بیانیے اور اس تباہی کے حقیقی اسباب پر مزید سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ 26 اگست کو نیپال اور تبت کے سرحدی علاقے میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد چین کی جانب سے معلومات کی فراہمی، بروقت وارننگ اور متاثرہ علاقوں تک آزاد رسائی کے حوالے سے سنگین سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق گلیشیئر اور برفانی چٹانیں گرنے سے ملبے اور پانی کا شدید ریلا لہندے، بھوٹے کوشی اور تریشولی دریائی نظام میں داخل ہوا، جس سے نیپال کے راسووا اور نواکوٹ علاقوں سمیت سرحدی انفراسٹرکچر کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ رپورٹ میں نیپالی حکام اور مقامی اطلاعات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ سیلابی ریلا پہلے تبت کے گیرونگ یا کیرونگ علاقے سے گزرا، لیکن نیپال کو بروقت منظم سرحد پار وارننگ نہ ملنے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ چینی سفارت خانے نے ان الزامات کو ''فیک نیوز'' قرار دیا، تاہم رپورٹ کے مطابق وارننگ کے وقت اور متعلقہ ہائیڈرولوجیکل ڈیٹا سے متعلق سوالات بدستور موجود ہیں۔ تجزیے میں چین اور نیپال میں تباہی سے متعلق معلومات کی دستیابی میں نمایاں فرق کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ نیپال کی جانب سے جانی نقصان، لاپتا افراد اور زمینی صورتحال سے متعلق معلومات سامنے آتی رہی ہیں، جبکہ تبت میں گیرونگ پورٹ کی شدید تباہی کے باوجود آزاد بین الاقوامی میڈیا کی محدود رسائی کے باعث چینی علاقے میں نقصان کی مکمل تصویر واضح نہیں ہوسکی۔ رپورٹ میں تبت میں پہاڑوں کی کٹائی، دریاؤں کے قریب تعمیرات اور شیاؤ کانگ سرحدی بستیوں کے پھیلاؤ سے متعلق ماحولیاتی خدشات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ تاہم ان سرگرمیوں اور سیلاب کی شدت کے درمیان کسی ممکنہ تعلق کی آزادانہ سائنسی جانچ کے لیے مزید شفاف ڈیٹا اور متاثرہ علاقوں تک رسائی ضروری قرار دی گئی ہے۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ ہمالیائی خطے میں حقیقی تعاون کا تقاضا ہے کہ چین اور نیپال ریئل ٹائم دریا اور گلیشیئر ڈیٹا، سیٹلائٹ معلومات اور موثر سرحد پار وارننگ نظام قائم کریں۔ ایسے حساس خطے میں شفافیت محض سفارتی معاملہ نہیں بلکہ مستقبل میں انسانی جانیں بچانے کے لیے ناگزیر ہے۔

چین میں ایغور مسلمانوں کے خلاف جبر میں اضافہ

اقوام متحدہ کی سفارشات پر عملدرآمد نہ ہوسکا

میونخ: اقوام متحدہ کے انسانی حقوق دفتر کی جانب سے ایغوروں اور مشرقی ترکستان میں دیگر ترک نسل کے لوگوں کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو انسانیت کے خلاف جرائم کے زمرے میں آنے کا خدشہ ظاہر کیے جانے کے چار سال بعد، ورلڈ ایغور کانگریس (ڈبلیو یو سی) نے کہا ہے کہ چین کو عالمی سطح پر مؤثر جواب دہی کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور اس نے مشرقی ترکستان میں اپنا جبر مزید بڑھا دیا ہے۔ ڈبلیو یو سی نے ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ہائی کمشنر کے دفتر (او ایچ سی ایچ آر) نے سابق ہائی کمشنر مشیل باشلے کی قیادت میں اگست 2022 میں اپنی اہم رپورٹ جاری کی تھی۔ اس میں من مانی اور امتیازی پابندیوں، تشدد اور بدسلوکی کی قابلِ اعتماد اطلاعات اور جنسی تشدد کے واقعات کی دستاویز پیش کی گئی تھی۔ رپورٹ میں نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ یہ خلاف ورزیاں ''بین الاقوامی جرائم، خصوصاً انسانیت کے خلاف جرائم'' کے زمرے میں آسکتی ہیں۔ رپورٹ میں بیجنگ سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ من مانی طور پر حراست میں لیے گئے افراد کو رہا کرے، لاپتہ افراد کے بارے میں معلومات فراہم کرے، ایغور کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں بند کرے، بین الاقوامی محنت کے معیارات کے ساتھ تعاون کرے اور متاثرین کو ازالہ اور معاوضہ فراہم کرے۔ چین نے اس جائزے کو مسترد کر دیا تھا اور ان سفارشات پر بڑی حد تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ ڈبلیو یو سی کے صدر ترگن جان علاودن نے کہا، ''چار سال کی بے عملی نے چینی حکومت کو عالمی جواب دہی سے مزید بچنے اور مشرقی ترکستان میں اپنے جبر کو مضبوط کرنے کا موقع دیا ہے۔'' تنظیم نے کہا کہ اس کے بعد سے بیجنگ نے ایغور شناخت اور معاشرے کو نشانہ بنانے والی پالیسیوں کو مزید وسعت دی ہے۔ ڈبلیو یو سی نے نئے قانون برائے نسلی اتحاد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ قانون یکم جولائی سے نافذ ہوا اور اس کے ذریعے ایغوروں کی ثقافتی، لسانی اور مذہبی شناخت کو ضم کرنے کی حکومتی مہم کو مزید آگے بڑھایا گیا ہے۔ ڈبلیو یو سی نے چین پر بیرونِ ملک مقیم ایغوروں، تبتیوں، منگولوں اور چینی حکومت کے ناقدین کے خلاف سرحد پار جبر کو باضابطہ شکل دینے کا الزام بھی عائد کیا۔ اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کے ذریعے چین کی بین الاقوامی جانچ پڑتال کا سلسلہ بھی جاری رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی نے مارچ 2023 میں چین کا جائزہ لیا، جبکہ خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کے خاتمے سے متعلق کمیٹی نے مئی 2023 میں ایغور خواتین کو درپیش من مانی حراست، تشدد، جبری نس بندی، خاندانوں سے علیحدگی اور جبری مشقت پر تشویش کا اظہار کیا۔ 2024 کے یونیورسل پیریاڈک ریویو کے دوران بھی چین کو مبینہ سنگین مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔

امریکی حملوں کا جواب، ایران کا تباہ کن جنگی حکمت عملی کی دھمکی

ایران میں امریکی حملے کے دوران شادی کی تقریب کو نشانہ بنانے کا بھی الزام

تہران: (ایجنسی) ایران نے امریکی حملوں کے جواب میں اپنی نئی جنگی حکمت عملی اپنانے کا اعلان کرتے ہوئے واشنگٹن کو خبردار کیا ہے کہ اس کے نتیجے میں امریکا کی بنیادیں ہل جائیں گی اور اسے تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایران کی سپریم نیشنل سکیورٹی کونسل کے سکریٹری محسن رضائی نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک بیان میں امریکی انتظامیہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''ان الجھنوں کے ذریعے آپ اپنے بنائے ہوئے جہنم کی گہرائی سے باہر نہیں نکل سکیں گے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''بہت جلد آپ دیکھیں گے کہ میدانِ جنگ، سفارت کاری اور اقتصادی محاصرے کا مقابلہ کرنے کے لیے ایران کی جانب سے اختیار کی جانے والی نئی حکمت عملی آپ کی بنیادیں ہلا دے گی اور آپ کو تباہی سے دوچار کرے گی۔'' یہ بیان ایک روز قبل ایران پر کیے گئے امریکی حملوں کے ردعمل میں سامنے آیا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے بدھ کو اعلان کیا کہ ایران کے اندر پاسدارانِ انقلاب سے متعلق ٹھکانوں کو نشانہ بنانے والی امریکی حملوں کی لہر مکمل ہوگئی ہے۔ یہ کارروائی منگل کو شروع ہوئی تھی۔ دوسری جانب ایران نے بھی جوابی کارروائی کرتے ہوئے خطے کے بعض عرب ممالک میں موجود امریکی اڈوں اور اہداف کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایرانی ہلال احمر کے مطابق جنوبی ایران میں ایک شادی کی تقریب پر امریکی حملے میں چار افراد، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے، ہلاک جبکہ 50 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے ایکس پر الزام عائد کیا کہ اس حملے میں شادی کی تقریب کو نشانہ بنایا گیا اور اسے امریکا کی ''ناکامی چھپانے کی مایوس کن کوشش'' قرار دیا۔ ایران کے چیف مذاکرات کار محمد باقر قالیباف نے بھی شادی کی تقریب پر حملے کے حوالے سے امریکا کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور اسے ''شیطان'' قرار دیا۔ قالیباف نے کہا کہ اگر کوئی طاقت شیطان کی طرح کارروائی کرے، شیطان کی طرح اپنے اہداف منتخب کرے اور شیطان کی طرح لوگوں کو قتل کرے تو وہ شیطان ہی ہے۔ امریکی فوج نے شادی کی تقریب پر مبینہ حملے کے حوالے سے براہِ راست کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ حالیہ امریکی حملے ایران کی جانب سے آبنائے ہرمز میں سمندری بارودی سرنگیں بچھانے کی ناکام کوشش اور اردن میں موجود امریکی فوجیوں پر میزائل داغنے کے جواب میں کیے گئے۔ ٹرمپ نے خبردار کیا کہ اگر ایران نے جوابی کارروائی کی تو امریکا کی جانب سے ''مزید شدید حملے'' کیے جائیں گے۔ ایران نے امریکہ پر جنوبی صوبے ہرمزگان کے ضلع سیریک میں ایک شادی کی تقریب پر بمباری کا الزام عائد کیا ہے، جسے ایرانی وزارتِ خارجہ نے ''جنگی جرم'' قرار دیا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (CENTCOM) نے جان بوجھ کر عام شہریوں کو نشانہ بنانے کی سختی سے تردید کی ہے۔

پاکستان کا 'مکہ شیلڈ' بھارت کی دفاعی طاقت کو کیوں نہیں روک سکتا؟

نئی دہلی/ اسلام آباد: پاکستان کی جانب سے حالیہ دفاعی معاہدوں اور مسلم ممالک کے ساتھ سکیورٹی تعاون کو بھارت کے مقابلے میں ایک نئی تزویراتی ڈھال کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے، تاہم یہ تصور زمینی حقائق اور بھارت کی فوجی صلاحیتوں کے سامنے کمزور دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان کی کوشش ہے کہ سعودی عرب اور دیگر اسلامی ممالک کے ساتھ دفاعی روابط کو ایک ایسے وسیع سکیورٹی نظام کی شکل دی جائے جس سے کسی ممکنہ تصادم میں اسے سفارتی اور عسکری تحفظ حاصل ہو۔ تاہم ایسے معاہدوں کی اصل اہمیت ان کی شرائط، عملی نفاذ اور کسی بحران کے وقت اتحادی ممالک کی حقیقی سیاسی آمادگی پر منحصر ہوتی ہے۔ بھارت کے لیے بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اس کی سلامتی کی حکمت عملی کسی تیسرے ملک کے وعدوں کے بجائے پاکستان کی اپنی فوجی صلاحیتوں اور اقدامات کو سامنے رکھ کر طے ہوگی۔ نئی دہلی اپنی روایتی فوجی برتری، میزائل صلاحیت، جوہری بازدار قوت اور تیزی سے جدید ہوتی دفاعی ٹیکنالوجی پر انحصار کرتا ہے۔ مشرقِ وسطی کے ممالک کے بھارت کے ساتھ بھی گہرے اقتصادی، توانائی اور تزویراتی تعلقات موجود ہیں۔ ایسے میں یہ تصور کہ پاکستان کسی مذہبی یا علاقائی دفاعی اتحاد کو خودکار طور پر بھارت مخالف فوجی اتحاد میں تبدیل کر سکتا ہے۔

نیپال میں تباہ کن سیلاب کے بعد چین پر معلومات چھپانے کا الزام

عالمی میڈیا کو تبت تک رسائی دینے کا مطالبہ

کٹھمنڈو: نیپال میں حالیہ تباہ کن سیلاب کے بعد تبتی برادری نے چین پر سرحد پار تبت کے متاثرہ علاقوں سے متعلق معلومات پر سخت پابندیاں عائد کرنے کا الزام لگاتے ہوئے بین الاقوامی میڈیا اور آزاد مبصرین کو علاقے تک رسائی دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ تبتی حلقوں کا کہنا ہے کہ سیلاب اور اس سے جڑے واقعات کے بارے میں تبت کی جانب سے آزاد اور قابلِ تصدیق معلومات سامنے نہیں آرہیں، جس کے باعث یہ جاننا مشکل ہوگیا ہے کہ سرحد کے دوسری جانب قدرتی آفت کی اصل شدت اور وجوہات کیا تھیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ چین متاثرہ تبتی علاقوں کو بین الاقوامی صحافیوں، ماہرین اور آزاد تحقیقاتی اداروں کے لیے کھولے تاکہ نیپال میں آنے والے سیلاب سے متعلق سرحد پار عوامل اور ممکنہ ماحولیاتی اثرات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جاسکے۔ تبتی برادری نے خاص طور پر ہمالیائی خطے میں بڑے تعمیراتی منصوبوں اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے بارے میں شفاف معلومات فراہم کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ سرحد پار آنے والی قدرتی آفات کی صورت میں معلومات کی آزادانہ فراہمی نیپال سمیت زیریں علاقوں کی سلامتی کے لیے بھی ضروری ہے۔

ایران کے زیرانتظام بلوچ آبادی والے علاقے کوہستک میں امریکی حملہ

شادی کی تقریب میں کم ازکم ۵/افراد جاں بحق

مکران: ایران کے جنوب میں واقعہ مکران خطے میں واقع بلوچ آبادی والے علاقے کوہستک میں امریکی فضائی حملے کے نتیجے میں ایک گھر میں جاری شادی کی تقریب متاثر ہونے سے کم ازکم 5 افراد جاں بحق جبکہ 50 سے زائد زخمی ہوگئے ہیں۔ ایرانی حکام کے مطابق یکم ستمبر کو ہرمزگان کے ضلع سیریک کے شہر کوہستک میں امریکی میزائل کے ملبے اور شیلنگ سے ایک رہائشی مکان متاثر ہوا، جہاں شادی کی تقریب جاری تھی۔ ایرانی ریڈ کریسنٹ کے مطابق حملے میں ایک کمسن بچے سمیت کم ازکم 4 افراد جاں بحق اور 50 سے زائد زخمی ہوئے تھے، جبکہ بعدازاں مقامی حکام نے ہلاکتوں کی تعداد بڑھ کر 5 ہونے کی تصدیق کی۔ مقامی حکام کے مطابق زخمیوں کو قریبی اسپتالوں منتقل کیا گیا جبکہ امدادی کارروائیوں کے لیے متعدد ایمبولینسیں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ کوہستک ہرمزگان کے ضلع سیریک میں واقع ایک ساحلی شہر ہے اور تاریخی مکران خطے کے مغربی حصے سے جڑے ان علاقوں میں شامل ہے جہاں بلوچ آبادی بھی آباد ہے۔ تاریخی طور پر کوہستک اور سیریک کا خطہ مکران کے ساحلی حصے میں واقع ہے، جسے بلوچ تاریخ اور جغرافیے میں ایران کے زیرانتظام مغربی بلوچستان کا حصہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ علاقہ صدیوں سے بلوچ آبادیوں، قبائل اور بلوچ ساحلی تہذیب سے منسلک رہا ہے موجودہ دور میں کوہستک اور سیریک ایران کے انتظامی صوبہ ہرمزگان میں شامل کیا گیا ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے یکم ستمبر کو ایران میں نئے فضائی حملوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ امریکی کارروائیوں کا مقصد ایرانی پاسدارانِ انقلاب سے وابستہ ان اہداف کو نشانہ بنانا تھا جنہیں واشنگٹن خطے میں امریکی فوجیوں اور تجارتی جہازوں کے لیے خطرہ قرار دیتا ہے۔ تاہم امریکی فوج نے کوہستک میں شادی کی تقریب والے مکان کو اپنے حملے کا ہدف قرار نہیں دیا۔ ایرانی حکام اور ریڈ کریسنٹ کے مطابق کوہستک میں ہونے والے حملے میں شہری آبادی متاثر ہوئی ہے، جبکہ امریکی حملے کے نتیجے میں بلوچ آبادی والے مکران کے اس ساحلی علاقے میں شہری ہلاکتوں کا واقعہ سامنے آیا ہے۔

زیارت میں فورسز پوسٹ وتنصیبات پر حملہ، آفیسر سمیت پانچ اہلکار ہلاک

بلوچستان: بلوچستان کے ضلع زیارت میں ایف سی کیمپ اور پولیس و کسٹمز کے مشترکہ دفتر پر حملے کے نتیجے میں کم از کم پانچ اہلکار ہلاک اور سات زخمی ہوئے ہیں، جبکہ غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق ہلاکتوں کی تعداد آٹھ تک پہنچنے کا امکان ہے۔ ذرائع کے مطابق حملے میں ہلاک ہونے والوں میں پاکستانی فوج کا کیپٹن ضیاء اللہ، حوالدار سمیع اللہ، لانس نائیک نوروز، لانس نائیک شکیل اور سپاہی سجاول شامل ہیں۔ زخمی ہونے والے اہلکاروں میں حوالدار جہانگیر، لانس نائیک سردار، لانس نائیک شبیر، سپاہی انور اور سپاہی حکمت شامل ہیں، جن میں سپاہی عاشق اور سپاہی غلام رسول کی حالت تشویشناک بتائی گئی ہے۔ حکام سے منسوب اطلاعات کے مطابق حملے کے دوران کسٹمز کے چار اہلکار بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ تاہم مجموعی ہلاکتوں اور زخمیوں کی حتمی تعداد کے حوالے سے مختلف اطلاعات سامنے آرہی ہیں، جن کی آزادانہ طور پر تصدیق ہونا باقی ہے۔ تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) نے حملے کی ذمہ داری قبول کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ اس کے اسپیشل استشہادی فورس (ایس آئی ایف) نے زیارت میں قائم جوائنٹ پولیس اینڈ کسٹمز آفس کو نشانہ بنایا۔ ٹی ٹی پی نے دعویٰ کیا ہے کہ جھڑپ کے دوران 15 اہلکار ہلاک یا زخمی ہوئے۔ انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ اس کے جنگجوؤں نے کارروائی کے دوران 15 ہتھیار اور مختلف نوعیت کا سامان قبضے میں لیا۔

امریکی صحافی کو چینی ایجنٹ کے طور پر کام کرنے پر ۲/سال قید

ایک امریکی صحافی جو بیجنگ میں رہتا تھا، چینی سرکاری میڈیا کے لیے کام کرتا تھا

بیجنگ: ایک امریکی صحافی جو بیجنگ میں رہتا تھا، چینی سرکاری میڈیا کے لیے کام کرتا تھا اور بیجنگ کو امریکی انٹیلی جنس معلومات اکٹھا کرنے میں مدد کرنے کے جرم کا اعتراف کیا تھا، اسے منگل کو وفاقی جیل میں دو سال قید کی سزا سنائی گئی۔ امریکی محکمہ انصاف کے مطابق، 51 سالہ تھامس ویر پاؤکن دوم کو بھی تین سال کی نگرانی میں رہائی کی سزا سنائی گئی تھی اور اس عرصے کے دوران بیرون ملک سفر سے روک دیا گیا تھا۔ اس نے عرف ٹام میک گریگر بھی استعمال کیا۔ ان کے والد تھامس پوکن نے 1990 کی دہائی میں ٹیکساس ریپبلکن پارٹی کی سربراہی کی اور بعد میں گورنر کے لیے انتخاب لڑا۔ پاوکین فروری میں اپنی گرفتاری کے بعد سے حراست میں ہے، اور اس نے جون میں اٹارنی جنرل کو مطلع کیے بغیر امریکہ میں چین کے ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کا اعتراف کیا۔ منگل کو ایک سوشل میڈیا پوسٹ میں، فیڈرل بیورو آف انویسٹی گیشن نے کہا کہ کم ازکم 2019 سے لے کر فروری 2026 تک پاوکین نے 'ان لوگوں کی ہدایت اور کنٹرول پر کام کیا جنہیں وہ جانتا تھا کہ وہ پی آر سی کی وزارت برائے ریاستی سلامتی کے لیے کام کرتے ہیں۔ بیورو نے مزید کہا کہ اس نے ممکنہ انٹیلی جنس اثاثوں کو بھرتی کیا، ٹاسکنگ جاری کیں، ایم ایس ایس رابطوں کو رپورٹیں بھیجیں، کم ازکم 100,000 امریکی ڈالر وصول کیے، اور چین سے امریکہ کے کئی دورے کیے تاکہ ان لوگوں سے ملاقات کی جاسکے جو اسے معلومات فراہم کرسکتے ہیں، اور بالآخر چینی انٹیلی جنس کو۔ اسسٹنٹ اٹارنی جنرل برائے قومی سلامتی جان اے آئزن برگ نے ایک بیان میں کہا کہ پاؤکن نے پیسے کے لیے اپنے ملک کو دھوکہ دیا' اور 'اپنی امریکی شہریت اور اسی طرح کی قابلیت کا بغیر کسی پابندی کے امریکہ کا سفر کیا۔ پاکن کے وکیل نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ ان کا کام امریکہ اور چین کے پرامن تعلقات کو فروغ دے سکتا ہے اور چین میں مذہبی آزادی کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ پاوکین 2010 میں چین چلا گیا اور اس نے قومی نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی اور ژنہوا سمیت سرکاری اداروں کے لیے کام کیا۔ عدالتی کاغذات کے مطابق، اس کے پرنسپل ہینڈلر، جس کی شناخت صرف کیتھی کے نام سے ہوئی تھی، ان سے 2017 میں ایک ایسے شخص نے تعارف کرایا تھا جس نے مبینہ طور پر چین کے ساتھ ڈونلڈ ٹرمپ انتظامیہ کے تجارتی تنازعات کے دوران صدر شی جن پنگ کے لیے تقریر کرنے والے کے طور پر کام کیا تھا۔ فائلنگ میں کہا گیا ہے کہ کیتھی نے اسے جھوٹ پکڑنے والے ٹیسٹ کا نشانہ بنایا اور اسے بتایا کہ اس کی رپورٹس سینئر چینی رہنماؤں تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ محکمہ انصاف نے کہا کہ پوکن نے وہاں کے ایک گروپ کو ٹیکنالوجی اور محکمہ انصاف کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے رپورٹیں فروخت کیں۔

چین کا کوسکو فوجی مواصلات کی جاسوسی کے لیے خفیہ آلات استعمال کرتا ہے۔ امریکہ کا دعویٰ

واشنگٹن ڈی سی: ٹروئٹرز کی ایک رپورٹ کے مطابق، ٹرمپ انتظامیہ کے دو سینیئر اہلکاروں نے دعویٰ کیا ہے کہ چین کی سرکاری شپنگ کمپنی کوسکو (COSCO) امریکہ سمیت ہدف والے ممالک کی ساحلی پٹی کے قریب فوجی مواصلات کی جاسوسی کے لیے جہاز میں چھپے ہوئے آلات استعمال کرتی ہے۔ حکام نے کہا کہ کوسکو کی بیجنگ کے ساتھ کئی دہائیوں پر محیط انٹیلی جنس جمع کرنے کی شراکت داری ہے، جس سے چین یورپ، شمالی امریکہ اور ایشیا میں کام کرنے والے جہازوں اور ہوائی جہازوں سے مواصلاتی سگنل جمع کرسکتا ہے۔ حکام میں سے ایک نے بتایا کہ بحری جہازوں پر سوار جدید آلات چین کو ''فوجی مواصلاتی ٹیکنالوجیز اور خفیہ کاری کی ترقی'' کے بارے میں معلومات اکٹھا کرنے میں مدد دینے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ''یہ کوشش بیجنگ کو تجارتی اور فوجی نیویگیشن کے لیے اہم شپنگ لین اور سمندری راستوں کی نگرانی کرنے کی بھی اجازت دیتی ہے۔ رائٹرز نے کہا کہ کوسکو نے دعوؤں کی تصدیق کے لیے رابطہ کرنے پر تبصرہ کی درخواست کا جواب نہیں دیا، جبکہ واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے امریکی الزامات کو مسترد کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق، حکام نے یہ نہیں بتایا کہ کوسکو جہاز مبینہ طور پر کس قسم کے آلات استعمال کر رہے تھے، لیکن کہا کہ یہ جدید ترین سگنلز انٹیلی جنس کلیکشن'' پلیٹ فارم ہیں، نہ کہ معمول کے مواصلاتی ہارڈ ویئر۔ حکام نے کہا کہ بیجنگ اکھٹی کی گئی معلومات کو علاقائی تنازعات میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے اور سمندری جاسوسی کی حمایت کے ساتھ ساتھ غیر ملکی فوجی اہداف کے بارے میں ابتدائی انتباہ کے اشارے فراہم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ امریکی دعوؤں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے، واشنگٹن میں چین کے سفارت خانے نے کہا کہ چینی حکومت کبھی بھی کسی کمپنی یا فرد سے ''مقامی قوانین کے خلاف بیرون ملک موجود ڈیٹا، معلومات یا انٹیلی جنس جمع کرنے یا فراہم کرنے کے لیے نہیں کہے گی۔'' خبر رساں ادارے روئٹرز نے سفارت خانے کے ترجمان لیو چانگ کے حوالے سے کہا کہ ہم نام نہاد انٹیلی جنس کلیکشن بیانیہ کو پھیلا کر چین کو بدنام کرنے کی مخالفت کرتے ہیں، جو کہ سراسر بے بنیاد ہے۔'' امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی رہنما شی جن پنگ اس ماہ کے آخر میں ایک سربراہی اجلاس کے لیے واشنگٹن میں ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، جس میں توقع کی جاتی ہے کہ وہ سیکیورٹی اور تجارتی امور کے حساس معاملات پر بات چیت کریں گے۔

شنگھائی تعاون تنظیم کے رہنماؤں نے

افغانستان میں جامع حکومت کے مطالبہ کی تجدید کی

بشکیک: شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے رہنماؤں نے افغانستان میں تمام نسلی اور سیاسی گروہوں کی نمائندگی کرنے والی ایک جامع حکومت کے قیام کے مطالبے کی تجدید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وسیع البنیاد سیاسی شراکت کے بغیر پائیدار امن اور استحکام حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ کرغزستان کے شہر بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے میں رکن ممالک نے کہا کہ وہ افغانستان میں امن، استحکام اور ترقی کے فروغ کے لیے بین الاقوامی کوششوں کی حمایت کرتے ہیں اور ایک آزاد، غیر جانبدار، دہشت گردی سے پاک اور منشیات سے پاک ملک کے اپنے وژن کی تصدیق کرتے ہیں۔ یہ بیان افغانستان میں سیاسی شمولیت کے لیے ایک اور مربوط علاقائی اپیل کی نشاندہی کرتا ہے۔ شنگھائی تعاون تنظیم نے گزشتہ سال اسی طرح کی کال کی تھی، جب کہ طالبان نے ایک جامع حکومت کے بین الاقوامی مطالبات کو مستقل طور پر مسترد کرتے ہوئے انہیں افغانستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیا ہے۔ اعلامیے میں علاقائی سلامتی پر بھی زور دیا گیا، رکن ممالک نے دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہاپسندی کے خلاف متحد جنگ لڑنے پر زور دیا۔ شنگھائی تعاون تنظیم نے اسے مسترد کردیا جسے اس نے انسداد دہشت گردی میں دوہرے معیار کے طور پر بیان کیا اور سرحد پار دہشت گردی کے خطرات سے نمٹنے میں اقوام متحدہ کے مرکزی کردار پر زور دیا۔ رہنماؤں نے انسداد دہشت گردی کی باقاعدہ مشترکہ مشقوں اور منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف مضبوط تعاون کے ذریعے سیکیورٹی تعاون کو گہرا کرنے پر اتفاق کیا۔ سربراہی اجلاس نے تاشقند میں علاقائی سیکورٹی چیلنجز سینٹر اور دوشنبہ میں انسداد منشیات کی ایگزیکٹو کمیٹی کے لیے ضابطوں کی بھی منظوری دی۔ سیکورٹی کے علاوہ، ایس سی او نے کہا کہ وہ تجارت، ٹرانسپورٹ، توانائی، زراعت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز بشمول مصنوعی ذہانت میں تعاون کو وسعت دے گا۔ رکن ممالک نے علاقائی اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ایس سی او ترقیاتی بینک کے قیام کی جانب پیش رفت کا بھی خیر مقدم کیا۔ تنظیم نے اپنی گھومتی ہوئی چیئرمین شپ پاکستان کو منتقل کر دی، جو 2027 میں اگلے ایس سی او رہنماؤں کے سربراہی اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ افغانستان کو 2012 سے شنگھائی تعاون تنظیم میں مبصر کا درجہ حاصل ہے لیکن طالبان نے اس سال بشکیک میں ہونے والے سربراہی اجلاس میں شرکت نہیں کی۔ ایس سی او، جس میں چین، روس، بھارت، پاکستان، ایران اور وسطی ایشیائی ریاستیں شامل ہیں افغانستان میں دہشت گردی، انتہاپسندی اور منشیات کی اسمگلنگ کو علاقائی سلامتی کے بڑے خدشات کے طور پر بار بار شناخت کرچکی ہے۔

ہانگ کانگ کے تیانان مین مارچ کے منتظمین کو تبدیلی پر اکسانے کا مجرم قرار دیا گیا

ہانگ کانگ کے کارکن جوشوا وونگ نے غیر ملکی اداروں کے ساتھ ملی بھگت کا اعتراف کیا

ہانگ کانگ: ہانگ کانگ کے 1989 کے تیانمن اسکوائر کریک ڈاؤن کی یاد میں منعقد ہونے والی سالانہ مارچ کے دو سابق منتظمین کو قومی سلامتی کے ایک بڑے مقدمے میں تبدیلی پر اکساتے کا قصوروار پایا گیا ہے جس کے بارے میں ناقدین کا کہنا ہے کہ شہر میں سیاسی آزادیوں کے خاتمے کو نمایاں کیا گیا ہے۔ چین کی محب وطن جمہوری تحریکوں کی حمایت میں اب منقطع ہانگ کانگ الائنس کے سابق رہنما 69 سالہ لی چیوک یان اور 41 سالہ چاؤ ہینگ ٹنگ کو جمعہ کو ہانگ کانگ کی ہائی کورٹ نے بیجنگ کے قومی سلامتی کے قانون کے تحت سزا سنائی۔ اتحاد بھی قصوروار پایا گیا۔ لی اور چاؤ پر 2021 میں فرد جرم عائد کی گئی تھی اور انہوں نے قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی تھی۔ ان میں سے ہر ایک کو زیادہ سے زیادہ 10 سال قید کی سزا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی سزا بعد کی تاریخ میں متوقع ہے۔ تیسرا مدعا علیہ، سابق قانون ساز البرٹ ہو، 74، نے جنوری میں اعتراف جرم کیا۔ استغاثہ نے لی اور چاؤ پر الزام لگایا کہ انہوں نے چین کی ریاستی طاقت کو ختم کرنے کے لیے غیر قانونی ذرائع استعمال کرنے کے لیے دوسروں کو اکسایا۔ اس کیس کا مرکز اتحاد کے طویل عرصے سے ''ایک جماعتی آمریت کے خاتمے'' کے مطالبے پر تھا۔ استغاثہ نے دلیل دی کہ یہ نعرہ چینی کمیونسٹ پارٹی کو کمزور کرنے اور حامیوں کو بالآخر اس کی قیادت کا تختہ الٹنے کی ترغیب دینے کی کوشش کے مترادف ہے۔ عدالت نے پایا کہ لی اور چاؤ نے جان بوجھ کر دوسروں کی حوصلہ افزائی کی تھی کہ وہ غیر قانونی ذرائع سے ایک پارٹی کی حکمرانی کو ختم کرنے کے مقصد کو حاصل کریں۔ چاؤ، ایک بیرسٹر جس نے مقدمے کی سماعت کے دوران اپنی نمائندگی کی، نے دلیل دی کہ ایک جماعتی حکمرانی کے خاتمے کا مطلب ایک ایسے نظام کا خاتمہ ہے جس میں سیاسی طاقت غیر محدود تھی۔ انہوں نے پرامن سیاسی اظہار کے خلاف قومی سلامتی کے قانون کے استعمال کو بھی چیلنج کیا۔ مقدمے کی سماعت جنوری میں شروع ہوئی اور 24 دن تک جاری رہی۔ لی اور چاؤ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سزا سنانے سے پہلے کم سزاؤں کے لیے درخواستیں جمع کرائیں گے۔ ہانگ کانگ کے ممتاز جمہوریت کے کارکن جوشوا وونگ نے بدھ کے روز غیر ملکی اداروں کے ساتھ ملی بھگت کے الزام میں جرم قبول کیا، یہ قومی سلامتی کا جرم ہے جس میں زیادہ سے زیادہ عمر قید کی سزا ہے۔ وونگ، 29، ہانگ کانگ میں ایک نوعمر جمہوریت کے کارکن کے طور پر بین الاقوامی سطح پر شہرت حاصل کرگیا، جو نوجوانوں کے اس گروپ میں سے ایک ہے جن کی احتجاجی کوششوں کو اب مؤثر طریقے سے قومی سلامتی کے ایک بڑے قانون کے ذریعے غیر قانونی قرار دے دیا گیا ہے جسے بیجنگ نے 2020 میں ایشیائی مالیاتی مرکز پر نافذ کیا تھا۔ گہرے نیلے رنگ کی قمیض، سیاہ رم والے شیشے پہنے اور پیچھے اور سائیڈ کے بال کٹوانے کے ساتھ، وونگ نے عدالت کی گودی سے لوگوں کو ہلایا اور سر ہلایا، بعض اوقات حکومت سے منظور شدہ قومی سلامتی کے جج ولیم ٹام کے سامنے جرم کا اعتراف کرنے سے پہلے، ہانگ کانگ کی ہائی کورٹ ایڈل میرٹی ڈسٹرکٹ میں۔ استغاثہ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ ایک بین الاقوامی میڈیا اور سیاسی مہم ہے Demosisto کی طرف سے، ایک اب منتشر سیاسی جماعت جس نے ایک بار ہانگ کانگ کی خودمختاری پر ریفرنڈم کی حمایت کی تھی اور وونگ کو اپنے لیڈروں میں شمار کیا تھا، جس نے ہانگ کانگ اور چین پر پابندیاں اور دیگر معاندانہ کارروائیاں لانے کی کوشش کی تھی اور 2020 میں پہلے سے ہی 2019 میں جیل کی سزا سنائی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے، جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

جنتر منتر احتجاج کے بعد ہندوستان کی جمہوریت

کسانوں کی تین زرعی قوانین کے خلاف شروع کردہ تحریک کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا، ان کے خلاف انتہائی ظالمانہ اقدامات کئے گئے، نتیجہ میں کم از کم 600 کسان اپنی زندگیوں سے محروم ہوگئے۔ (میڈیا رپورٹس کے مطابق زرعی قوانین کے خلاف احتجاج میں تقریباً 720 کسانوں کو اپنی جانیں گنوانی پڑیں) یہاں تک کہ حکومت کو انتخابی وجوہات کی بنیاد پر تینوں زرعی قوانین واپس لینے پڑے ورنہ مودی حکومت ہمیشہ یہ دعویٰ کرتی آئی ہے کہ اس کی ڈکشنری میں قوانین یا بلز سے دستبرداری جیسا کوئی لفظ اور جملہ موجود نہیں ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف شاہین باغ احتجاج کا معاملہ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے کیوں کہ نہ صرف سی اے اے کے خلاف احتجاجی مظاہروں کو طاقت کے زور پر دبایا گیا بلکہ ان مظاہروں کو بدنام کرنے کے لئے اسے ناکام بنانے کے لئے (خاص طور پر شاہین باغ احتجاج کو ناکام بنانے کے لئے) فرقہ وارانہ تشدد برپا کروایا گیا۔

رام پنیانی

جنتر منتر پر متعدد احتجاجی مظاہروں نے ہمارے ملک کی سیاست کو دہلا کر رکھ دیا۔ اگرچہ کاکروچ جنتا پارٹی نے احتجاجی مظاہروں کے اس سلسلہ کو شروع کیا لیکن حکومت کے جبر کے خلاف داخلی مزاحمت معاشرہ کے لئے بہت زیادہ تکلیف دہ رہی۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جنتر منتر پر جو احتجاجی مظاہرے کئے گئے ان کا ظاہری موضوع تو پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں پائی جانے والی بے قاعدگیاں اور بدعنوانی تھا لیکن سماجی و سیاسی نظام کی سنگین خامیاں وہ بنیادی وجوہات تھیں جن کی بنیاد پر یہ احتجاجی مظاہرے اس شکل میں سامنے آئے۔ اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ طلبہ پر پیلٹ گن اور بندوقوں سے گولیاں چلانے کے احکامات نے اس معاملہ میں شدید نفرت اور اضطراب پیدا کر دیا۔ معاملہ اس قدر ہولناک تھا کہ برسر اقتدار جماعت کے بڑے رہنما وزیر اعظم اور وزیر داخلہ تک پارلیمنٹ اجلاس میں شرکت کی جرأت نہ کر سکے۔ انھوں نے اس فرضی پردے کے پیچھے پناہ لی کہ اپوزیشن ایوان میں بحث ہونے نہیں دے رہی ہے۔ احتجاجی مظاہروں کے تین بڑے محور تھے ایک تو کاکروچیس، دوسرے بائیں بازو جماعتوں کے ہمخیال نوجوان اور کانگریس بالفاظ دیگر کاکروچ جنتا پارٹی سے وابستہ طلبہ کمیونسٹ جماعتوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان اور کانگریس جس نے احتجاجی مظاہروں کی قیادت کی اور ان مظاہروں کے نتائج بھی کسی کرشمہ سے کم نہیں تھے کیوں کہ حکومت اور اقتدار پر بیٹھے لوگوں نے طلباء سے لے کر عام لوگوں میں بھی خوف و دہشت کا ماحول پیدا کیا اور اس پر منتخب آمریت کا لیبل چسپاں کر دیا گیا۔ ہندوستان میں حقوق انسانی کی صورتحال کس قدر خراب ہے اس کا اندازہ طلبہ جہدکاروں عمر خالد اور شرجیل امام کے مقدمات سے لگایا جاسکتا ہے جو بناء کسی ٹرائل کے 6 سال سے زائد عرصہ سے جیلوں میں بند ہیں۔ اس کے علاوہ بھیما کورے گاؤں میں انسانی حقوق کے جہدکاروں اور دانشوروں کی گرفتاریوں اور ان کے خلاف مقدمات دوسری مثال کے طور پر لی جاسکتی ہے جس سے یہ بتایا جاسکتا ہے کہ حکمراں طبقہ کس طرح حقوق انسانی کے جہدکاروں کو برداشت نہیں کر پا رہا ہے۔ بھیما کورے گاؤں کیس میں جن جہدکاروں کو گرفتار کیا گیا ان میں پادری اسٹین سوامی نمایاں ہیں ان کا ادارہ جاتی قتل ہمارے ملک میں پائے جانے والے سسٹم یا نظام کی ظالمانہ نوعیت کو ظاہر کرتا ہے۔ حالیہ عرصہ کے دوران جنتر منتر و ملک کے دیگر مقامات پر احتجاجی مظاہروں کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خوف اور پابندی کی فضاء کچھ حد تک ختم ہوگئی ہے اور جنریشن الفاGen-Z کی جانب سے مختلف مقامات پر احتجاج پھیل گیا اور پھیل رہا ہے۔ اچھا یہ ہوا کہ شرکاء میں سے کسی نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ انھوں نے امبیڈکر کا پتلہ کیوں جلایا تھا۔ بہرحال بھاگوت کے پیروکار اسے جمہوریت کی ایک عظیم مثال کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ ان کے پیروکاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ جہاں احتجاجی مظاہرے قابو سے باہر ہو جائیں وہاں انتشار عام اور بے چینی کی کیفیت یا صورتحال پیدا ہو جاتی ہے یعنی ایسے احتجاجی مظاہرے جو حکمراں نظام کی ترتیب و نظم کو پریشان کر سکتے ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ اب تک حکومت کی پالیسیوں کے خلاف ہونے والے بڑے احتجاجی مظاہروں کو یا تو دبایا گیا ہے یا پھر آر ایس ایس کی سرپرستی میں انھیں نظر انداز کیا گیا ہے۔

کسانوں کی تین زرعی قوانین کے خلاف شروع کردہ تحریک کو مکمل طور پر نظر انداز کیا گیا، ان کے خلاف انتہائی ظالمانہ اقدامات کئے گئے، نتیجہ میں کم از کم 600 کسان اپنی زندگیوں سے محروم ہوگئے۔ (میڈیا رپورٹس کے مطابق زرعی قوانین کے خلاف احتجاج میں تقریباً 720 کسانوں کو اپنی جانیں گنوانی پڑیں) یہاں تک کہ حکومت کو انتخابی وجوہات کی بنیاد پر تینوں زرعی قوانین واپس لینے پڑے ورنہ مودی حکومت ہمیشہ یہ دعویٰ کرتی آئی ہے کہ اس کی ڈکشنری میں قوانین یا بلز سے دستبرداری جیسا کوئی لفظ اور جملہ موجود نہیں ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ شہریت ترمیمی قانون کے خلاف شاہین باغ احتجاج کا معاملہ اس سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہے کیوں کہ نہ صرف سی اے اے کے خلاف احتجاجی مظاہروں کو طاقت کے زور پر دبایا گیا بلکہ ان مظاہروں کو بدنام کرنے کے لئے اسے ناکام بنانے کے لئے (خاص طور پر شاہین باغ احتجاج کو ناکام بنانے کے لئے) فرقہ وارانہ تشدد برپا کروایا گیا۔ (ان فرقہ وارانہ فسادات کی سازشیوں کے طور پر عمر خالد اور شرجیل امام جیسے طلباء جہدکاروں کو نامزد کر کے ان کے خلاف ملک میں بغاوت کے الزامات عائد کئے گئے اور یو اے پی اے کے تحت الزام عائد کیا گیا۔ یہ طلباء جہدکار پچھلے 6 برسوں سے جیلوں میں بند ہیں) دوسری جانب جے این یو جیسی ملک کی باوقار یونیورسٹی میں بھی طلباء کے احتجاج کو طاقت کے زور پر دبایا گیا اور ان طلباء کو بدنام کرنے کی خاطر ٹکڑے ٹکڑے گینگ کی اصطلاح گھڑی گئی۔ ہم ذات پات اور صنفی درجہ بندی کی نشاندہی کرتے رہے ہیں تاہم مقامی سطح پر موجود درجہ بندی اس سے بھی زیادہ نمایاں شکل اختیار کر رہی ہے یعنی معاشی عدم مساوات اور دولت کی بنیاد پر طبقاتی تقسیم پچھلے 12 برسوں کے دوران خاص کر کرونی سرمایہ داروں اور معاشرہ کے اعلیٰ طبقات کی واضح حمایت کی گئی۔ حالیہ عرصہ کے دوران ایک اچھی بات ہوئی کہ جو احتجاجی مظاہرے جنتر منتر سے شروع ہوئے ان مظاہروں نے سارے ملک کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ عوام کو یہ احساس ہوگیا کہ ملک کے متوسط لوگوں کے بنیادی مسائل کو بُری طرح نظر انداز کر دیا گیا، اس کے ساتھ ہی ملک کی جمہوریت میں تازہ ہواؤں کے جھونکے محسوس کئے جانے لگے جس سے ہندو قوم پرستوں میں پریشانی و مایوسی کی لہر پھیل گئی۔ حالانکہ اس حقیقت سے بھی سب واقف ہیں کہ الیکشن کمیشن، انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ، سی بی آئی، پولیس، یونیورسٹیز اور تدریسی اداروں میں آر ایس ایس کے لوگ دراندازی کر چکے ہیں۔

جنتر منتر پر حالیہ احتجاجی مظاہروں نے ہندوستان کی سیاست اور جمہوریت کے ڈھانچے کو گہرائی سے متاثر کیا ہے۔ امتحانی پرچے لیک ہونے (خصوصاً NEET-UG 2026) کے خلاف ابھیجیت دیپکے کی قائم کردہ نوجوانوں کی طنزیہ تحریک کاکروچ جنتا پارٹی (CJP) نے جون سے جولائی 2026ء تک دہلی میں بڑے پیمانے پر احتجاج کیا۔ اس تحریک نے ہندوستانی جمہوریت کی موجودہ صورتحال اور مستقبل پر دور رس اثرات مرتب کیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جمہوریت کی ڈیجیٹل شکل: احتجاج جنتر منتر کی سڑکوں سے ختم ہونے کے باوجود حکومت اور جنریشن زی (Gen Z) کے مابین ایک نئی آن لائن جنگ کی شکل اختیار کر چکا ہے، جس نے ڈیجیٹل اسپیس کو سیاسی اظہار کا اہم مرکز بنا دیا ہے۔

نوجوانوں کی سیاسی بیداری: طنزیہ سیاسی تحریک کے ذریعے نوجوان نسل (Gen Z) نے ملک کے نظام اور حکمرانی کو چیلنج کر کے جمہوریت میں عوامی جوابدہی کا ایک نیا معیار قائم کیا ہے۔ حکومتی جوابدہی اور دباؤ: عوامی اور طلبہ کے زبردست دباؤ کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کو اس معاملے پر براہِ راست مداخلت کرنی پڑی۔ حکومت اب عدلیہ کے ذریعے مظاہرین کے خلاف درج ایف آئی آرز (FIRs) کو منسوخ کرانے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ عوامی غم و غصے کو کم کیا جا سکے۔ عدلیہ کا کردار: ملک کی سپریم کورٹ امتحانی بے ضابطگیوں اور پولیس کی مبینہ زیادتیوں کے خلاف دائر پٹیشنز پر فعال سماعت کر رہی ہے، جو جمہوری اداروں کے مابین توازن کو ظاہر کرتا ہے۔ سیکیورٹی فورسز کا رویہ: احتجاج کے دوران دہلی پولیس کی جانب سے طلبہ پر لاٹھی چارج اور مبینہ بدسلوکی نے جمہوری ملکوں میں پُرامن احتجاج کے حقوق اور پولیس کی بربریت پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

انڈیا کا دارالحکومت نئی دہلی کئی دنوں سے احتجاجی مظاہروں کی لپیٹ میں ہے۔ جمعے کی شب پہلی بار انڈین وزیر اعظم نریندر مودی نے اس معاملے پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے امتحانی دھاندلی میں ملوث افراد کو 'سخت سزا' دینے کا عہد کیا ہے۔ زیادہ تر نوجوان طلبہ پر مشتمل مظاہرین گذشتہ ماہ سے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ان کا موقف ہے کہ بار بار امتحانی پرچوں کے لیک ہونے سے تعلیمی نظام کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ مودی نے براہِ راست ان احتجاجی مظاہروں پر ردِعمل دیا ہے، جو امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کے واقعات کے بعد ملک بھر میں طلبہ کے غصے کا سبب بنے ہیں۔ 20 جولائی کو دارالحکومت کے مرکز میں واقع جنتر منتر پر جاری احتجاج میں شامل ہزاروں افراد نے پارلیمنٹ کی جانب مارچ کیا، جسے روکنے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے شیل فائر کیے۔ اس کارروائی کے دوران بڑی تعداد میں مظاہرین زخمی ہوئے۔ دہلی پولیس کا الزام ہے کہ مظاہرین نے پتھراؤ بھی کیا۔ پولیس کے مطابق اس واقعے میں اس کے 178 اہلکار زخمی ہوئے، جبکہ 70 مظاہرین کو حراست میں لیا گیا۔ نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ویڈیو پیغام میں کہا، 'ہمارے نوجوانوں کی فلاح اور مستقبل سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں۔' انھوں نے امتحانی پرچوں کے لیک ہونے کے معاملات میں ملوث افراد کے خلاف فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے کہا، 'جو لوگ ہمارے نوجوانوں کے مستقبل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے، انہیں ہرگز معاف نہیں کیا جائے گا۔' تاہم مظاہرین کے وزیرِ تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفے یا برطرفی کے مطالبے پر مودی نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔ البتہ اس تنازع کے بعد وفاقی حکومت نے اعلیٰ بیوروکریسی میں اہم تبدیلیاں کی ہیں، جن میں سکریٹری برائے اعلیٰ تعلیم وینیت جوشی کا تبادلہ بھی شامل ہے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

سال 2047ء کا ترقی یافتہ

ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی نے تاریخی لال قلعہ سے 15 اگست 2026ء کو جشن یوم آزادی سے اپنے خطاب میں پرزور انداز میں کہا کہ 2047ء میں ہندوستان ایک ترقی یافتہ ملک ہوگا۔ میں پوری طرح ان (مودی) سے اتفاق کرتا ہوں شائد اس طریقہ سے نہیں جس کا اُنھوں نے تصور کیا ہوگا۔ جیسا کہ اکثر میں کہا کرتا ہوں کہ ترقی یافتہ انڈیا صرف ایک شاندار اور طاقتور عوامی جدوجہد کے ذریعہ ہی یقینی بنایا جاسکتا ہے اور اس ترقی یافتہ انڈیا میں تمام ذاتوں کی نمائندگی کرنے والے، مختلف مذاہب کے ماننے والوں اور مختلف زبانوں کے بولنے والے متحد رہیں گے یہ جدوجہد ممکنہ طور پر 15 تا 20 سال تک جاری رہے گی جس کی قیادت شخصی مفادات سے بالاتر، بےلوث، بےغرض، محب وطن اور جدید سوچ وفکر رکھنے والے رہنما کریں گے۔ اس دوران بہت سے نشیب وفراز آئیں گے اور بہت بڑی قربانیاں دینی پڑیں گی۔ آپ کو بتادوں کہ یہ عوامی جدوجہد بالآخر ایک تاریخی عوامی انقلاب میں تبدیل ہوگی اور پھر ملک میں ایک ایسا سیاسی وسماجی نظام قائم ہوگا جس کے تحت ہندوستان میں بڑی تیزی کے ساتھ صنعتی ترقی ہوگی اور عوام کی معیار زندگی میں مسلسل بہتری آئے گی۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بیجا نہ ہوگا کہ 2047ء تک ہندوستان کو حقیقی معنوں میں ترقی یافتہ ملک میں تبدیل کرنے کیلئے صرف سرکاری منصوبے ہی کافی نہیں ہوں گے بلکہ ایک طویل مدتی عوامی جدوجہد، متحدہ طور پر عوام کی کوشش، جدید قیادت اور بڑے ایثار وقربانی کی ضرورت ہوگی۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ 2047ء کے ترقی یافتہ ہندوستان کی کیا خصوصیات ہوں گی؟ میرے خیال میں 2047ء کے ترقی یافتہ ہندوستان میں حسب ذیل خصوصیات ہوں گی: 1 ہندوستانی عوام اعلیٰ معیار زندگی سے محظوظ ہوں گے اور ہمارے ملک میں ان لعنتوں اور ان بُرائیوں کا خاتمہ ہوجائے گا جو صدیوں سے ہندوستانی معاشرہ کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے۔ ان لعنتوں میں نوجوانوں میں پائی جانے والی بہت زیادہ بیروزگاری، بچوں میں ناقص غذا کی تکلیف دہ سطح (ہمارے ملک کی موجودہ صورتحال یہ ہے کہ ہر دوسرا بچہ ناقص غذا کا شکار ہے، گلوبل ہنگر انڈکس کے مطابق) اور ملک کے بچے غذائی قلت بلکہ ناقص غذا کا شکار ہیں۔ نگہداشت صحت کی مؤثر سہولیات کا فقدان پایا جاتا ہے۔ اچھی تعلیم کی کمی بھی ایک لعنت ہے۔ ذات پات کا نظام اور فرقہ واریت نے بھی ملک کی حالت خراب کر رکھی ہے۔ -2 تمام مذاہب اور برادریوں سے تعلق رکھنے والے ہندوستانی شہریوں کے ساتھ ریاست اور معاشرہ مساوی احترام کا سلوک کرے گا جو لوگ ذات پات یا فرقہ وارانہ نفرت کو ہوا دیں گے انھیں سخت سزا دی جائے گی۔ -3 خواتین کو جو آبادی کا تقریباً آدھا حصہ ہیں، مردوں کے مساوی مکمل مساوات حاصل ہوں گے، اگرچہ ہندوستانی دستور کی دفعہ 15 اور 16 کے تحت خواتین کو قانونی مساوات اور حقوق حاصل ہیں لیکن عملی طور پر اکثر انھیں مردوں سے کمتر سمجھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ -4 2047ء کے ترقی یافتہ ہندوستان میں ذات پات کی بیماری باقی نہیں رہے گی، ذات پات کا نظام اور دلتوں کے خلاف امتیاز کا خاتمہ ہوجائے گا۔ یہ صنعتی ترقی بین ذات پات شادیوں اور معاشرہ کے دانشور طبقہ کی طرف سے مسلسل عوامی شعور کی بیداری کے ذریعہ حاصل کی جائے گی تاکہ لوگوں کی سوچ وفکر میں مثبت تبدیلیاں آئیں اور وہ جدید ذہن اور جدید خیالات اپنائیں۔ -5 2047ء کے ترقی یافتہ ہندوستان میں مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ریاست سائنس اور سائنسی سوچ وفکر کی حوصلہ افزائی کرے گی کیوں کہ سائنس ہی اقتصادی اور سماجی ترقی کی واحد راہ ہے۔ -6 2047ء کے ترقی یافتہ ہندوستان میں سیاسی قائدین حقیقت میں بےلوث اور بےغرض ہوں گے۔ محب وطن، جدید سوچ وفکر کے حامل اور سیکولر اذہان وقلوب رکھنے والے ہوں گے۔ ان میں ملک کو بڑی تیزی کے ساتھ عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور بڑے پیمانہ پر صنعتیانے کا جذبہ ہوگا۔ ان میں اپنے عوام کو بہتر زندگی دینے کا عزم ہوگا خواہش ہوگی۔ نوٹ: جسٹس مارکنڈے کٹجو سپریم کورٹ کے سابق جج ہیں اور پریس کونسل آف انڈیا کے چیرمین بھی رہ چکے ہیں۔ وہ سماجی، سیاسی اور قانونی مسائل وموضوعات پر اپنے بے باک بے لاگ تبصروں اور خیالات کیلئے جانے جاتے ہیں۔ وہ، نظام انصاف رسانی، سیکولرازم اور ہندوستان کی سماجی واقتصادی تبدیلیوں کے بارے میں اچھا بولتے ہیں اور لکھتے بھی ہیں۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۳ ستمبر ۲۰۲۶

گریٹر نوئیڈا اجتماعی عصمت ریزی واقعہ

قومی دارالحکومت دہلی سے متصل گریٹر نوئیڈا میں ایک 16 سالہ لڑکی کی چلتی ہوئی بس میں اجتماعی عصمت ریزی کا انتہائی شرمناک واقعہ پیش آیا۔ متاثرہ لڑکی اتر پردیش کے مین پوری سے گریٹر نوئیڈا جانے کیلئے بس میں سوار ہوئی تھی کہ اسے بس کے ڈرائیور اس کے کنڈکٹر نے جنسی ہوس کا نشانہ بنایا اور اس کی اجتماعی عصمت ریزی کی۔ پولیس کی جانب سے کارروائی کرتے ہوئے دونوں ہی ملزمین کو گرفتار بھی کر لیا گیا ہے۔ اس واقعہ نے تاہم نربھئے واقعہ کی یاد تازہ کروادی ہے اور اس واقعہ سے بی جے پی کا بھی ایک امتحان ہے جو دوسری جماعتوں کے اقتدار والی ریاستوں میں اس طرح کے شرمناک واقعات پر ہنگامہ کھڑا کرتے ہوئے سیاسی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس کام میں گودی میڈیا کے تلوے چاٹنے والے اینکرس بھی پوری سرگرمی دکھاتے ہیں۔ اصول اور انسانیت کی دہائی دیتے ہیں اور اپوزیشن جماعتوں کی حکومتوں کو نشانہ بنانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھتے۔ اس واقعہ نے دہلی۔ این سی آر اور پڑوسی اتر پردیش میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال کی ابتری کو بھی اجاگر کر دیا ہے۔ ایک چلتی ہوئی بس میں اگر کوئی نابالغ لڑکی اس طرح کی جنسی ہوس کا نشانہ بنائی جاسکتی ہے تو پھر عام حالات میں کیا کچھ ہوسکتا ہے اس کا اندازہ کرنا زیادہ مشکل نہیں رہ جاتا۔ اس طرح کے انسانیت کو شرمسار کرنے والے واقعات ملک کی کسی بھی ریاست میں ہوں' کسی بھی جماعت کی حکومت والی ریاست میں ہوں انتہائی افسوسناک ہے تاہم ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومتوں کی جانب سے اس طرح کے واقعات کے تدارک کیلئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ صرف دکھاوے کے چند اقدامات کرتے ہوئے تلوے چاٹو اینکرس کے ذریعہ واہ واہی بٹورنے سے صورتحال حقیقی معنوں میں بہتر نہیں بنائی جاسکتی اور نہ ہی ملک کی خواتین اور لڑکیوں کی عزت وعصمت کو محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔ اس کیلئے انتہائی سخت اقدامات کی ضرور ہوگی۔ صرف زبانی جمع خرچ سے اس طرح کے واقعات کو رونما ہونے سے نہیں روکا جاسکتا۔ جس طرح نربھئے معاملے پر سارا ملک ایک آواز ہوکر آواز اٹھا رہا تھا اور اس کی سیاسی پشت پناہی کی جارہی تھی۔ جس طرح سے کولکتہ کے آر جی کار ہاسپٹل میں پیش آئے افسوسناک واقعہ پر ہنگامہ آرائی کی گئی۔ اس کو سیاسی رنگ دیا گیا۔ میڈیا کے ذریعہ اس مسئلہ کو اچھالا گیا اور ایک طرح کا ماحول پیدا کیا گیا تھا اسی طرح کی کوششیں گریٹر نوئیڈا واقعہ کے تعلق سے دیکھی نہیں جارہی ہیں۔ اسے بھی ایک عام نوعیت کے معمول کے مطابق ہونے والے جرم کی طرح پیش کیا جارہا ہے جبکہ اس واقعہ کو سیاسی پس منظر میں نہیں بلکہ ملک کی خواتین کی عزت وآبرو کی حفاظت کے پہلو سے دیکھا جانا چاہئے۔ اس طرح کے واقعات کو ہندوستانی تہذیب اور اقدار کی روشنی میں دیکھتے ہوئے ان کے تدارک کیلئے اقدامات کئے جانے چاہئیں۔ سیاسی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ملزمین کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ خواتین اور لڑکیوں کی عزت وآبرو کی حفاظت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایسے مجرمین کو عبرتناک سزائیں دی جانی چاہئے۔ سیاسی مصلحتوں کا شکار ہوکر اگر کوئی کارروائی کی جائے یہ ہماری روایات کے مغائر ہوگا اور یہ ہمارے سماج پر ہمیشہ ایک کلنک ہی دکھائی دے گا۔ متاثرہ لڑکی کی شکایت پر پولیس نے ملزمین کو گرفتار تو کر لیا ہے لیکن انہیں کیفر کردار تک پہونچانے اور انہیں سزائے موت دلانے کیلئے بھی موثر قانونی کارروائی کرنے میں پس وپیش نہیں کیا جانا چاہئے۔ قانونی کارروائی اپنی جگہ تاہم اگر ملک کے دارالحکومت کے قریب گریٹر نوئیڈا جیسے چمک دھمک والے علاقہ میں اگر چلتی ہوئی بس میں ایک نابالغ لڑکی محفوظ نہیں ہے اور اس کی عزت وآبرو کو تار تار کیا جاتا ہے تو یہ حکومتوں کی ناکامی بھی ہے۔ وہ خواتین کے تحفظ کیلئے بلند بانگ دعوے تو کرتی ہیں لیکن جب عملی اقدامات کی بات آتی ہے تو سیاسی مصلحت کا شکار ہوجاتی ہیں۔ گریٹر نوئیڈا واقعہ کو سیاسی مصلحت کا شکار کرنے کی بجائے ملک کی بیٹیوں کی حفاظت کے پس منظر میں دیکھتے ہوئے سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔

غزل

دیکھا تو سمجھ آیا کہ تنہائی ہے مجھ میں
لگتا تھا کہ اک شہرِ شناسائی ہے مجھ میں
ایک شخص کو دیکھا ہے تو لب کھل سے اٹھے ہیں
اور آنکھ اسے دیکھ کے بھر آئی ہے مجھ میں
پھسلے تو کہیں نام و نشاں تک نہیں ملنا
اے دوست سنبھل کر ذرا۔۔ اُترائی ہے مجھ میں
جو بھول چکے ہوں مرے اندر چلے آئیں
ہر شام ڈھلے عشق کی دہرائی ہے مجھ میں
تو نے تو کہا تھا کہ میں شاداب رہوں گا
سرسبز ہوں اتنا کہ بھری کائی ہے مجھ میں
پایاب ہوا بیٹھا ہوں ایک شخص کی خاطر
مشہور ہوا کرتا تھا گہرائی ہے مجھ میں
بس تالی بجا دیتا ہے ہر کام پہ میرے
ایسا کوئی نادیدہ تماشائی ہے مجھ میں
اشکوں نے اٹھا رکھی ہیں جلتی ہوئی شمعیں
لگتا ہے میری شام پذیرائی ہے مجھ میں
ہاں شعر بھی سرزد کبھی ہو جاتا ہے مجھ سے
اکثر تو میاں قافیہ پیمائی ہے مجھ میں
شاید وہ کہا کرتے تھے دل رکھنے کی خاطر
سنتا تھا بزرگوں سے کہ دانائی ہے مجھ میں
مدت ہوئی اُس شخص کو رخصت ہوئے اشفاق
ہر وقت مگر گونجتی شہنائی ہے مجھ میں

ڈاکٹر اشفاق ناصر

نیپال میں سیلاب کی تباہ کاریاں حکومتوں کیلئے لمحہ فکریہ

روش کمار

نیپال خطرناک سیلاب سے متاثر ہوا۔اس آفات سماوی نے نیپال کے ساتھ ساتھ پڑوسی ممالک بھی پریشانی کا شکار ہوگئے ہیں۔ ملک کی کئی ریاستوں میں چوکسی اختیار کی گئی ہے۔ جہاں تک نیپال میں آئی آفات سماوی کی رپورٹنگ کا سوال ہے ہمارے لئے اس طرح ممکن نہیں ہوتی اگر ہمالیہ ٹی وی اور آن لائن خبر ڈاٹ کام کے گروپ ایڈیٹر اومیش چوہان نے اپنے چیانل کا یہ ویڈیو ہمارے ساتھ شیئر نہیں کیا ہوتا۔ایک سو پانچ کیلومیٹر کا سفر ہیلی کاپٹر نے کیا ہے۔ رسوا گڑھی سے لیکر دیوی گڑھی تک۔ پورے سفر کے دوران آپ تباہی کا منظر اور اس کی شدت دیکھ سکتے ہیں۔ 105 کیلومیٹر تک کے علاقہ کو کس طرح سیلاب نے متاثر کیا اسے دیکھ کر ہیبت طاری ہوجاتی ہے۔ دراصل گلیشئر پھٹنے کے باعث برف، مٹی، کیچڑ اور چٹانوں کا ملبہ بہتے ہوئے آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور ان ریاستوں میں بنائی گئیں عمارتیں، بازار، کھڑی گاڑیاں، لوگ اور بستیاں دیکھتے ہی دیکھتے غائب ہوگئے، سڑکیں غائب ہوگئیں، پورا علاقہ مٹی میں مل گیا ہے حد تو یہ ہیکہ مکان کے مکان، گاڑیاں اور بسیں کیچڑ میں دھنس گئے ہیں جس سے اندازہ ہوتا ہیکہ جان و مال کا کتنا بڑا نقصان ہوا ہے۔ان سب کے بارے میں اعداد و شمار جاری کرنا آسان نہیں اس کیلئے کافی وقت لگ جائے گا۔ ٹیمورے ایک گاؤں ہے جو منظر عام سے پوری طرح غائب ہوگیا ہے۔بستی ہی اجڑ گئی ہے جس مقام پر ہیلی پیاڈ تھا، ہوٹل تھی، عمارتیں تھیں اب کچھ بھی نہیں۔ پہاڑوں کے بڑے بڑے حصہ کھسک گئے، درختیں اکھڑ گئے۔ یہ تباہی چین کے علاقہ تک ہوئی ہے۔ حکومت نیپال نے 200 سے زائد ہیلی کاپٹر راحت و بچاؤ کاری میں اتار دیئے ہیں۔ یہ سیلاب نیپال کیلئے بہت زیادہ نقصان کا باعث بنا ہے۔ میلون میں ہزاروں کروڑ روپیوں کی پن بجلی پیدا کرنے کا پراجکٹ تھا لیکن وہ سب کچھ تباہ ہوگیا۔ کتنی مشکل سے وہاں پن بجلی پراجکٹ شروع کیا گیا تھا۔ پہاڑ اس کیلئے کاٹے گئے تھے۔ اب اسی راستے سے ندی کا ایک ایسا سیلاب آیا کہ پن بجلی پراجکٹ غائب ہوگیا۔نواکوٹ علاقہ کے مکان ندی میں ڈوب گئے۔ علاقہ کھنڈر ہوگیا ہے۔ یہاں نواکوٹ کی جیل جس میں 800 سے زائد قیدی رکھے گئے ہیں خوش قسمتی سے بچ گئے ہیں۔اس تباہی میں کئی سارے پل بھی غائب ہوگئے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہیکہ انسانوں نے ترقی کے نام پر ان علاقوں کو تباہ نہیں کیا؟ بار بار ترقیاتی پراجکٹس کے نام پر انسانوں نے قدرت سے چھیڑ چھاڑ نہیں کی؟ آپ اندازہ لگائیے کہ صرف آدھے گھنٹے میں کسی ندی کا پانی 9 میٹر بلند ہوجائے تین منزلہ مکان کی بلندی تک پانی اچانک اٹھ جائے، بجلی کی رفتار سے بڑھنے لگ جائے تو دنیا کا کونسا قبل از وقت وارننگ سسٹم ہے جو آپ کو انتباہ دے دیگا کہ ندی کے راستے سے ہٹ جائے سیلاب آرہا ہے۔کیا کوئی ایسی ٹکنالوجی ہے اور بھی تو اس کا کیا فائدہ ہوا؟ کس طرح کی تباہی ہوئی ہے اس کا اندازہ لگایا جاتا رہے گا اور ایسا کیوں ہوا اسے لیکر دانشور حضرات کئی سوالات پر غور کرنے لگتے ہیں۔ مان سرور میں بتایا جاتا ہیکہ بڑی تعداد میں ہندوستانی موجود تھے اس کے علاوہ یہ راستہ گوسائی کن جانے کا بھی ہے جہاں رکھشا بندھن کے دن لوگ پرانا جینیو بدل کر نیا جنیو پہنتے ہیں۔ 28 اگست کو جنیو پورنیا ہے یہاں بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ نیپال میں آئے سیلاب میں لاپتہ لوگوں کی غیر سرکاری تعداد 1500 سے 2000 بتائی جارہی ہے۔سرکاری اعداد و شمار کے مطابق تقریباً 800 لوگ لاپتہ ہیں ان میں 644 بیرونی سیاح ہیں۔ مرنے والوں کی تعداد 470 سے زائد ہوگئی ہے۔ ہندوستانی وزارت خارجہ نے کہا ہیکہ 21 ہندوستانی شہریوں کو بچا لیا گیا ہے اور یہ تمام ٹاملناڈو سے تعلق رکھتے ہیں۔ 288 ہندوستانی ہنوز لاپتہ بتائے جارہے ہیں۔ مانسرور کی یاترا پر گئے کچھ ہندوستانی چین کی طرف جانے والے راستے میں پھنسے ہوئے ہیں۔چین نے کہا ہیکہ نیپال کی طرف اس کے بھی 100 سے زائد شہری لاپتہ ہیں۔ساری تعداد تبدیل ہوسکتی ہے اور بڑھ بھی سکتی ہے۔ بچاؤ کے کام میں دو سو سے زائد ہیلی کاپٹرس کی مدد حاصل کی گئی ہے۔ زندہ اور مردہ و زخمیوں کو نکالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نیپال کے جوان کیچڑ میں ڈوبے لوگوں کو نکال رہے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہیکہ بچاؤ کا کام کتنا مشکل ہے۔ نیپال کے کئی علاقوں میں گھٹنے سے اوپر تک کیچڑ بھر گیا ہے۔ نیپالی فوج اور دیگر ایجنسیوں کے 7 ہزار سے زائد جوان راحت کاری میں مصروف ہیں۔ نیپال کی مدد کیلئے دنیا کے ہر ملک کو آگے آنا چاہئے۔ نیپال کی آفات سماوی کا تعلق ہندوستان کے علاقوں سے بھی ہے۔ اس لئے ہندوستان کو بھی نیپال کی پوری مدد کرنی چاہئے مگر اس بار زلزلہ کے وقت جو غلطی کی گئی اس طرح کی غلطی کا ارتکاب نہیں کیا جانا چاہئے۔ اپریل 2015ء میں نیپال میں 9 ہزار سے زائد لوگ زلزلے میں مارے گئے۔ اس وقت ہندوستان کی مدد کا گودی میڈیا اتنا زیادہ ڈھنڈورا پیٹنے لگا کہ نیپال کے عوام کو یہ بات چبھ گئی۔ گودی میڈیا مودی مودی کرنے لگا تھا۔ آپ اس وقت کی رپورٹنگ گوگل سے نکال کر دیکھئے بہت کچھ سمجھنے کا موقع آپ کو ملے گا۔ اس بار ویسی غلطی نہیں ہونی چاہئے۔ وزیر اعظم مودی نے بھی نیپال کی مدد کا تیقن دیا ہے اور عام ہندوستانیوں کو بھی نیپال کے ساتھ مضبوطی کے ساتھ کھڑے رہنا چاہئے۔ ہمالیہ کے خطہ میں کوئی بھی ملک ترقی کے نام پر پہاڑوں کی کٹائی کرتا ہے، اندھا دھند کٹائی کرتا ہے، اس کا نقصان ہندوستان اور نیپالی عوام کو اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ اس لئے آفت سماوی کا یہ دکھ دونوں ملکوں کا مشترکہ دکھ ہے۔ ابھی تک آئی جانکاری کے مطابق صبح 8:30 بجے کے بعد ہمالیہ پربتوں میں گلیشیر کا بہت بڑا ٹکڑا اگر کر گھاٹی میں گر گیا۔ لاکھوں سال سے جمے برف کے ٹکڑے تبھی پگھلتے ہیں جب درجہ حرارت بڑھنے لگتا ہے۔ گلیشیئر ٹوٹنے کے ساتھ بڑے پیمانہ پر پانی ندیوں کے بنائے راستوں پر پہنچ گیا۔ راستے کی چوڑائی کم پڑنے لگی تو اسے چوڑا کرنے پہاڑوں کو توڑنے لگ گیا۔ کٹھمنڈو سے صرف 60 کیلومیٹر دوڑ ہے نیپال کا نیشنل پارک، پارک کا یہ علاقہ نیپال اور تبت کی سرحد سے لگے پہاڑوں کے پاس ہے یہیں پر 2000 فٹ گلیشئر کے ٹوٹنے کی بات ہورہی ہے۔ بتایا جارہا ہے پہاڑ کے دہانے سے ٹوٹ کر یہ ٹکڑا گھاٹی میں ایک کیلومیٹر نیچے گر گیا۔ گھاٹی کی حالت حالت دیکھ کر جانکاروں کا کہنا ہیکہ وہاں صرف گلیشئر کا ملبہ ہے۔ نیویارک ٹائمس کی رپورٹ کا دعویٰ ہیکہ اس علاقہ میں 2.5 شدت کا زلزلہ درج ہوا۔ ماہرین یہ سمجھنے کی کوشش کررہے ہیں کہ زلزلہ پیما میں زلزلے کی شدت اس لئے آئی کیوں گلیشئر پہلے ٹوٹ کر گرا یا پھر زلزلہ پہلے آیا اور اس کی وجہ سے گلیشئر ٹوٹ کر گرا۔ انٹرنیشنل سنٹر فار انٹی گریٹڈ ماؤنٹین ڈیولپمنٹ ایک تنظیم ہے ان سوالوں کی جانچ کررہی ہے۔ جو دکھائی دے رہا ہے وہ یہی ہے کہ گلیشئر ٹوٹ رہے ہیں اور اس کی وجہ سے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ پانی، کیچڑ، برف، پتھر ان سب کا سیلاب لنڈے ندی کی طرف دوڑا جو آگے بڑھ کر دوسری ندیوں میں بھیانک سیلاب کی شکل اختیار کرنے لگا اور بہار کی ندیوں کیلئے بھی خطرہ بن گیا۔ گنڈک ندی تک اس کے امکانات پہنچ گئے ہیں۔ ظاہر ہے الگ الگ وجوہات ہوں گی اور ان وجوہات کے بارے میں جاننا ضروری ہے مگر ایک وجہ جو سب کو دکھائی دے رہی ہے اس کے بارے میں جاننے کیلئے کیا نیا ہے۔

> اس اعتبار سے دیکھا جائے تو کسی تقریر میں قومی نعرے کا نہ ہونا بذاتِ خود حب الوطنی کی نفی نہیں کرتا۔لیکن سوال اس وقت اہم ہوجاتا ہے جب وہی نعرے ملک کے اندر قومی وفاداری کے اظہار کا ایک نمایاں پیمانہ بنادیے گئے ہوں۔موہن بھاگوت کی حالیہ امریکی تقریر کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ انہوں نے اتحاد،تنوع،انسانیت اور ہندوستانی تہذیبی اقدار پر زور دیا۔سب سے زیادہ توجہ اس بیان نے حاصل کی کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان نہیں ہونے چاہئیں تو وہ حقیقی معنوں میں ہندو نہیں ہے۔انہوں نے مذہب کے اختلاف کے باوجود انسانیت کی وحدت اور باہمی احترام کی بات کی۔ یہ بیان بلاشبہ قابل ذکر ہے۔خصوصاً اس لیے کہ موجودہ دور میں ہندوستان میں ہندو مسلم تعلقات مسلسل سیاسی بحث کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔

امریکہ میں موہن بھاگوت کی تقریر اور حب الوطنی کے نعروں کا سوال

یوسف شمسی

قوم پرستی، حب الوطنی اور قومی شناخت کے اظہار کے اپنے انداز ہوتے ہیں۔بعض اوقات یہ اظہار نعروں، ترانوں اور علامتوں کے ذریعے سامنے آتا ہے اور کبھی تقریروں، افکار اور عملی کردار کے ذریعے۔ ہندوستان کی سیاسی و سماجی زندگی میں ''جے شری رام''، ''بھارت ماتا کی جے'' اور ''وندے ماترم'' ایسے الفاظ اور نعرے ہیں جو گزشتہ کئی برسوں سے قوم پرستی اور ایک مخصوص سیاسی و ثقافتی رجحان کے ساتھ گہرے طور پر جڑ چکے ہیں۔ ایسے میں جب راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS) کے سربراہ موہن بھاگوت امریکہ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہیں اور اپنی پوری تقریر کے آغاز یا اختتام پر ان معروف نعروں میں سے کسی ایک کا بھی استعمال نہیں کرتے تو یہ سوال پیدا ہونا فطری ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ کیا امریکہ کی سرزمین پر حب الوطنی کے اظہار کا انداز بدل جاتا ہے؟ کیا قوم پرستی کا لہجہ ملک کے اندر کچھ اور اور بیرونِ ملک کچھ اور ہوجاتا ہے؟ یا پھر یہ محض ایک شعوری حکمتِ عملی تھی تاکہ عالمی سامعین کے سامنے ہندوستان کی ایک زیادہ جامع، وسیع اور کثیر مذہبی تصویر پیش کی جاسکے؟ یہ سوال کسی ایک فرد کے بارے میں نہیں بلکہ ہندوستانی قوم پرستی کے موجودہ تصور اور اس کے اظہار کے طریقۂ کار کے بارے میں ہے۔ یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ حب الوطنی صرف نعروں کی محتاج نہیں۔ کوئی شخص ''بھارت ماتا کی جے'' کہے بغیر بھی اپنے ملک سے بے پناہ محبت کرسکتا ہے، اور کوئی شخص بڑے جوش و خروش سے قومی نعرے لگانے کے باوجود اپنے عمل سے ملک کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ قوم پرستی کا اصل امتحان مشکل وقت میں ہوتا ہے؛ جب ملک کے مفاد اور ذاتی مفاد میں ٹکراؤ ہو، جب اختلافِ رائے کو برداشت کرنا پڑے، جب کمزور اور اقلیت میں موجود شہری کے حقوق کا دفاع کرنا ہو اور جب یہ ثابت کرنا ہو کہ ملک صرف اکثریت کا نہیں بلکہ ہر شہری کا ہے۔

اس اعتبار سے دیکھا جائے تو کسی تقریر میں قومی نعرے کا نہ ہونا بذاتِ خود حب الوطنی کی نفی نہیں کرتا۔لیکن سوال اس وقت اہم ہوجاتا ہے جب وہی نعرے ملک کے اندر قومی وفاداری کے اظہار کا ایک نمایاں پیمانہ بنادیے گئے ہوں۔ موہن بھاگوت کی حالیہ امریکی تقریر کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ انہوں نے اتحاد، تنوع، انسانیت اور ہندوستانی تہذیبی اقدار پر زور دیا۔ سب سے زیادہ توجہ اس بیان نے حاصل کی کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان نہیں ہونے چاہئیں تو وہ حقیقی معنوں میں ہندو نہیں ہے۔ انہوں نے مذہب کے اختلاف کے باوجود انسانیت کی وحدت اور باہمی احترام کی بات کی۔ یہ بیان بلاشبہ قابلِ ذکر ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ موجودہ دور میں ہندوستان میں ہندو مسلم تعلقات مسلسل سیاسی بحث کا موضوع بنے ہوئے ہیں۔ ایک ایسے وقت میں جب مذہبی شناخت کو سیاست کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جارہا ہو، ار ایس ایس سربراہ کی جانب سے یہ کہنا کہ ہندوستان مسلمانوں سے خالی نہیں ہوسکتا، ایک اہم پیغام سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن یہاں بھی ایک بنیادی سوال پیدا ہوتا ہے: کیا یہ بات صرف امریکہ میں کہی جانے والی بات ہے، یا ہندوستان کے اندر بھی اسی شدت اور وضاحت کے ساتھ اس کا عملی اثر دکھائی دیتا ہے؟ کیونکہ ہندوستانی مسلمان صرف یہ سننا نہیں چاہتے کہ انہیں ہندوستان میں رہنے کا حق حاصل ہے؛ وہ یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ انہیں ملک کے سیاسی، سماجی اور تہذیبی دھارے میں کس حیثیت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہاں RSS اور موہن بھاگوت کے مسلمانوں کے بارے میں رویے کو سمجھنا ضروری ہوجاتا ہے۔

بھاگوت نے گزشتہ برسوں میں متعدد مواقع پر مسلمانوں کے ساتھ مکالمے اور ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ 2025 میں انہوں نے کہا کہ سنگھ کسی کے خلاف نہیں ہے، عبادت کے طریقے مختلف ہوسکتے ہیں مگر ہندوستانی شناخت مشترک ہے اور مسلمانوں کو یہ خوف چھوڑنا چاہیے کہ دوسروں کے ساتھ ملنے سے ان کا اسلام ختم ہوجائے گا۔ اسی طرح 2026 میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندو مسلم اتحاد ہندوستان میں ہمیشہ موجود رہا ہے

اور اسے دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہے، نیز اس مقصد کے لیے مکالمہ ضروری ہے۔ ار ایس ایس کی طرف سے مسلم مذہبی شخصیات کے ساتھ ملاقاتیں اور مکالمے کی کوششیں بھی سامنے آئی ہیں۔ 2025 میں ار ایس ایس کے سینئر رہنماؤں اور مسلم علما کے درمیان ملاقات میں مندر و مسجد، امام و پجاری اور مدرسہ و گروکل کی سطح پر باقاعدہ مکالمے کی تجویز سامنے آئی تھی۔ یہ پہلو ار ایس ایس اور موہن بھاگوت کے موقف کی ایک تصویر پیش کرتا ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن تصویر کا دوسرا رخ بھی موجود ہے۔ ار ایس ایس کی بنیادی فکری اصطلاحات میں ''ہندو سماج''، ''ہندو راشٹر'' اور مشترکہ تہذیبی ورثہ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ خود ار ایس ایس کی جانب سے شائع شدہ بھاگوت کے بیانات میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ سنگھ ''ہندو'' کی اصطلاح کو صرف عبادت کے طریقے کے معنوں میں نہیں بلکہ ہندوستانی تہذیبی شناخت کے طور پر دیکھتا ہے۔ بھاگوت نے یہ بھی کہا ہے کہ مسلمان اور عیسائی ہندوستان کے بیٹے ہیں، مگر انہیں اپنی مذہبی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے وسیع تر ''ہندو سماج'' کا حصہ سمجھنا چاہیے۔ یہیں سے مسلم حلقوں کا بنیادی سوال شروع ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ کہنا کافی نہیں کہ ''آپ ہندوستانی ہیں''؛ وہ یہ بھی پوچھے گا کہ کیا اس کی ہندوستانیت کو ثابت کرنے کے لیے اسے اپنی مذہبی اور تہذیبی شناخت کو کسی دوسری اصطلاح میں ضم کرنا ضروری ہے؟ اگر ایک مسلمان خود کو مسلمان بھی سمجھتا ہے اور ہندوستانی بھی، تو کیا اسے ''ہندو سماج'' کا حصہ ماننے کے لیے اپنی مذہبی شناخت کو ایک وسیع تر تہذیبی تعریف میں قبول کرنا ہوگا؟

یہ ایک فکری سوال ہے، اور اسے جذباتی نعروں سے نہیں بلکہ سنجیدہ مکالمے سے حل کیا جانا چاہیے۔ موہن بھاگوت نے 2025 میں یہ بھی کہا تھا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں سمیت مختلف مذاہب کے لوگ سنگھ کی شاخ میں آسکتے ہیں، مگر وہاں انہیں ''بھارت ماتا کے بیٹے'' اور ''ہندو سماج'' کے رکن کے طور پر آنا ہوگا۔ یہ بیان ایک طرف ار ایس ایس کے دروازے کو مختلف مذہبی پس منظر رکھنے والوں کے لیے کھولنے کی بات کرتا ہے، لیکن دوسری طرف یہ سوال بھی چھوڑ جاتا ہے کہ کیا شمولیت کا مطلب برابری ہے یا کسی مخصوص تہذیبی تعریف کو قبول کرنا؟ یہ فرق معمولی نہیں ہے۔ ہندوستانی مسلمان کی خواہش یہ نہیں ہونی چاہیے کہ اسے اکثریتی معاشرے کی مہربانی سے قبول کیا جائے؛ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ اسے ایک برابر کے شہری کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ اسے اپنی وفاداری، حب الوطنی اور ہندوستانیت بار بار ثابت نہ کرنا پڑے۔ اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ ار ایس ایس اور اس کے نظریات کے ناقدین طویل عرصے سے یہ الزام لگاتے رہے ہیں کہ ہندو قوم پرستی کی سیاست نے ہندوستان میں مذہبی اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں کے بارے میں عدم تحفظ کا ماحول پیدا کیا ہے۔ امریکہ میں موہن بھاگوت کے حالیہ دورے کے دوران بھی بعض انسانی حقوق اور بین المذاہب تنظیموں نے اسی بنیاد پر احتجاج کیا، جبکہ ار ایس ایس اپنے آپ کو ثقافتی اور قومی اتحاد کی تحریک قرار دیتا ہے۔ لہٰذا معاملہ اتنا سادہ نہیں کہ ایک طرف ار ایس ایس مکمل طور پر مسلمانوں کا مخالف ہے اور دوسری طرف وہ مکمل طور پر مسلمانوں کے حق میں ہے۔ حقیقت اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ ار ایس ایس اور موہن بھاگوت کی حالیہ گفتگو میں مسلمانوں کے ساتھ مکالمہ، اتحاد اور بقائے باہمی کے واضح اشارے بھی ملتے ہیں، لیکن ''ہندو سماج'' اور ''ہندو راشٹر'' کی بنیادی فکری تعبیر اب بھی ایسے سوالات پیدا کرتی ہے جن کا جواب مسلم معاشرہ اور ہندوستانی جمہوریت دونوں چاہتے ہیں۔ یہاں واپس امریکہ کی تقریر کی طرف آنا ضروری ہے۔ اگر ہندوستان میں قوم پرستی کے اظہار کے لیے ''بھارت ماتا کی جے''، ''وندے ماترم'' یا ''جے شری رام'' جیسے نعروں کو بعض حلقوں میں انتہائی اہم سمجھا جاتا ہے، لیکن امریکہ میں ار ایس ایس کا سربراہ ان نعروں کے بجائے انسانیت، تنوع، اتحاد اور مذہبی ہم آہنگی کی زبان اختیار کرتا ہے، تو اس تبدیلی پر سوال اٹھنا لازمی ہے۔ اگر یہ عالمی سطح پر ہندوستان کا اصل چہرہ ہے تو پھر یہی چہرہ ہندوستان کے اندر بھی کیوں نہ دکھائی دے؟

اگر دنیا کو یہ بتایا جارہا ہے کہ ہندوستان کی اصل طاقت ''تنوع میں اتحاد'' ہے تو ہندوستان کے اندر موجود مسلمان، عیسائی، سکھ، بودھ، جین اور دیگر اقلیتیں بھی اسی اتحاد کو اپنی عملی زندگی میں کیوں نہ محسوس کریں؟ اگر امریکہ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہ چاہنے والا شخص حقیقی ہندو نہیں، تو ہندوستان میں بھی یہی بات اس وقت زیادہ معتبر ہوگی جب ہر مسلمان کو بلا خوف یہ احساس ہو کہ وہ اس ملک کا برابر کا مالک اور شہری ہے۔ قوم پرستی کی سب سے خوب صورت شکل وہ ہے جس میں اکثریت کو اپنی اکثریت پر فخر ہو، لیکن اقلیت کو اپنی اقلیت ہونے پر خوف نہ ہو۔ یہاں ایک اور بنیادی بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کی تہذیب کسی ایک صدی، کسی ایک مذہب یا کسی ایک سیاسی جماعت کی پیداوار نہیں۔ اس سرزمین کی تاریخ میں ہندو، مسلمان، سکھ، بدھ، جین، عیسائی، پارسی اور دیگر برادریوں کی مشترکہ شرکت رہی ہے۔ آزادی کی تحریک میں بھی مختلف مذہبی اور سماجی طبقات نے قربانیاں دی ہیں۔ اس لیے ہندوستانی قوم پرستی کو اگر واقعی عالمی سطح پر ایک مثال بنانا ہے تو اسے کسی ایک مذہبی شناخت کی بالادستی سے نہیں بلکہ برابر کی شہریت سے اپنی طاقت حاصل کرنا ہوگی۔ ''بھارت ماتا کی جے'' کہنے والا بھی محب وطن ہوسکتا ہے اور یہ نعرہ نہ کہنے والا بھی۔ ''وندے ماترم'' پڑھنے والا بھی ہندوستان سے محبت کر سکتا ہے اور خاموش رہنے والا بھی۔ ''جے شری رام'' کا نعرہ لگانے والے کی حب الوطنی اپنی جگہ، مگر اس نعرے سے اختلاف کرنے والے کی ہندوستانیت بھی اپنی جگہ مسلم ہونی چاہیے۔ یہی جمہوریت کا حسن ہے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں موہن بھاگوت کی امریکہ میں تقریر ایک بڑے سوال کو جنم دیتی ہے۔ اگر قوم پرستی کا اصل پیغام انسانیت، اتحاد، تنوع اور باہمی احترام ہے تو پھر قوم پرستی کو نعروں کے بجائے کردار سے کیوں نہ پہچانا جائے؟ کیوں نہ یہ دیکھا جائے کہ کون شخص اپنے سے مختلف مذہب رکھنے والے شہری کے ساتھ کس قدر احترام سے پیش آتا ہے؟ کیوں نہ یہ دیکھا جائے کہ اکثریت اپنے اختیار کو اقلیت کے تحفظ کے لیے کس طرح استعمال کرتی ہے؟

کیوں نہ یہ دیکھا جائے کہ مسلمان کو اپنے مذہب، نام، لباس، زبان اور تہذیب کے ساتھ ہندوستانی رہنے کا پورا حق حاصل ہے یا نہیں؟ اور کیوں نہ یہ اصول تسلیم کرلیا جائے کہ کسی شہری کو اپنی حب الوطنی ثابت کرنے کے لیے کسی مخصوص مذہبی یا سیاسی نعرے کا پابند نہیں بنایا جاسکتا؟ موہن بھاگوت نے امریکہ میں ''جے شری رام''، ''بھارت ماتا کی جے'' یا ''وندے ماترم'' نہیں کہا، تو یہ بذاتِ خود حب الوطنی سے محرومی کا ثبوت نہیں۔ بلکہ اگر ان کا اصل پیغام اتحاد، تنوع اور انسانی برابری تھا تو اسے ایک مثبت اور قابلِ غور پیغام ہی سمجھا جائے گا۔ لیکن اسی کے ساتھ ایک سوال بھی پوری قوت سے پوچھا جانا چاہیے: اگر یہی جامع اور ہمہ گیر قوم پرستی ہندوستان کے لیے بھی موزوں ہے تو پھر اسے ہندوستان کی گلیوں، شہروں، سیاسی جلسوں اور سماجی رویوں میں بھی اسی شدت سے کیوں نہ نافذ کیا جائے؟ اور اگر امریکہ میں مسلمان کو یہ یقین دلایا جاسکتا ہے کہ وہ ہندوستان کا ناگزیر حصہ ہے، تو ہندوستان میں رہنے والے کروڑوں مسلمانوں کو بھی یہی یقین عملی طور پر کیوں نہ دیا جائے؟ آخر حب الوطنی کسی پاسپورٹ کی مہر، کسی نعرے یا کسی مذہبی شناخت کی محتاج نہیں۔ وطن سے محبت دل کا وہ رشتہ ہے جو انسان کو اپنی مٹی، اپنے لوگوں اور اپنے ملک کے دکھ درد سے جوڑتا ہے۔ ملک سے محبت کا سب سے بڑا ثبوت یہ نہیں کہ ہم کون سا نعرہ لگاتے ہیں؛ بلکہ یہ ہے کہ ہم اپنے سے مختلف انسان کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اگر موہن بھاگوت کا امریکہ میں پیغام واقعی ''ایک دنیا، ایک انسانیت'' اور ''تنوع میں اتحاد'' ہے تو ہندوستانی عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پوچھیں: کیا یہی پیغام ہندوستان میں بھی پوری قوت کے ساتھ سنائی دے گا؟ کیا ہندوستانی مسلمان کو صرف یہ بتایا جائے گا کہ ''تم بھی ہمارے ہو''، یا اسے حقیقتاً یہ احساس بھی دیا جائے گا کہ ''یہ ملک تمہارا بھی اتنا ہی ہے جتنا کسی اور کا''؟ اور شاید آج ہندوستانی قوم پرستی کے سامنے سب سے بڑا سوال یہی ہے: کیا ہم ایسا ہندوستان بنا سکتے ہیں جہاں حب الوطنی ثابت کرنے کے لیے نعرے نہیں، بلکہ کردار کافی ہو؛ جہاں اکثریت کو اپنی شناخت عزیز ہو مگر اقلیت کو اپنی شناخت پر شرمندگی نہ ہو؛ اور جہاں ''بھارت ماتا کی جے'' کی آواز کے ساتھ ساتھ ہر ہندوستانی شہری کے برابر حقوق کی آواز بھی اتنی ہی بلند ہو؟ یہی وہ مقام ہے جہاں نعروں سے آگے بڑھ کر قوم، وطن اور انسانیت کے اصل مفہوم پر غور کرنا ہوگا۔

بی جے پی قائدین میں اقلیتوں سے نفرت کا زہر

ڈاکٹر مقتدر خان (امریکہ)

سوشل میڈیا پر میں نے اتفاقی طور پر ایک ویڈیو دیکھا اور اسے دیکھ کر حیران رہ گیا جو بی جے پی اور اس کے لیڈران کی اقلیتوں کے تئیں شدید نفرت کا ایک اور ثبوت ہے۔ وہ ویڈیو اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ بی جے پی قائدین نے اقلیتوں سے نفرت کو اپنے روز کا معمول بنالیا ہے۔ موہن بھاگوت امریکہ کے دورہ پر ہیں اور وہ امریکہ میں ہندوستان کی تہذیب و ثقافت سے لوگوں کو واقف کروانے کی کوشش کررہے ہیں (ویسے بھی امریکہ میں موہن بھاگوت کی آمد سے پہلے ہی احتجاجی مظاہرے کئے گئے یہاں تک کہ ان کے ویزے کی منسوخی کا مطالبہ تک کیا گیا) وہ امریکہ میں ہندوستانی اقدار بالخصوص ایثار تحمل اور مشمولیاتی اقدار سے واقف کروانے کا دعویٰ کررہے ہیں لیکن دیکھئے کہ کیسے ریاست کی سرپرستی میں نفرت کی سوداگری کی جارہی ہے۔ آپ کو بتادوں کہ ہندوستانیوں کے ٹیکس سے چلنے والے دوردرشن چیانل پر ایک اشتہار پیش کیا گیا جس میں ایک ماڈل برا میں شریک ہے اور یہ کسی تہوار کا اشتہار ہے، بعد میں اس اشتہار کو ہٹالیا گیا۔ اس شخص کا حالانکہ اسلام سے لینا دینا نہیں ہے لیکن وہ ایک سوال کرتا ہے کہ کنگنا رناوت سے اس بارے میں کنگنا رناوت اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جھوٹ بولتی ہے اور وہ قومی ٹیلی ویژن چیانل پر ساری مسلم کمیونٹی کے بارے میں بُرا بھلا کہتی ہے۔ یہ انڈیا میں روز کا معمول بن گیا ہے۔ یہ بی جے پی قائدین کا روز کا معمول ہے۔ مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار اکثر میرے چیانل پر تبصرہ کرنے والے کچھ لوگ کہتے ہیں ڈاکٹر خان آپ چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کررہے ہیں لیکن ہندوستان میں آج اقلیتوں کے خلاف نفرت کا پرچار کیا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ نے اس ضمن میں ایک رپورٹ تک جاری کرتے ہوئے ریاست کی جانب سے اقلیتوں کے تئیں تعصب و جانبداری برتنے کا الزام عائد کیا ہے۔ کنگنا رناوت ایک اداکارہ ہے، بی جے پی کی ایم پی ہے، وہ اسلام کے خلاف کھلے عام بکواس کرتی ہے۔ اشتہار کے بارے میں

انٹرویو لینے والا جب سوال کرتا ہے تو مسلمانوں کے بارے میں کنگنا رناوت کہتی ہے ''مجھے لگتا ہے وہاں تو پھر بھی آپ اپنے کزن اور بہنوں سے شادی کرتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں میں ماموؤں سے شادی کرنے کا رواج پایا جاتا ہے، بھانجیوں سے شادیاں کی جاتی ہیں۔ ہم کنگنا کو مشورہ دیں گے کہ جاؤ اور گوگل میں ایسے مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرو اور کنگنا نے جس طرح ٹی وی انٹرویو میں کہا ہے کہ مسلمان بہنوں سے شادیاں کرتے ہیں وہ جھوٹ ہے۔ یہ بڑی حیرت کی بات ہے وہ کس قدر نفرت انگیز باتیں کررہی ہے۔ کیا ایک رکن پارلیمنٹ کو اس قسم کی بکواس کرنی چاہئے، نفرت پر مبنی باتیں کرنی چاہئے۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جب ہندوستان میں طلبہ نیٹ پیپر لیک اور تعلیمی نظام میں پائی جانے والی بے قاعدگیوں کے خلاف احتجاج کررہے تھے یہ وہی کنگنا تھی جس نے طالبات کے بارے میں انتہائی توہین آمیز تبصرہ کیا۔ وہ یہ بھی کہتی ہے کہ ان کو اتنا حساس ہونا بھی نہیں چاہئے کہ جتنے کہ وہ ہیں لیکن ہماری تہذیب میں تو اتنی باریکیوں سے ہر رشتہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے، اتنی روایات ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف اس سے زیادہ نفرت اور کیا ہوگی؟ وہ اپنی تہذیب اپنے تمدن اپنی روایات کو شاندار بتارہی ہے اور اس بات کا مظاہرہ کررہی ہے کہ ہم انتہائی Sophisticated ہیں اور ایک قومی ٹی وی چیانل پر پیش ہوکر 225 ملین لوگوں کے مذہب اور ان کے اقدار کی توہین کرسکتے ہیں۔ یہ روایت یہ ہندوستان ہے یہ بی جے پی لیڈران ہیں جو اس قسم کی باتیں کرتیہیں۔ کنگنا رناوت کے مطابق ہمارے پاس تو اتنی لکیریں ہیں ساری تہذیب میں اس میں ہم تو بہنوں کے ساتھ کبھی شادی نہیں کرتے۔ کیا کنگنا رناوت کو نظر نہیں آتا کہ خود ان کے اطراف و اکناف نوجوان لڑکے لڑکیاں کس طرح تہذیب و ثقافت کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔

اب چلتے ہیں پاکستان کے فیلڈ مارشل عاصم منیر کی طرف جنھوں نے حال ہی میں ایران کا دورہ کیا اور کیوں کیا، اس بارے میں ہم آپ کو بتائیں گے۔ پاکستانی وزارت اُمور خارجہ کی پریس ریلیز دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کا بیان بڑا عجیب سا تھا، وہ تہران ڈونالڈ ٹرمپ کے قاصد بن کر نہیں گئے بلکہ وہ ایک ثالث کے طور پر گئے تھے۔ یہ اپنی طرف سے ثالث نہیں بن سکتے۔ دوسرے ملکوں کے لئے آپ کوشش کرلیں گے میں ثالث بنوں گا تو آپ کی کوشش کامیاب نہیں ہوگی۔ 2026ء میں عاصم منیر ایران تین مرتبہ جاچکے ہیں اور ایک بار بھی واشنگٹن نہیں آئے تو وہ کیسے ثالث کا کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اس عدم توازن کی صورتحال میں وہ ٹرمپ سے فون پر بات کرتے ہیں پھر ایران جاکر شخصی طور پر ملاقات کرتے ہیں وہاں کی قیادت سے ایسے میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ایران میں فون نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہاں عدم توازن ہے۔ تہران کا شخصی طور پر دوروں کا مطلب یہ ہے کہ آپ ایران کو سمجھا رہے ہیں کہ ہماری بات مان لو۔ آبنائے ہرمز کھول دو، اس میں آپ کی بہتری ہے۔ ایک کو فون اور دوسرے ملک کا دورہ یہ عدم توازن ہے۔ ہمیں یہ نہیں فراموش کرنا چاہئے کہ عاصم منیر کس کے ایمبیسڈر یا سفیر ہیں۔ اگر ٹرمپ نہیں چاہتے تو یہ ثالثی صفر بھی نہیں ہوتی۔ اگر ایران نہیں بھی چاہتا اور ٹرمپ کہتے کہ ہم صرف ان کے توسط سے بات کریں گے تو انھیں بات کرنا ہی پڑتا۔ یہ تو واضح ہے دوسری چیز یہ ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ ان کے ایران جانے کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ عاصم منیر وہاں کھل کر بات کرسکیں، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ان کا دورہ مکہ دفاعی معاہدہ سے واقف کروانے کے لئے بھی تھا۔

۱۵ / برطانوی سول سوسائٹی تنظیموں اور شخصیات کا لندن کے میئر کو مکتوب

آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت سرکاری اعزاز نہ دینے کا مطالبہ، آر ایس ایس "آمرانہ اور عسکریت پسند تنظیم" قرار

لندن: (ایجنسی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے برطانیہ پہنچنے سے قبل لندن میں ان کی ممکنہ سرگرمیوں کے خلاف آوازیں بلند ہونے لگی ہیں۔ برطانیہ کی 15 شہری سماجی تنظیموں اور شخصیات نے لندن کے میئر صادق خان کو خط لکھ کر مطالبہ کیا ہے کہ گریٹر لندن اتھارٹی (GLA) کی ملکیت میں موجود کسی بھی مقام کو آر ایس ایس کے پروگرام کے لیے فراہم نہ کیا جائے اور میئر کا کوئی نمائندہ بھی تنظیم سے وابستہ کسی تقریب میں شرکت نہ کرے۔ خط میں تنظیموں نے آر ایس ایس کو "آمرانہ اور عسکریت پسند تنظیم" قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ اس نے یورپی فاشزم سے واضح طور پر تحریک حاصل کی ہے۔ تنظیموں نے برطانوی حکومت اور لندن انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ آر ایس ایس چیف موہن بھاگوت کے دورے اور ان کی سرگرمیوں کا جائزہ ملک میں انتہا پسندی اور مذہبی آزادی سے متعلق پالیسیوں کے تحت لیا جائے۔ موہن بھاگوت امریکا اور کینیڈا کے دورے کے بعد ۲-۷ ستمبر کو برطانیہ پہنچنے والے ہیں۔ ان کے دورۂ برطانیہ کے موقع پر مختلف پروگراموں کی اطلاعات کے درمیان سول سوسائٹی گروپوں نے ان کی میزبانی اور عوامی سرگرمیوں پر اعتراضات اٹھائے ہیں۔ لندن کے میئر کو بھیجے گئے خط میں تنظیموں نے 2002 کے گجرات فسادات میں آر ایس ایس سے وابستہ گروپوں کے مبینہ کردار کا حوالہ بھی دیا۔ ان کے مطابق اس وقت برطانوی ہائی کمیشن کی ایک رپورٹ میں گجرات فسادات کو "نسلی تطہیر کی تمام علامات رکھنے والے" واقعات قرار دیا گیا تھا۔ تنظیموں نے کہا کہ انہی فسادات کے پس منظر میں اس وقت کے گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی پر برطانیہ میں عملاً سفری پابندی عائد کی گئی تھی، جو 2012 میں ختم ہوئی۔ خط میں مزید دعویٰ کیا گیا کہ آر ایس ایس اور اس سے وابستہ تنظیموں کی جانب سے مذہبی اقلیتوں، دلتوں اور دیگر پسماندہ طبقات کے خلاف تشدد اور امتیاز کے حوالے سے "بے شمار شواہد" موجود ہیں۔ تنظیموں نے اقوام متحدہ کے مختلف اداروں کی جانب سے گزشتہ ایک دہائی کے دوران سامنے آنے والے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آر ایس ایس اور بی جے پی سے وابستہ بعض اعلیٰ شخصیات پر نفرت اور امتیاز کو ہوا دینے کے الزامات عائد ہوتے رہے ہیں، جبکہ بھارت میں مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنائے جانے کے خدشات بھی ظاہر کیے گئے ہیں۔ سول سوسائٹی گروپوں نے موہن بھاگوت کے متعدد بیانات کو بھی اپنے اعتراضات کی بنیاد بنایا۔ خط میں ان کے مسلمانوں سے متعلق بیانات، بھارت میں ہجومی تشدد کے بارے میں ان کے مؤقف اور ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر سے متعلق ان کے تبصروں کا حوالہ دیا گیا۔ خط میں رام مندر کے پس منظر میں 6 دسمبر 1992 کو بابری مسجد کی مسماری اور جنوری 2024 میں رام مندر کی افتتاحی تقریب کا بھی ذکر کیا گیا۔ تنظیموں نے امریکی کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی (USCIRF) کی ایک حالیہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کمیشن نے امریکا سے آر ایس ایس اور اس کی قیادت کے خلاف "ہدفی پابندیوں" پر غور کرنے کی سفارش کی ہے۔ لندن کے میئر کو خط لکھنے والوں میں ہندو فار ہیومن رائٹس، یوکے انڈین مسلم کونسل، انڈیا لیبر سولیڈیریٹی، ساؤتھ ایشیا سولیڈیریٹی گروپ شامل ہیں۔ دریں اثنا، برطانوی رکن پارلیمنٹ اور 'یور پارٹی' کے سربراہ جیریمی کوربن نے بھی موہن بھاگوت کے دورے پر سخت اعتراض کیا۔ کوربن نے آر ایس ایس کو "انتہائی آمرانہ، اخراج پسند اور امتیازی تنظیم" قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ اس نے مذہبی آزادی کو دبایا اور اقلیتوں کے خلاف تشدد کو تحریک دی۔ کوربن نے کہا کہ لندن جیسے شہر میں "اس نوعیت کی نفرت کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے" اور موہن بھاگوت کا دورہ جاری رہنے پر افسوس کا اظہار کیا۔

ہند۔اسرائیل آٹو موبائل کے شعبہ میں تعاون بڑھائیں گے

ہندوستان۔اسرائیل آٹو موبائل تعاون میں تیزی آرہی ہے، اسرائیل کی ٹیکنالوجی کمپنیاں تیزی سے ہندوستانی فرموں کے ساتھ شراکت داری کر رہی ہیں

نئی دہلی: ہندوستان۔اسرائیل آٹو موبائل تعاون میں تیزی آرہی ہے، اسرائیل کی ٹیکنالوجی کمپنیاں تیزی سے ہندوستانی فرموں کے ساتھ شراکت داری کر رہی ہیں کیونکہ ہندوستان عالمی سطح پر زیادہ مسابقتی ہوتا جا رہا ہے۔ ہندوستان میں اسرائیل کے سفیر ریوین آزر نے بدھ کو یہ بات کہی۔ آزر نے اے سی ایم اے کے 66ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ ہاں، ہم ہر سال ایک طویل عرصے سے تعاون کر رہے ہیں۔ اپنے تجارتی اتاشی کی کوششوں کی بدولت، ہم اسرائیلی کمپنیاں لاتے ہیں۔ اور خاص طور پر اب جب کہ ہندوستان دنیا کے سامنے کھل رہا ہے اور زیادہ مسابقتی ہو رہا ہے، اس تعاون کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ انہوں نے آٹو موبائل سیکٹر میں بڑھتی ہوئی شراکت داری کی مثال کے طور پر اسرائیلی ٹیکنالوجی کمپنی موبائلے اور مہندرا کے درمیان تعاون کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا، صرف پچھلے سال ہمیں اسرائیل سے موبائلے نے مہندرا کی گاڑیوں کے اگلے چھ ماڈلز پر اچھے سینسرز کو اپ گریڈ کرنے کے لیے مہندرا کے ساتھ تعاون کیا۔ انہوں نے اسرائیلی کمپنی ای وی آر موٹرز اور لارسن اینڈ ٹوبرو (ایل اینڈ ٹی) کے درمیان شراکت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ تعاون الیکٹرک گاڑیوں کی ٹیکنالوجی تک بھی پھیلا ہوا ہے۔ اسرائیل کی ای وی آر موٹرز ایل اینڈ ٹی کے ساتھ تعاون کر رہی ہے، جو بھارت میں ایک نئی فیکٹری ہے جو گاڑیوں کے لیے الیکٹرک موٹرز تیار کرنے جا رہی ہے۔ اس لیے ہم اسرائیلی کمپنی کی موجودگی کو دیکھنے کے لیے یہاں آکر بہت خوش ہیں۔ آزر نے کہا کہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی عالمی مسابقت دونوں ممالک کے درمیان اس طرح کے تعاون کی زیادہ گنجائش پیدا کر رہی ہے۔ جب ان سے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے صنعت پر اثرات کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ بحران کے باوجود اسرائیلی معیشت مستحکم رہی۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، اسرائیلی معیشت زندہ ہے اور پیش رفت کر رہی ہے اور صرف آخری سہ ماہی میں ہم نے 15 فیصد اضافہ کیا۔ آذر نے ہندوستان کی اقتصادی کارکردگی کا بھی حوالہ دیا، اور کہا کہ ہندوستانی معیشت بحران کے باوجود اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ہندوستانی معیشت بھی بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ بحران کے باوجود، ہم نے پچھلی سہ ماہی کی رپورٹیں دیکھی ہیں، 7.8 فیصد۔ میرے خیال میں معیشتیں بہت لچکدار ہیں، اور ہم باہمی فائدے کے لیے تعاون جاری رکھنے کے لیے پرعزم ہیں۔

بھارت اور کریباتی کے درمیان تعاون بڑھانے پر بات چیت

ہندوستان اور کریباتی نے اپنی مضبوط دوطرفہ شراکت داری پر زور دیا اور مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بات چیت کی

ساؤتھ تاراوا (کریباتی): ہندوستان اور کریباتی نے بدھ کو اپنی مضبوط دوطرفہ شراکت داری پر زور دیا اور مختلف شعبوں میں تعاون بڑھانے کے مقصد سے اعلیٰ سطحی بات چیت کی۔ ان سفارتی ملاقاتوں کی قیادت کریباتی میں ہندوستان کے ہائی کمشنر سونیت مہتا نے اپنے سرکاری دورے کے دوران کی، جہاں انہوں نے بحرالکاہل کے اس جزیرہ ملک کے اہم سرکاری عہدیداروں سے ملاقاتیں کیں۔ اس دورے کی ایک اہم ملاقات ہائی کمشنر سونیت مہتا اور کریباتی کی وزارت خارجہ و امیگریشن کے سکریٹری تے نارینکی تانیٹلو کے درمیان ہوئی۔ اس ملاقات کے بارے میں فجی میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر پوسٹ کرتے ہوئے کہا کہ مفید بات چیت کے دوران ہندوستان اور کریباتی کے درمیان قریبی اور دیرینہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور باہمی مفاد کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون بڑھانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ منگل کو اپنے سفارتی دورے کے دوران سونیت مہتا نے کریباتی کے کئی اعلیٰ عہدیداروں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ ان میں ثقافت و داخلی امور کے وزیر ہیری تیکائیتی، ماحولیات، اراضی و زرعی ترقی کے وزیر توکائی بورے راباؤ آ، لائن اینڈ فینکس جزائر ترقی کے وزیر میکیرا تے تیاری اور لیڈرشپ کمیشن کے چیئرمین تاؤبا کائیا شامل تھے۔ ان ملاقاتوں میں مشترکہ ترجیحات کو آگے بڑھانے اور دوطرفہ تعاون کو مزید مضبوط کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ فجی میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے ایکس پر کہا کہ مفید بات چیت میں ہندوستان۔کریباتی تعاون کو مضبوط بنانے اور مشترکہ ترجیحات کو آگے بڑھانے پر توجہ دی گئی، جو زیادہ جامع، مضبوط اور پائیدار مستقبل کے لیے ہندوستان کے پختہ عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ اس سے قبل 17 جون کو ہونے والی ملاقاتوں میں سونیت مہتا نے کریباتی کی وزارت خارجہ و امیگریشن کے انچارج افسر اوئرنگ اتی رائیرا سے ملاقات کی تھی۔ اس دوران ترقیاتی شراکت داری اور کثیر ملکی سطح پر باہمی تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ فجی میں ہندوستانی ہائی کمیشن نے بتایا کہ ملاقات میں دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں، ترقیاتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے، کثیر ملکی پلیٹ فارمز پر تعاون بڑھانے اور ہندوستان-کریباتی شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے لیے باہمی مفاد کے شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع تلاش کرنے پر مفید تبادلہ خیال ہوا۔

بھارت ہمارے اچھے اور برے وقت میں ہمیشہ ہمارے ساتھ رہا ہے

نیپال کی وزیر صحت نیشا مہتا نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان سیلاب میں ہلاک ہونے والے افراد کی لاشوں کے انتظام میں نیپال کی مدد کر رہا ہے

رسووا (نیپال): نیپال کی وزیر صحت نیشا مہتا نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان سیلاب میں ہلاک ہونے والے افراد کی لاشوں کے انتظام میں نیپال کی مدد کر رہا ہے۔ اس میں ڈی این اے جانچ کے ساتھ ساتھ ڈی این اے کے انتظام کے لیے تجربہ گاہ قائم کرنے میں معاونت بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیپال اور ہندوستان کے درمیان قریبی تعلقات ہیں اور ہندوستان مشکل اور اچھے دونوں حالات میں نیپال کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے نیشا مہتا نے کہا کہ ہمارے ملک اور ہندوستان کے تعلقات ہمیشہ 'روٹی بیٹی' جیسے رہے ہیں۔ وہ ہمارے اچھے حالات میں بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے ہیں اور اسی طرح برے حالات میں بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔ یہ بھائی چارے یا بہن چارے یا خاندان جیسے تعلقات ہیں۔ ہم تکلیف میں ہیں تو ظاہر ہے کہ اس تکلیف کا احساس انہیں بھی ہوگا۔ انہوں نے ہمارے ساتھ رہ کر ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ صرف اچھے حالات میں ہی نہیں بلکہ برے حالات میں بھی ہمیشہ ہمارے ساتھ کھڑے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہلاک ہونے والے افراد کی لاشوں کا انتظام ہے اور ہندوستان نے ڈی این اے جانچ کے لیے ماہرین کی ایک ٹیم بھیجی ہے۔ وزیر صحت نے مزید کہا کہ ہندوستان ڈی این اے کے انتظام کے لیے نیپال میں ایک تجربہ گاہ قائم کرنے میں بھی مدد کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی مدد کا مطلب یہ ہے کہ اصل مسئلہ لاشوں کے انتظام سے متعلق تھا اور ہندوستان اس سلسلے میں بھی مدد کے لیے یہاں موجود ہے۔ انہوں نے ڈی این اے جانچ کے لیے ماہرین کی ایک ٹیم بھیجی ہے۔ اسی کے ساتھ وہ ڈی این اے کے انتظام کے لیے ایک تجربہ گاہ قائم کرنے میں بھی ہماری مدد کر رہے ہیں۔ وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور ہم ان کے تعاون کے بارے میں بہت پُرامید ہیں۔ نیشا مہتا نے یہ بھی بتایا کہ بچائے گئے افراد کو عارضی مراکز میں رکھا جا رہا ہے جہاں ان کی صحت سے متعلق ضروریات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پڑوسی ممالک بھی نیپال کی امدادی کارروائیوں میں مدد کر رہے ہیں اور مختلف نوعیت کی امداد فراہم کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے پاس کچھ عارضی مراکز ہیں جہاں بچائے گئے لوگوں کو رکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم ان کی صحت سے متعلق ضروریات کا بھرپور خیال رکھ رہے ہیں۔ ہمارے پڑوسی ممالک بھی مختلف طریقوں سے ہماری مدد کر رہے ہیں۔ وہ یہاں امدادی کارروائیوں کے لیے آئے ہیں اور بچاؤ کے کام میں بھی تعاون کر رہے ہیں۔ وہ مختلف نوعیت کی امداد بھی فراہم کر رہے ہیں۔ اسی طرح عالمی ادارۂ صحت اور یونیسف جیسے ادارے بھی زمینی سطح پر موجود ہیں اور مل کر کام کر رہے ہیں۔ ہم سب یہاں موجود ہیں اور اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔

ڈیجیٹل انڈیا بھاشینی ڈویژن اور کھٹمنڈو

یونیورسٹی نے لینگویج اے آئی میں تعاون تلاش کیا

نئی دہلی: ڈیجیٹل انڈیا کارپوریشن، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت کے تحت کام کرنے والی ڈیجیٹل انڈیا بھاشینی ڈویژن نے، کھٹمنڈو یونیورسٹی میں یونیورسٹی کے سینٹر فار ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اینڈ آرٹیفیشل انٹیلی جنس (DPI-AI) ٹیم کے ساتھ ایک انٹرا ایکٹو سیشن کا انعقاد کیا، جس کے بعد وائس چانسلر کے ساتھ میٹنگ کی۔ مصروفیت نیپال کے لیے زبان کی ٹیکنالوجیز کو مضبوط بنانے میں مشترکہ دلچسپی کے ساتھ، زبان AI میں مشترکہ تعاون کے مواقع تلاش کرنے پر مرکوز تھی۔ بات چیت نے زبان کے موجودہ ماڈلز کو مضبوط بنانے کے موقع پر روشنی ڈالی جبکہ ان زبانوں کے لیے نئے ماڈلز بھی بنائے جو AI میں کم نمائندگی کرتی ہیں۔ نیپالی، نیواری، تمانگ اور گرونگ پر خاص توجہ دی گئی، روایتی رسم الخط کے ساتھ پرچلیت لپی اور رنجنا لپی، نیپال کے لسانی تنوع کو ڈیجیٹل اور AI ماحولیاتی نظام میں لے جانے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، خصوصی توجہ دی گئی۔ گفتگو کا ایک اہم حصہ زبان کے ڈیٹا چیلنج پر مرکوز ہے۔ اعلیٰ معیار کے، نمائندہ ڈیٹا سیٹس کی تعمیر کے لیے تمام زبانوں، بولنے والوں اور اسکرپٹس میں مسلسل جمع اور کیوریشن کی ضرورت ہوتی ہے۔ بحث میں ترجمہ کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے اور زبان کے ماڈلز کو تربیت دینے، بہتر بنانے اور پیمانے کے لیے درکار کمپیوٹنگ کی ضروریات کو پورا کرنے پر بھی بات ہوئی۔ مصروفیت نے ماڈل کی ترقی سے آگے حقیقی دنیا کی تعیناتی کی طرف بھی دیکھا۔ زبان کے ڈیٹا، ماڈلز اور ٹیکنالوجی کو ایسی ایپلی کیشنز کے ساتھ جوڑنے پر توجہ مرکوز کی گئی جو مقامی زبانوں میں بامعنی ڈیجیٹل تجربات تخلیق کر سکیں۔ ایک تعلیمی اور تحقیقی ادارے کے طور پر، کھٹمنڈو یونیورسٹی، اپنے DPI-AI سینٹر کے ذریعے، تحقیق، اختراعات اور ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر میں قابل قدر صلاحیتیں لاتی ہے۔ بات چیت نے نقطہ نظر کے تبادلے اور ان علاقوں کو تلاش کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں ٹیکنالوجی، تحقیق اور مقامی زبان کی مہارت نیپال کے لیے لینگویج AI کو آگے بڑھانے کے لیے اکٹھے ہوسکتی ہے۔

بھارتی سفیر نے ڈھاکہ میں

۵ ستمبر تک ادائیگی نہ ہوئی تو کالی پٹی باندھ کر احتجاج کریں گے اساتذہ کرام

حاجی پور رویشالی: پریورتن کاری پرارمبھک شکشک سنگھ، ویشالی کے اساتذہ نے گزشتہ تقریباً تین ماہ سے تنخواہ کی ادائیگی زیر التوا رہنے پر بہار حکومت اور محکمۂ تعلیم کے تئیں گہری ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اساتذہ کا کہنا ہے کہ وقت پر تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے علاج، ادویات، بچوں کی تعلیم، بینک کی ای ایم آئی سمیت خاندان کی ضروریات متاثر ہو رہی ہیں۔ سنگھ کے رہنماؤں نے بتایا کہ ضلع تعلیمی افسر، ویشالی کی جانب سے مختص رقم کی عدم دستیابی کے باعث مقررہ اساتذہ کی تنخواہ کی ادائیگی زیر التوا ہونے کی اطلاع دی گئی ہے۔ اساتذہ کے مطابق گزشتہ مارچ سے ہی تنخواہ کی ادائیگی کا نظام غیر منظم ہے۔ کئی مرتبہ تین ماہ کے وقفے کے بعد تنخواہ ادا کی جاتی ہے، لیکن اس میں بھی صرف ایک یا دو ماہ کی تنخواہ مل پاتی ہے اور باقی رقم دوبارہ بقایا رہ جاتی ہے۔ کچھ اساتذہ کی تنخواہ پی ایف ایم ایس (PFMS) کے ذریعے باقاعدگی سے ادا ہو رہی ہے، لیکن بڑی تعداد میں مقررہ اساتذہ کی تنخواہ مسلسل متاثر ہے۔ سنگھ نے تمام اقسام کے اساتذہ کے مہنگائی الاؤنس (DA) کی زیر التوا رقم کا مسئلہ بھی اٹھایا ہے۔ اساتذہ کے مطابق تقریباً 20 سے 22 ہزار روپے یا اس سے زیادہ کا ڈی اے بقایا ہے۔ اساتذہ نے سوال اٹھایا کہ نئی حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد آخر ایسی کون سی مشکل پیدا ہوگئی ہے کہ اساتذہ کو اپنی محنت سے حاصل کی گئی تنخواہ کے لیے کئی ماہ تک انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ ضلع صدر دینیش پاسوان، ضلع جنرل سکریٹری جھُنّی لال پنچ، سینئر ضلع سکریٹری نوینت کمار، ضلع خزانچی اندردیو مہتو، حاجی پور بلاک صدر راجو رنجن چودھری، لال گنج بلاک صدر وکاس روشن اور عامل رکن اروند کچریوال نے کہا کہ ایک طرف اساتذہ کے احترام کی بات کی جاتی ہے، جبکہ دوسری جانب انہیں اپنی محنت سے حاصل شدہ تنخواہ کے لیے کئی ماہ انتظار کرنا پڑ رہا ہے۔ یوم اساتذہ اور رکشا بندھن جیسے اہم مواقع پر بھی تنخواہ نہ ملنا اساتذہ کے لیے انتہائی مایوس کن اور باعث ناراضگی ہے۔ سنگھ کے ریاستی صدر و ایم ایل سی جناب ونشی دھر برجواسی نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ سنگھ نے فیصلہ کیا ہے کہ 5 ستمبر تک تنخواہ کی ادائیگی نہیں ہونے کی صورت میں اساتذہ کالی پٹی باندھ کر احتجاج درج کرائیں گے۔ اس کے باوجود مسئلہ حل نہ ہوا تو تنظیم مرحلہ وار تحریک چلانے پر مجبور ہوگی۔ سنگھ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ زیر التوا تنخواہ اور ڈی اے کی رقم فوری طور پر ادا کی جائے اور ہر ماہ باقاعدگی سے تنخواہ کی ادائیگی یقینی بنائی جائے۔ ساتھ میں تصویر۔

جیو پی سی کا آٹھ سال پرانے

کمپیوٹرز کو بھی اے آئی کیلئے تیار کرنے کا دعویٰ

نئی دہلی: اگر آپ کا پرانا لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ سست ہو گیا ہے، تو آپ کو فوری طور پر نیا خریدنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ریلائنس جیو کا جیو پی سی (JioPC) آپ کے پرانے کمپیوٹر کو کلاؤڈ کی طاقت سے مزید طاقتور بنائے گا۔ صارفین نئے ہارڈ ویئر کی خریداری کے بغیر اپنے موجودہ لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ پر 16GB ریم اور 1TB اسٹوریج تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔ کوئی بھی انٹرنیٹ صارف جیو پی سی سروس کا اسٹینڈ ایلون سبسکرپشن کے طور پر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ JioPC کو انٹرنیٹ کنکشن سے قطع نظر استعمال کیا جا سکتا ہے، چاہے وہ کسی بھی ٹیلی کام یا براڈ بینڈ کمپنی سے ہو۔ کمپنی کے مطابق اسے پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں فعال کیا جا سکتا ہے۔ اسے ڈیٹا کی منتقلی یا نئے ہارڈ ویئر کی تنصیب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ جیو پی سی پہلے صرف جیو ہوم براڈ بینڈ صارفین تک محدود تھا۔ جیو کا دعویٰ ہے کہ JioPC پرانے کمپیوٹرز کو اتنا طاقتور بنا سکتا ہے کہ وہ آسانی سے AI کی بھاری پروسیسنگ اور اسٹوریج کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، کمپیوٹنگ کا ایک اہم حصہ جیو پی سی کے کلاؤڈ پر کیا جائے گا۔ کمپنی کے مطابق، 8 سال پرانا کمپیوٹر بھی آج کی AI سے چلنے والی ایپس کے لیے مطلوبہ کارکردگی، اسٹوریج اور صلاحیتوں کو حاصل کر سکتا ہے۔ جیو پی سی کے پلان 1,000 روپے سے شروع ہوتے ہیں۔ 8GB ریم اور 500 جی بی سٹوریج کے ساتھ دو ماہ کا پلان 1,000 روپے میں دستیاب ہوگا، جبکہ جیو پی سی الٹرا کی 16GB ریم اور 1TB اسٹوریج کے ساتھ دو ماہ کے لیے 1,200 روپے کی قیمت ہے۔ پانچ ماہ کے پلانس بالترتیب 2,000 روپے اور 2,500 روپے میں دستیاب ہوں گے۔ 12 ماہ کے پلان، یعنی 10+2-ماہ کے پلان کی قیمت 4,000 روپے اور 5,000 روپے ہے۔ تمام قیمتوں میں جی ایس ٹی شامل ہے۔ ریلائنس جیو کے ترجمان کے مطابق جیو پی سی کلاؤڈ پر چلتا ہے، اس لیے اسے اچھے اور مستحکم انٹرنیٹ کنیکشن کی ضرورت ہے۔ اسے قابل اعتماد 4G یا 5G کنکشن کے ساتھ ساتھ براڈ بینڈ پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

جیو پی سی پرانے لیپ ٹاپ اور ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر کو بنائے گا مزید طاقتور

نئی دہلی: اگر آپ کا پرانا لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ سست ہو گیا ہے، تو آپ کو فوری طور پر نیا خریدنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ریلائنس جیو کا جیو پی سی (JioPC) آپ کے پرانے کمپیوٹر کو کلاؤڈ کی طاقت سے مزید طاقتور بنائے گا۔ صارفین نئے ہارڈ ویئر کی خریداری کے بغیر اپنے موجودہ لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ پر 16GB ریم اور 1TB اسٹوریج تک رسائی حاصل کر سکیں گے۔ کوئی بھی انٹرنیٹ صارف جیو پی سی سروس کا اسٹینڈ ایلون سبسکرپشن کے طور پر فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ JioPC کو انٹرنیٹ کنکشن سے قطع نظر استعمال کیا جا سکتا ہے، چاہے وہ کسی بھی ٹیلی کام یا براڈ بینڈ کمپنی سے ہو۔ کمپنی کے مطابق اسے پانچ منٹ سے بھی کم وقت میں فعال کیا جا سکتا ہے۔ اسے ڈیٹا کی منتقلی یا نئے ہارڈ ویئر کی تنصیب کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ جیو پی سی پہلے صرف جیو ہوم براڈ بینڈ صارفین تک محدود تھا۔ جیو کا دعویٰ ہے کہ JioPC پرانے کمپیوٹرز کو اتنا طاقتور بنا سکتا ہے کہ وہ آسانی سے AI کی بھاری پروسیسنگ اور اسٹوریج کی ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، کمپیوٹنگ کا ایک اہم حصہ جیو پی سی کے کلاؤڈ پر کیا جائے گا۔ کمپنی کے مطابق، 8 سال پرانا کمپیوٹر بھی آج کی AI سے چلنے والی ایپس کے لیے مطلوبہ کارکردگی، اسٹوریج اور صلاحیتوں کو حاصل کر سکتا ہے۔ جیو پی سی کے پلان 1,000 روپے سے شروع ہوتے ہیں۔ 8GB ریم اور 500 جی بی سٹوریج کے ساتھ دو ماہ کا پلان 1,000 روپے میں دستیاب ہوگا، جبکہ جیو پی سی الٹرا کی 16GB ریم اور 1TB اسٹوریج کے ساتھ دو ماہ کے لیے 1,200 روپے کی قیمت ہے۔ پانچ ماہ کے پلانس بالترتیب 2,000 روپے اور 2,500 روپے میں دستیاب ہوں گے۔ 12 ماہ کے پلان، یعنی 10+2-ماہ کے پلان کی قیمت 4,000 روپے اور 5,000 روپے ہے۔ تمام قیمتوں میں جی ایس ٹی شامل ہے۔ ریلائنس جیو کے ترجمان کے مطابق جیو پی سی کلاؤڈ پر چلتا ہے، اس لیے اسے اچھے اور مستحکم انٹرنیٹ کنیکشن کی ضرورت ہے۔ اسے قابل اعتماد 4G یا 5G کنکشن کے ساتھ ساتھ براڈ بینڈ پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

بھارتی بحری جہاز سدارشینی بارسلونا پہنچ گیا

نئی دہلی: ہندوستانی بحریہ کا تربیتی جہاز آئی این ایس سدرشینی، 01 ستمبر 2026 کو بارسلونا، اسپین پہنچا۔ اس کی جاری ٹرانس سمندری مہم لوکیان 26 کے حصے کے طور پر یہ جہاز کل بارسلونا پہنچا۔ بارسلونا میں اپنے قیام کے دوران یہ جہاز ہسپانوی بحریہ اور دیگر میری ٹائم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ پیشہ ورانہ اور ثقافتی مصروفیات کا آغاز کرے گا۔ جہاز پر سوار سمندری تربیت یافتہ پیشہ ورانہ تعاملات اور بحری جہاز کے تبادلے میں حصہ لیں گے۔ آئی این ایس سدرشینی 04 ستمبر 2026 کو زائرین کے لیے کھلا رہے گا، جو ہندوستان کی سمندری روایات اور بحری تلاش کے جذبے کا تجربہ کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔ یہ سفر ہندوستان کی بحری کوششوں کی علامت کے طور پر کام کرتا ہے۔

مسلم خواتین کا موازنہ ڈبے میں بند زیورات سے کرنا

اسلامی تاریخ اور خواتین کے وقار کی توہین ہے: ڈاکٹر شجاعت علی قادری

نئی دہلی: مسلم یوتھ آرگنائزیشن (MYO) کے کنوینر ڈاکٹر شجاعت علی قادری نے کانتاپورم ابوبکر مسلیار سے منسوب ان بیانات کی سخت مذمت کی ہے جن میں انہوں نے مسلم خواتین کا موازنہ سونے کے ایک ایسے ہار سے کیا جسے محفوظ طریقے سے ڈبے میں بند رکھنا چاہیے تاکہ اس کی چمک یا قدر کم نہ ہو، اور یہ تنبیہ بھی کی کہ خواتین کا عوامی زندگی میں آنا "بڑی تباہی" کا باعث بن سکتا ہے۔ ڈاکٹر قادری نے کہا کہ اس طرح کا موازنہ خواتین کو محض اشیاء تک محدود کر دیتا ہے اور یہ مسلم خواتین کی شاندار اور بھرپور تاریخ سے بنیادی طور پر متصادم ہے۔ مسلم تاریخ میں بے شمار خواتین نے تجارت، علم و تحقیق، تعلیم، سماجی خدمت، عوامی امور اور حتیٰ کہ میدانِ جنگ میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ ڈاکٹر قادری نے کہا، "مسلم خواتین زیورات کے ٹکڑے نہیں ہیں جن کی قدر اس بات پر منحصر ہو کہ انہیں کتنا چھپا کر رکھا جاتا ہے۔ وہ باوقار انسان ہیں، جو عقل، حقوق اور ذمہ داریوں کی حامل ہیں۔ معاشرے میں ان کی خدمات کو اس پیمانے سے نہیں ناپا جا سکتا کہ انہیں عوامی زندگی سے کتنی مؤثر طریقے سے دور رکھا گیا ہے۔" انہوں نے نشاندہی کی کہ اسلامی تاریخ خود ایسے دلائل کا انتہائی مضبوط جواب فراہم کرتی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہؓ ایک کامیاب اور معزز کاروباری خاتون اور تاجر تھیں۔ وہ تجارتی معاملات سنبھالتی تھیں اور غیر معمولی کردار، خودمختاری اور اثر و رسوخ کی حامل خاتون تھیں۔ حضرت عائشہؓ ابتدائی اسلامی دور کی ممتاز ترین علماء میں شمار ہوئیں۔ انہوں نے مردوں اور خواتین دونوں کو تعلیم دی، ہزاروں احادیث روایت کیں اور مسلم معاشرے کی علمی اور عوامی زندگی میں اہم کردار ادا کیا۔ ڈاکٹر قادری نے مزید حضرت نسیبہ بنت کعبؓ کا حوالہ دیا، جنہوں نے غزوۂ احد کے دوران پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں حصہ لیا۔ انہوں نے اسے ایک ایسی مسلم خاتون کی مثال قرار دیا جنہوں نے عوامی ذمہ داری کے حالات میں اپنا کردار ادا کیا۔ انہوں نے رفیدہ الاسلمیہ کا بھی ذکر کیا، جنہیں اسلامی تاریخ میں زخمیوں کی دیکھ بھال اور مسلم برادری کو طبی امداد فراہم کرنے کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کی مثال ظاہر کرتی ہے کہ مسلم خواتین نے تاریخی طور پر صحت کی دیکھ بھال اور سماجی خدمت میں بھی کردار ادا کیا۔ اسی طرح فاطمہ الفہری، جنہیں روایتی طور پر مراکش کے شہر فاس میں جامعہ القرویین کے قیام کا سہرا دیا جاتا ہے، اسلامی تعلیم کی تاریخ میں ایک اہم شخصیت کے طور پر یاد کی جاتی ہیں۔ ان کا ورثہ دنیا کے قدیم ترین علمی مراکز میں سے ایک کی ترقی سے وابستہ ہے۔ ڈاکٹر قادری نے کہا کہ مسلم تہذیب کی تاریخ میں ایسی خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے سیاسی اقتدار سنبھالا۔ شجر الدر مصر کی حکمران بنیں، جبکہ رضیہ سلطان ہندوستان میں سلطنتِ دہلی کی حکمران بنیں۔ ڈاکٹر قادری نے سوال کیا، "اگر کسی عورت کا عوامی زندگی میں آنا فطری طور پر 'بڑی تباہی' کا باعث ہے تو پھر ہم حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت نسیبہؓ، رفیدہ، فاطمہ الفہری، شجر الدر اور رضیہ سلطان کے بارے میں کیا کہیں گے؟ کیا ہم ان خواتین کو محض اس لیے اپنی تاریخ سے مٹا دیں گے کیونکہ ان کی زندگیاں ایک مخصوص پدرشاہی تشریح کے مطابق نہیں ہیں؟" انہوں نے زور دیا کہ خواتین کو استحصال، ہراسانی اور امتیازی سلوک سے محفوظ رکھنا مکمل طور پر جائز تشویش ہے، لیکن تحفظ کو خواتین سے اختیار، تعلیم، روزگار یا معاشرے میں شرکت کا حق چھیننے کا جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ انہوں نے کہا، "خواتین کو درپیش چیلنجز کا حل انہیں کسی ڈبے میں بند کرنا نہیں ہے۔"

افغانستان میں استحکام علاقائی سلامتی کیلئے ضروری ہے: مودی

بھارت اور افغانستان تجارت، کسٹم اور ڈیٹا تعاون بڑھانے پر متفق

بشکیک: بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس میں کہا کہ افغانستان کی صورتحال کو حل کیے بغیر ایشیا میں پائیدار استحکام حاصل کرنا مشکل ہوگا، اس بات پر زور دیا کہ نئی دہلی افغانستان کے لوگوں کے ساتھ اپنی مصروفیات جاری رکھے گا۔ بشکیک میں 26ویں شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے افغانستان کو علاقائی سلامتی اور استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے ایک اہم عنصر قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملک میں ہونے والی پیش رفت کے نتائج پڑوسی ریاستوں پر پڑ سکتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ہندوستان حالیہ برسوں میں انسانی امداد اور ترقیاتی امداد کے ذریعے افغانستان کے لوگوں کے ساتھ کھڑا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نئی دہلی اس نقطہ نظر کو برقرار رکھنے اور افغانستان کے لوگوں کو انسانی اور ترقیاتی امداد کی فراہمی جاری رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہندوستان نے حالیہ برسوں میں افغانستان کے ساتھ اپنی زیادہ تر مصروفیات کو انسانی امداد پر مرکوز کیا ہے، بشمول خوراک اور ادویات کی فراہمی، جبکہ علاقائی سلامتی کے لیے ملک میں استحکام کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ یہ پاکستان اور طالبان حکومت کے درمیان تیزی سے بگڑتے ہوئے تعلقات کے درمیان سامنے آیا ہے، جس میں سرحدی سلامتی، عسکریت پسندوں کی سرگرمیوں اور تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کی موجودگی کشیدگی کا بڑا ذریعہ بنتے جا رہے ہیں۔ پاکستان نے بارہا طالبان حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف سرگرم عسکریت پسندوں کو افغانستان کی سرزمین استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہے، طالبان ان الزامات کی تردید کرتے ہیں۔ کشیدگی سرحدی جھڑپوں، سفارتی تنازعات اور تجارت اور سرحد پار نقل و حرکت میں رکاوٹوں کا باعث بنی ہے۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب پاکستان نے افغان شہریوں اور دو طرفہ تجارت کو متاثر کرنے والے اقدامات کے ذریعے طالبان حکومت پر دباؤ بڑھایا ہے، جبکہ کابل پر زور دیا ہے کہ وہ عسکریت پسند گروپوں کے خلاف کارروائی کرے۔ طالبان نے پاکستان کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے تنازعات کے حل کے لیے بات چیت پر زور دیا ہے۔ وزارت تجارت نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان اور افغانستان نے دوطرفہ تجارتی اور اقتصادی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے فالو اپ اقدامات پر اتفاق کیا ہے، جس میں کسٹم اور ڈیٹا شیئرنگ تعاون میں اضافہ، بہتر تجارتی روابط اور فارماسیوٹیکل اور زراعت میں ریگولیٹری کوآرڈینیشن شامل ہے۔ تجارت اور سرمایہ کاری پر بھارت۔ افغانستان مشترکہ ورکنگ گروپ نے منگل کو ایک ورچوئل میٹنگ کا انعقاد کیا جس میں دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو آسان بنانے اور تجارتی روابط کو گہرا کرنے کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ بات چیت میں تجارتی سہولت، کسٹم تعاون، افغان تاجروں کے لیے ویزا کی سہولت، بینکنگ اور مالیاتی تعاون، دواسازی اور زرعی تجارت، توانائی میں تعاون، سرمایہ کاری کو فروغ دینے، ٹیرف میں رعایت، کارگو کنیکٹیویٹی اور بندرگاہ سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ فالو اپ کے حصے کے طور پر، دونوں فریقوں نے کسٹم اور ڈیٹا شیئرنگ تعاون کو مضبوط بنانے، فارماسیوٹیکل اور زراعت میں ریگولیٹری کوآرڈینیشن کو بہتر بنانے، تجارتی روابط بڑھانے، اور سرمایہ کاری اور کاروبار سے کاروبار کو فروغ دینے پر اتفاق کیا۔ وزارت تجارت نے کہا کہ دونوں فریقوں نے ہندوستان۔ افغانستان تجارت، تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا اور بات چیت کے مسائل پر مسلسل مصروفیت برقرار رکھنے پر اتفاق کیا۔ تازہ ترین ملاقات دونوں ممالک کی جاری اقتصادی مصروفیت پر مبنی ہے۔ جولائی میں، ہندوستان اور افغانستان نے نئی دہلی میں اپنی مشترکہ کمیٹی کی میٹنگ کا چوتھا دور منعقد کیا، جہاں دونوں فریقوں نے دوطرفہ تعلقات کے تمام شعبوں کا جائزہ لیا، بشمول تجارت، ویزا اور کنیکٹیویٹی میں تعاون، انسانی امداد، ترقیاتی شراکت داری، خوراک کی حفاظت، صحت کی دیکھ بھال، صلاحیت کی تعمیر، تعلیم اور کھیل۔ ہندوستان نے افغان عوام کی فلاح و بہبود اور ترقیاتی ضروریات کی حمایت کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا جبکہ افغان فریق نے ہندوستان کی مسلسل حمایت اور تعاون کو سراہا۔

دہلی کی پی ایم 10 آلودگی 167 دن رہی گزشتہ سال سے بدتر

نئی دہلی: اجے ماکن کے مطابق موسم کا اثر نکالنے کے بعد دہلی میں 245 میں سے 167 دن پی ایم 10 آلودگی گزشتہ سال سے زیادہ رہی۔ 33 اسٹیشن پر اے کیو آئی 500 تک پہنچا، جبکہ وزیر پور 169 پر رہا۔ کانگریس کے سینئر رہنما اور راجیہ سبھا کے رکن اجے ماکن کی فضائی آلودگی سے متعلق تازہ رپورٹ میں دہلی کی ہوا کے بارے میں ایک تشویش ناک تصویر سامنے آئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق موسم کے اثرات کو اعداد و شمار سے الگ کرنے کے بعد بھی 2026 میں اب تک 245 میں سے 167 دن ایسے رہے جب دہلی میں پی ایم 10 کی آلودگی گزشتہ سال کے متعلقہ دنوں کے مقابلے میں زیادہ رہی۔ رپورٹ کے مطابق یہ تعداد مجموعی طور پر 68.2 فیصد پیمائش شدہ دنوں کے برابر ہے۔ ماکن کا کہنا ہے کہ یہ موازنہ ہر دن کو گزشتہ سال کے اسی دن کے بجائے اس کے اپنے پلس یا مائنس سات دن کے دائرے میں موجود متعلقہ اعداد و شمار سے جوڑ کر اور یکساں مانیٹرنگ اسٹیشنوں کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔ اس عمل میں موسمی اثرات کو بھی الگ کیا گیا ہے۔ تازہ رپورٹ کا ایک اہم پہلو ان مواقع کا ریکارڈ ہے جب دہلی کے فضائی معیار کے مانیٹروں پر اے کیو آئی 500 تک پہنچا۔ ماکن کے مطابق رواں سال اب تک 33 اسٹیشن ڈیز ایسے رہے جب دہلی کے کسی مانیٹر پر اے کیو آئی 500 ریکارڈ ہوا۔ سی پی سی بی کے اپنے پیمانے پر 500 سب سے اوپر کی سطح ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان 33 اسٹیشن ڈیز میں سے 19 صرف 18 جنوری کو ریکارڈ ہوئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی دن میں دہلی کے مختلف مانیٹرنگ اسٹیشنوں پر مجموعی طور پر 19 اسٹیشن ڈیز ایسے تھے جہاں اے کیو آئی 500 تک پہنچا۔ ماکن نے واضح کیا ہے کہ 'اسٹیشن ڈے' سے مراد ایک مخصوص مانیٹر پر ایک مخصوص دن کی پیمائش ہے۔ لہٰذا 33 اسٹیشن ڈیز کا مطلب یہ نہیں کہ مسلسل 33 دن پوری دہلی کا اے کیو آئی 500 رہا، بلکہ اس سے مراد وہ الگ الگ مواقع ہیں جب کسی مانیٹر نے اس سطح کی آلودگی ریکارڈ کی۔ پی ایم 2.5 کے حوالے سے بھی رپورٹ میں تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق 245 میں سے 93 دن ایسے تھے جب پی ایم 2.5 کی سطح گزشتہ سال کے متعلقہ دنوں سے زیادہ رہی۔ رپورٹ کا کہنا ہے کہ پی ایم 2.5 کے ساتھ ساتھ پی ایم 10، سلفر ڈائی آکسائیڈ (ایس او 2) اور کاربن مونو آکسائیڈ (سی او) میں بھی سال کے دوران کوئی حقیقی بہتری دکھائی نہیں دیتی۔ دریں اثنا، آج صبح دہلی کا بدترین مانیٹر وزیر پور رہا، جہاں اے کیو آئی 169 ریکارڈ کیا گیا۔ سی پی سی بی کے پیمانے پر یہ 'معتدل' یعنی موڈریٹ زمرے میں آتا ہے۔ سی پی سی بی کی وضاحت کے مطابق اس سطح کی ہوا میں طویل عرصے تک رہنے سے پھیپھڑوں کے امراض، خصوصاً دمے کے شکار افراد کو سانس لینے میں دشواری ہو سکتی ہے، جبکہ دل کے مریضوں، بچوں اور بزرگوں کو بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ماکن نے اپنی تازہ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ فضائی آلودگی کے ہر شمار کیے گئے دن کو ریکارڈ کا حصہ سمجھا جانا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ جس اعداد و شمار پر روزانہ نظر رکھی جاتی ہے، اسے خاموشی سے دفن نہیں کیا جا سکتا۔ رپورٹ کے مطابق تمام اعداد و شمار سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) کے ڈیٹا پر مبنی ہیں۔

ماحولیاتی تحفظ کی بنیاد، فطرت کے ساتھ ہم آہنگی اور

انسان و فطرت کے بقائے باہمی پر ہونی چاہیے: بھوپیندر یادو

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے آج نئی دہلی میں نئی دہلی میں 'ٹائیگر لینڈ اسکیپس: تحفظ، حیاتیاتی معیشت اور روزگار و آمدنی پیدا کرنے کے لیے ماحول دوست سیاحت' کے موضوع پر بین الاقوامی ورکشاپ کا افتتاح کیا۔ یہ ورکشاپ بین الاقوامی بگ کیٹ الائنس (آئی بی سی اے)، ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) اور ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کی وزارت (ایم او ای ایف سی سی) کے تحت نیشنل ٹائیگر کنزرویشن اتھارٹی (این ٹی سی اے) کی جانب سے مشترکہ طور پر 2 سے 3 ستمبر 2026 تک منعقد کی جا رہی ہے۔ اس موقع پر ڈائس پر موجود معزز شخصیات میں سکریٹری (ای ایف سی سی) جناب تنمے کمار، ڈائریکٹر جنرل (جنگلات) اور خصوصی سکریٹری (ای ایف سی سی) جناب سشیل کمار اوستھی، ڈائریکٹر جنرل آئی بی سی اے جناب ایس پی یادو اور بھارت کے لیے ایشیائی ترقیاتی بینک کی کنٹری ڈائریکٹر محترمہ میا اوکا شامل تھیں۔ اس کے علاوہ وزارت، آئی بی سی اے، این ٹی سی اے اور ایشیائی ترقیاتی بینک کے اعلیٰ افسران اور شیر کے مسکن والے ممالک کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ورکشاپ میں شیر کے مسکن کو قدرتی سرمایہ تسلیم کرنے، ماحولیاتی نظام کی خدمات کی اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس بات کا جائزہ لینے پر توجہ مرکوز کی جائے گی کہ تحفظ، حیاتیاتی معیشت اور ماحول دوست سیاحت کس طرح پائیدار روزگار، مقامی سطح پر آمدنی پیدا کرنے اور طویل مدتی ماحولیاتی تحفظ کے اہم محرکات کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے جناب یادو نے پروجیکٹ ٹائیگر کے تحت بھارت کے شاندار تحفظاتی سفر کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ شیروں کی بقا کا براہِ راست تعلق جنگلات، گھاس کے میدانوں، دریاؤں، شکار کی انواع، جنگلی حیات کی گزرگاہوں اور مقامی برادریوں کی صحت اور خوشحالی سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیروں کے مسکن قیمتی قدرتی سرمایہ ہیں، جو آبی تحفظ، کاربن کے جذب، موسمیاتی توازن، حیاتیاتی تنوع کے تحفظ اور روزگار میں معاونت جیسی اہم ماحولیاتی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ مرکزی وزیر نے اس ضرورت پر زور دیا کہ تحفظ کی حکمتِ عملی کو صرف کسی ایک نوع کے تحفظ تک محدود رکھنے کے بجائے مربوط زمینی منظرنامے کے انتظام کی جانب بڑھایا جائے، تاکہ ماحولیاتی تحفظ کے ساتھ ساتھ سماجی و اقتصادی ترقی کو بھی فروغ دیا جا سکے۔ انہوں نے قدرتی نظام پر مبنی حل، جدید مالیاتی طریقۂ کار اور مقامی برادریوں پر مبنی ماحول دوست سیاحت کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ مرکزی وزیر ماحولیات جناب بھوپیندر یادو نے نئی دہلی میں "ٹائیگر لینڈ اسکیپس کے موضوع پر منعقدہ بین الاقوامی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ انسان اور فطرت کا بقائے باہمی ہی ماحولیاتی تحفظ کی اصل بنیاد ہے۔ انہوں نے درج ذیل اہم نکات پیش کیے۔

ریٹائرڈ ایئر مارشل جتیندر مشرا رام مندر ٹرسٹ کے سی ای او مقرر

ایئر مارشل مشرا رواں سال اپریل میں بھارتی فضائیہ کی مغربی فضائی کمان کے سربراہ کے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے

لکھنؤ: (ایجنسی) رام جنم بھومی تیرتھ شیتر نیاس نے بدھ کے روز سابق ایئر مارشل جتیندر مشرا کو ایودھیا کے شری رام مندر ٹرسٹ کا پہلا کل وقتی چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) مقرر کر دیا۔ وہ ٹرسٹ کی انتظامیہ، آپریشنز اور قانونی و انتظامی امور کی نگرانی کریں گے۔ ایئر مارشل مشرا رواں سال اپریل میں بھارتی فضائیہ کی مغربی فضائی کمان کے سربراہ کے عہدے سے سبکدوش ہوئے تھے۔ وہ مشرقی اتر پردیش کے دیوریا ضلع کے رہنے والے ہیں۔ گزشتہ سال آپریشن سندور کے دوران مغربی فضائی کمان کی قیادت میں ان کا اہم کردار رہا تھا۔ ٹرسٹ نے یہ فیصلہ رام مندر کے عطیات میں مبینہ خرد برد کا معاملہ سامنے آنے کے بعد ہونے والی اپنی تیسری میٹنگ میں کیا ہے۔ اسی اجلاس میں ٹرسٹ نے تین نئے ارکان کی تقرری کا بھی اعلان کیا، جن میں پہلی مرتبہ ایک خاتون کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ نئے ٹرسٹیوں میں دہلی کے مہیش بھاگ چندکا، ایودھیا کے وکیل مدن موہن پانڈے اور شکوہ آباد کی نرملا یادو شامل ہیں، جن کا تعلق آر ایس ایس سے بتایا گیا ہے۔ ٹرسٹ میں دیگر اہم تبدیلیوں کے تحت سوامی گووند دیو گری جی کو نیا جنرل سیکریٹری مقرر کیا گیا ہے۔ وہ اس سے قبل ٹرسٹ کے خزانچی تھے اور چمپت رائے کے جنرل سیکریٹری کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد یہ ذمہ داری سنبھالیں گے۔ مہیش بھاگ چندکا کو ٹرسٹ کا نیا خزانچی مقرر کیے جانے کا امکان ہے، جبکہ وشو ہندو پریشد کے رہنما اشرد شرما کو ٹرسٹ کا ترجمان نامزد کیا گیا ہے۔ رام مندر کے عطیات میں مبینہ خرد برد کے معاملے میں اب تک آٹھ افراد کو ملزم بنایا گیا ہے، جو اس معاملے کے بعد سے جیل میں ہیں۔ اس تنازع کے بعد ٹرسٹ کے تین سینئر ارکان، جن میں چمپت رائے، ٹرسٹ کے رکن انیل مشرا اور گوپال راؤ شامل ہیں، بھی اپنے عہدوں سے مستعفی ہو چکے ہیں۔ تلاش کمیٹی کے رکن سریش ہاورے کے مطابق ایئر مارشل جتیندر مشرا نے آپریشن سندور کے دوران اہم کردار ادا کیا اور وہ رام مندر ٹرسٹ میں نظم و ضبط اور بہتر انتظامی نظام لانے میں معاون ثابت ہوں گے۔ ہاورے نے امید ظاہر کی کہ مشرا عطیات میں مبینہ خرد برد کے تنازع کے بعد رام بھکتوں کے ٹرسٹ پر متاثر ہونے والے اعتماد کو بحال کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ تین رکنی انتخابی کمیٹی میں ہاورے کے علاوہ سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج جسٹس پرمود کوہلی اور ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل وشنوکانت چترویدی شامل تھے۔ مہیش بھاگ چندکا ایم ٹو کے فاؤنڈیشن کے چیئرمین اور اشوک سنگھل فاؤنڈیشن کے ٹرسٹی ہیں۔ وہ آنجہانی وی ایچ پی صدر اشوک سنگھل سے رشتہ داری بھی رکھتے ہیں اور ان پر ایک کتاب بھی تحریر کر چکے ہیں۔ وکیل مدن موہن پانڈے رام جنم بھومی مقدمے سے متعلق مقامی عدالتوں میں قانونی کارروائی کا حصہ رہے ہیں اور وشو ہندو پریشد سے بھی وابستہ ہیں۔

آٹو موبائل پی ایل آئی اسکیم سے 45,477 کروڑ کی سرمایہ کاری ہوئی

67,000 ملازمتیں پیدا ہوئیں۔ مرکزی وزیر ایچ ڈی کمار سوامی

نئی دہلی: آٹو موبائل اور آٹو اجزاء کے لیے پیداوار سے منسلک ترغیب (PLI) اسکیم نے 45,477 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کو راغب کیا ہے اور 30 جون 2026 تک 67,000 سے زیادہ ملازمتیں پیدا کی ہیں۔ مرکزی وزیر برائے بھاری صنعت اور اسٹیل ایچ ڈی کمارسوامی نے بدھ کو یہ بات کہی۔ آٹوموٹیو کمپونینٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن آف انڈیا (ACMA) کے 66 ویں سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، کمارسوامی نے کہا کہ ہندوستان کی آٹوموٹیو ترقی کے اگلے مرحلے میں تعمیراتی پیمانے، گہرے لوکلائزیشن، اختراعات اور ملک کو جدید اور گرین موبلٹی ٹیکنالوجیز کا عالمی مرکز بنانے پر توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ "اگلا مرحلہ قیادت، پیمانے کی تعمیر، لوکلائزیشن کو گہرا کرنے، اختراع کو تیز کرنے اور ہندوستان کو جدید اور سبز نقل و حرکت کی ٹیکنالوجیز کے لیے عالمی سطح پر مسابقتی مرکز کے طور پر قائم کرنے کے بارے میں ہونا چاہیے۔" کمارسوامی نے یہ بھی کہا کہ حکومت نے الیکٹرک دو پہیہ گاڑیوں کو سپورٹ کرنے والی اسکیم کے اخراجات کو 000,1 کروڑ روپے سے بڑھا کر 11,900 کروڑ روپے کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑھتے ہوئے اخراجات کا مقصد 79.45 لاکھ الیکٹرک دو پہیوں کی مدد کرنا ہے۔ اس اسکیم کے تحت 66.25 لاکھ سے زیادہ الیکٹرک دو پہیہ گاڑیاں، 2.75 لاکھ تھری وہیلر اور 53 الیکٹرک ٹرکوں کو پہلے ہی سپورٹ کیا جا چکا ہے، جبکہ 028,14 الیکٹرک بسوں کی تعیناتی کے لیے 391,4 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں، جن میں سے 13,800 مختص کیے گئے ہیں۔ حکومت نے پبلک چارجنگ انفراسٹرکچر کے لیے 2,000 کروڑ روپے بھی مختص کیے ہیں، جس میں 729 کروڑ روپے کی تجاویز کو منظوری دی گئی ہے جس میں 254,7 چارجرز شامل ہیں۔ کمارسوامی نے کہا کہ ادائیگی کا حفاظتی طریقہ کار، 435,3 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ، 38,000 سے زیادہ الیکٹرک بسوں کی مدد کرے گا۔

بھارت اور یوکرین نے روس کے ساتھ جنگ کے خاتمے میں نئی دہلی کے کردار پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی: یوکرین کے صدر کے دفتر کے پہلے نائب سربراہ، سرگی کیسلیٹس نے، یوکرین میں ہندوستان کے سفیر، انجانی کمار کے ساتھ ایک بنیادی ملاقات کی اور یوکرین کے خلاف روس کی جنگ کو ختم کرنے کی کوششوں میں نئی دہلی کے کردار سمیت ہندوستان۔ یوکرین تعلقات کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ سرگی کیسلیٹس نے کہا کہ انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کے روسی صدر ولادیمیر پوتن کے حالیہ پیغام پر بھی تبادلہ خیال کیا کہ وقت آ گیا ہے کہ ایک نہ ختم ہونے والی جنگ سے جنگ کے خاتمے کی طرف بڑھیں۔" انہوں نے کہا کہ ہم ہندوستان کے ساتھ بات چیت جاری رکھنے اور امن میں اس مشترکہ مفاد کو ٹھوس اقدامات میں تبدیل کرنے کے منتظر ہیں۔ یہ ملاقات ایک ایسے وقت میں ہوئی جب یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے پہلے کہا تھا کہ روس کی طرف سے یوکرین میں رات بھر بڑے فضائی حملے کے بعد ہلاک ہونے والے 12 افراد میں ایک ہندوستانی شہری بھی شامل ہے۔ مجموعی طور پر، 12 افراد مارے گئے، جن میں ایک ہندوستانی شہری تھا، اور درجنوں دیگر اس حملے میں زخمی ہوئے۔ میری تعزیت ان تمام لوگوں کے ساتھ ہے جس نے اپنے خاندان اور پیاروں کو کھو دیا ہے۔ کئی شہروں اور کمیونٹیز میں، روسی حملے کے بعد سے نمٹنے کے لیے کام کل رات سے جاری ہے۔ تقریباً 350 پہلے جواب دہندگان صرف کیف اور خطے میں شامل ہیں۔ حملے میں جیٹ سے چلنے والے ڈرونز اور بیلسٹک میزائلوں کی ایک خاصی تعداد کا استعمال کیا گیا۔ بدقسمتی سے، رہائشی عمارتوں اور سویلین انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچا ہے، ایک مقامی عمارت کو نقصان پہنچا ہے۔ تمام ضروری خدمات کو نقصان پہنچا، شہر میں 4 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوئے۔

بھارت کی ای کامرس مارکیٹ 2030 تک 345 ارب ڈالر کی ہوگی

نئی دہلی: ہندوستان کی ای کامرس مارکیٹ 2024 کے 125 ارب ڈالر سے تقریباً تین گنا بڑھ کر 2030 تک 345 ارب ڈالر تک پہنچ سکتی ہے۔ بدھ کو جاری ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کوئیک کامرس کی تیز رفتار توسیع اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے بڑھتے استعمال سے اس شعبے کو مزید رفتار ملے گی۔ تحقیقی مشاورتی کمپنی انفسم کی رپورٹ کے مطابق، 2030 تک ای کامرس مارکیٹ میں سالانہ 18.4 فیصد کی شرح سے اضافہ متوقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق، سامان کی تیز تر ڈیلیوری کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری کرنے کے لیے ملک میں ڈارک اسٹورز کی تعداد 2025 کے 2,525 سے بڑھ کر 2030 تک تقریباً 7,500 ہو سکتی ہے۔ انفسم نے کہا کہ کوئیک کامرس، یعنی انتہائی کم وقت میں سامان پہنچانے کی سہولت، ہندوستان کے ای کامرس شعبے کا سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا حصہ ہے۔ 2030 تک اس کی مارکیٹ 65 سے 70 ارب ڈالر تک پہنچنے کا اندازہ ہے۔ آئندہ پانچ برسوں میں آن لائن ریٹیل فروخت میں ہونے والے اضافی اضافے میں کوئیک کامرس کی حصہ داری 45 سے 50 فیصد رہ سکتی ہے۔

اگلے ۱۰/سالوں میں ہندوستان بھر میں ۱۰۰/نئے ہوائی اڈے بنیں گے: نائیڈو

احمد آباد: شہری ہوابازی کے وزیر کے رام موہن نائیڈو نے کہا ہے کہ ہندوستان مرکز کی علاقائی رابطہ اسکیم اڑان کے تحت اگلے 10 سالوں میں 100 نئے ہوائی اڈے بنائے گا، جس پر 30,000 کروڑ روپے خرچ ہوں گے۔ انہوں نے منگل کو احمد آباد ہوائی اڈے سے ہندوستان کے تیسرے ہب اینڈ اسپوک آپریشنز کا افتتاح کیا۔ انہوں نے کہا کہ جبکہ 2014 میں 74 ہوائی اڈے تھے، آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے نقشے میں 166 ہوائی اڈے ہیں۔ 74 سے 166 تک جانے نے ملک کے لیے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے۔ پچھلے 12 سالوں میں، ہم نے تقریباً ہر 40 دن بعد ایک نئے ہوائی اڈے یا ایک نئے ٹرمینل پر کام مکمل کیا ہے۔ یہ 12 سالہ سفر شہری ہوابازی کی وزارت کے لیے محض آغاز تھا۔ ہم نے گزشتہ دہائی کے دوران اڑان اسکیم کے ذریعے ہوائی سفر کے شعبے میں لائی گئی انقلابی تبدیلیوں کو وسعت دی ہے۔ آگے دیکھتے ہوئے، ہم 100 نئے ہوائی اڈوں کی تعمیر کے لیے اگلے 10 سالوں میں تقریباً 000,30 کروڑ روپے خرچ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مرکزی کابینہ نے اس سال مارچ میں وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں علاقائی کنیکٹیویٹی اسکیم۔ ترمیم شدہ اڑان۔ کو مالی سال 2026-27 سے مالی سال 2035-36 تک 10 سال کی مدت کے لیے 840,28 کروڑ روپے کے کل اخراجات کے ساتھ شروع کرنے اور لاگو کرنے کو منظوری دی تھی۔ نائیڈو منگل کو یہاں احمد آباد ہوائی اڈے سے ہندوستان کے تیسرے ہب اینڈ اسپوک آپریشن کا افتتاح کرنے آئے تھے، جس کا مقصد مسافروں کو بغیر کسی رکاوٹ کے بین الاقوامی مقامات سے جوڑنا تھا۔ اس حکمت عملی کا مقصد ہندوستانی مرکز کے ہوائی اڈوں کے ذریعہ ملک بھر کے مسافروں کو بغیر کسی رکاوٹ کے بین الاقوامی کنیکٹیویٹی فراہم کر کے ملک کو ایک عالمی ہوابازی کے مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ شہری ہوا بازی ملک میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والا شعبہ ہے، اور عوام کی مانگ اب صرف ریلوے اسٹیشن یا ٹرین اسٹاپ کے لیے نہیں ہے بلکہ اپنے ہی شہر میں ہوائی اڈے کی ہے

ایس سی او اجلاس میں مودی کا امن پر زور

تنازعات کے حل کے لیے مذاکرات اور سفارت کاری کی حمایت

بشکیک: وزیر اعظم نریندر مودی نے شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی تنازعات کے حل کے لیے جنگ کے بجائے مذاکرات اور سفارت کاری کا راستہ اختیار کرنے پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا موقف واضح ہے کہ میدانِ جنگ میں تنازعات کا مستقل حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ مودی نے مغربی ایشیا کی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج کی باہم مربوط دنیا میں کسی ایک خطے کا تنازع وہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اس کے اثرات عالمی توانائی سلامتی، سمندری تجارت اور سپلائی چین تک پہنچتے ہیں، جبکہ اس کا سب سے زیادہ بوجھ گلوبل ساؤتھ کے ممالک کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وزیر اعظم نے دہشت گردی کو انسانیت کے لیے سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے اس کی مالی معاونت، بھرتی، شدت پسندی اور محفوظ پناہ گاہوں کے پورے نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دوہرے معیار کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ مودی نے ایس سی او کے لیے بھارت کے تین بنیادی ستون سلامتی، رابطہ کاری اور مواقع کو بھی اجاگر کیا اور کہا کہ رابطہ منصوبوں میں تمام ممالک کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کا احترام ضروری ہے۔

وزیر خزانہ سیتارمن نے جی ۲۰/کے موقع پر قطر کے وزیر خزانہ سے ملاقات کی

بھارت تجارت، سرمایہ کاری کے لیے گہرے عالمی تعلقات کا خواہاں ہے

نیویارک: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے بنیادی ڈھانچے، ابھرتی ہوئی ٹکنالوجیوں اور نجی سرمایہ کو متحرک کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے جی 20 وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنروں کی ایشیویل میں ملاقات کے موقع پر دوطرفہ میٹنگوں کے دوران اہم عالمی شراکت داروں کے ساتھ گہری تجارت، سرمایہ کاری اور مالی تعاون پر زور دیا۔ عالمی بینک کے صدر اجے بنگا کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران، سیتارمن نے عالمی بینک کی 1.5 بلین امریکی ڈالر کی ترقیاتی پالیسی فنانسنگ کی مسلسل مصروفیت اور تیز رفتار کارروائی کی تعریف کی۔ دونوں نے گارنٹیوں کے ذریعے کارپوریٹ، انفراسٹرکچر اور میونسپل بانڈ مارکیٹوں کو گہرا کرنے اور نجی سرمائے کو زیادہ سے زیادہ متحرک کرنے میں کثیر الجہتی سرمایہ کاری گارنٹی ایجنسی کے وسیع تر کردار پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ مسٹر بنگا نے ہندوستان کے بنیادی ڈھانچے میں نمایاں تبدیلی کی تعریف کی اور ہندوستان کے ترقیاتی عزائم کو سپورٹ کرنے کے لیے ورلڈ بینک گروپ کے آلات کو مزید فائدہ پہنچانے کے مواقع کو نوٹ کیا۔ سیتارمن نے عالمی اقتصادی نقطہ نظر اور ہندوستان کی ترقی کی رفتار پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کی مینیجنگ ڈائریکٹر کرسٹالینا جارجیوا سے بھی ملاقات کی۔ وزارت نے کہا کہ جارجیوا نے ہندوستان کی مضبوط اقتصادی کارکردگی اور ٹریک ریکارڈ کی تعریف کی۔ وزارت نے مزید کہا کہ سیتارمن نے 'مضبوط، شواہد پر مبنی نگرانی کے فریم ورک کی ضرورت کو اجاگر کیا جو ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں ساختی تبدیلیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ پولینڈ کے وزیر خزانہ آندریج ڈوماںسکی کے ساتھ ملاقات میں، سیتارمن نے تجارت، خدمات، دفاع، توانائی کی سلامتی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کو بڑھانے پر تبادلہ خیال کیا۔ وزارت نے کہا کہ ڈوماںسکی نے ہندوستان اور پولینڈ کو 'اعلیٰ سطحی تجارتی اور سرمایہ کاری کے شراکت دار' کے طور پر بیان کیا جبکہ تمام شعبوں میں تعاون کو متنوع بنانے کی گنجائش کو نوٹ کیا۔ دریں اثناء وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے اپنے قطری ہم منصب علی بن احمد الکواری سے ملاقات کی، جنہوں نے جاری عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان ہندوستان کی مضبوط اور لچکدار ترقی کی کارکردگی کی تعریف کی۔ سیتارمن نے پیر کو ایشیویل میں جی 20 وزرائے خزانہ اور مرکزی بینک کے گورنرز (ایف ایم سی بی جی) میٹنگ کے موقع پر قطر کے وزیر خزانہ سے ملاقات کی۔ وزارت خزانہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا، عالی جناب علی بن احمد الکواری نے جاری عالمی اقتصادی غیر یقینی صورتحال کے درمیان ہندوستان کی مضبوط اور لچکدار ترقی کی کارکردگی کی تعریف کی۔" الکواری نے سیتارمن کو AIIB کے بورڈ آف گورنرز کی 11ویں سالانہ میٹنگ میں شرکت کی دعوت بھی دی، جو اس ماہ کے آخر میں دوحہ میں منعقد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قطر ایک کامیاب اور ٹھوس میٹنگ کے لیے ہندوستان کی مسلسل مصروفیت کا منتظر ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbaiраabta@gmail.com

بھارتی ٹیم کے لیے کھیلے ۱۱ میچ

ممبئی انڈینز کے نوجوان کھلاڑیوں کو نکھارنے میں اہم کردار

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق اسپنر راہل سانگھوی کا بین الاقوامی کیریئر اگرچہ زیادہ طویل نہیں رہا، لیکن کوچ کی حیثیت سے انہوں نے ایک طویل اور کامیاب اننگز کھیلی ہے۔ راہل سانگھوی کی پیدائش 3 ستمبر 1974 کو گجرات کے سورت میں ہوئی تھی۔ بچپن ہی سے کرکٹ میں گہری دلچسپی رکھنے والے سانگھوی بائیں ہاتھ کے کلائی کے اسپنر کے طور پر ابھرے۔ دہلی کی جانب سے ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے

والے سانگھوی نے 24 سال کی عمر میں 1998 میں ون ڈے فارمیٹ میں ہندوستانی ٹیم کے لیے ڈیبیو کیا تھا۔ اس وقت اسپن کے شعبے میں انل کمبلے کی شکل میں ایک بڑا نام پہلے ہی ہندوستانی ٹیم میں اپنی جگہ مضبوط کر چکا تھا، جبکہ ہربھجن سنگھ بھی تیزی سے اپنی جگہ بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ایسے میں راہل کے لیے ٹیم انڈیا میں مستقل جگہ بنانا مشکل تھا اور انہیں زیادہ مواقع نہیں مل سکے۔ 1998 میں 10 ون ڈے اور 2001 میں اپنا واحد ٹیسٹ کھیلنے والے سانگھوی نے ٹیسٹ میں 2 جبکہ ون ڈے میں 10 وکٹیں حاصل کیں۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں شاندار ریکارڈ: اگرچہ بین الاقوامی کیریئر مختصر رہا، لیکن راہل سانگھوی کا ڈومیسٹک کیریئر طویل اور شاندار تھا۔ دہلی کے علاوہ انہوں نے نارتھ زون اور ریلوے کی نمائندگی بھی کی۔ انہوں نے 95 فرسٹ کلاس میچوں میں 271 وکٹیں جبکہ 68 لسٹ اے میچوں میں 97 وکٹیں حاصل کیں۔ 98-1997 میں دہلی کی جانب سے ہماچل پردیش کے خلاف لسٹ اے میچ میں سانگھوی نے صرف 15 رنز دے کر 8 وکٹیں حاصل کی تھیں۔ اس وقت یہ لسٹ اے کرکٹ کا عالمی ریکارڈ تھا۔ بعد میں 19-2018 میں شہباز ندیم نے راجستھان کے خلاف 10 رنز دے کر 8 وکٹیں حاصل کر کے یہ ریکارڈ توڑ دیا۔ راہل سانگھوی نے 2006 میں دہلی کی جانب سے اپنا آخری فرسٹ کلاس میچ کھیلا تھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کوچنگ میں بنائی شناخت: کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کے بعد راہل سانگھوی نے کوچنگ کے شعبے میں قسمت آزمانے کا فیصلہ کیا، جہاں انہیں خاصی کامیابی ملی۔ وہ 2008 سے ہی آئی پی ایل فرنچائز ممبئی انڈینز سے وابستہ ہیں۔

آئی سی سی ٹیسٹ بولنگ رینکنگ، رابنسن-ٹنگ کو شاندار کارکردگی کا انعام

انگلینڈ کے فاسٹ بولرز اولی رابنسن اور جوش ٹنگ کو پاکستان کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ میں شاندار کارکردگی کا انعام آئی سی سی کی تازہ ٹیسٹ بولنگ رینکنگ میں ملا ہے۔

پاکستان کے خلاف ابتدائی دونوں ٹیسٹ میچوں میں 'پلیئر آف دی میچ' رہنے والے رابنسن کی لارڈز ٹیسٹ میں کارکردگی شاندار رہی۔ انہوں نے دونوں اننگز میں 4-4 وکٹیں حاصل کیں اور میچ میں مجموعی طور پر 35 رنز دے کر 8 وکٹیں حاصل کیں۔ رابنسن نے بولرز کی رینکنگ میں 6 پائیدان کی چھلانگ لگائی ہے اور اب وہ 5ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ ان کی کیریئر کی بہترین چوتھی رینکنگ سے صرف ایک مقام پیچھے ہے، جو انہوں نے فروری 2023 میں حاصل کی تھی۔ پاکستان کے خلاف سیریز کے آغاز سے اب تک رابنسن رینکنگ میں 22 پائیدان کی چھلانگ لگا چکے ہیں۔ ٹنگ بھی کیریئر کی بہترین رینکنگ پر: ٹنگ نے بھی بڑی پیش رفت کی ہے۔ دوسرے ٹیسٹ میں 5 وکٹیں حاصل کرنے کے بعد وہ 4 پائیدان اوپر چڑھ کر اپنے کیریئر کی بہترین 13ویں رینکنگ پر پہنچ گئے ہیں۔ انگلینڈ کے اس فاسٹ بولر نے پاکستان کے خلاف سیریز کے دوران مجموعی طور پر 20 پائیدان کی بہتری حاصل کی ہے۔ پاکستان کے بولرز کو بھی ملا فائدہ: سیریز گنوانے کے باوجود پاکستان کے بولرز نے بھی رینکنگ میں نمایاں بہتری حاصل کی ہے۔ فاسٹ بولر محمد عباس نے میچ میں 9 وکٹیں حاصل کرنے کے بعد 10 پائیدان کی چھلانگ لگائی اور مشترکہ طور پر 15ویں نمبر پر پہنچ گئے۔ وہیں محمد علی نے 5 وکٹیں لینے کے بعد 11 پائیدان کی چھلانگ لگائی اور 81ویں نمبر پر پہنچ گئے۔ سعود شکیل کی زبردست ترقی: بلے بازوں میں پاکستان کے سعود شکیل سب سے زیادہ بہتری حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں شامل رہے۔ دوسری اننگز میں ان کی 97 رنز کی شاندار اننگز نے انہیں 15 پائیدان اوپر پہنچا دیا اور اب وہ 18ویں نمبر پر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ کپتان بابر اعظم کے بعد پاکستان کے دوسرے سب سے زیادہ رینک والے بلے باز بن گئے ہیں۔ تاہم بابر اعظم 5 پائیدان نیچے کھسک کر 15ویں نمبر پر آ گئے ہیں۔ انگلینڈ کے بلے باز جارڈن کاکس اور ڈین لارنس نے بھی ترقی کی ہے۔ کاکس 6 پائیدان اوپر چڑھ کر 76ویں جبکہ لارنس 10 پائیدان کی بہتری کے ساتھ 92ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ تازہ رینکنگ میں کولمبو میں ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان دوسرے ٹیسٹ کی کارکردگی کو بھی شامل کیا گیا ہے، جہاں کئی کھلاڑیوں نے اپنے کیریئر کی بہترین رینکنگ حاصل کی۔ ہندوستان کے خلاف دوسرے ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں سنچری بنانے والے سونل دینوشا اپنے کیریئر کی بہترین 25ویں رینکنگ پر پہنچ گئے ہیں۔ اس آل راؤنڈر نے ٹیسٹ کرکٹ میں شاندار آغاز کیا ہے اور اپنے پہلے 5 میچوں میں 57.86 کی اوسط سے رنز بنائے ہیں۔ ہندوستان کے دیودت پڈیکل پہلی اننگز میں 117 رنز بنانے کے بعد 5 پائیدان اوپر چڑھ کر اپنے کیریئر کی بہترین 54ویں رینکنگ پر پہنچ گئے ہیں۔ وہیں دھروجوریل نے ناٹ آؤٹ 115 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد 83ویں سے 65ویں نمبر پر جگہ بنالی ہے۔ سری لنکا کے بلے باز پسندو سوریا بندارا نے اپنے دوسرے ہی ٹیسٹ میں 80 اور 92 رنز بنا کر رینکنگ میں سب سے بڑی چھلانگ لگائی۔ وہ 170 پائیدان اوپر چڑھ کر 74ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ دوسری جانب کامندو مینڈس دوسری اننگز میں نصف سنچری بنانے کے بعد دوبارہ ٹاپ 10 میں شامل ہو گئے ہیں۔ مانو سُتھار اور سراج کی بھی رینکنگ بہتر: کولمبو ٹیسٹ کے بعد کئی بولرز کی رینکنگ میں بھی بہتری ہوئی ہے۔ سری لنکا کے فاسٹ بولر اسیتھا فرنانڈو 4 پائیدان اوپر چڑھ کر 11ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ بھارت کے اسپنر مانو سُتھار نے بھی 4 پائیدان کی بہتری حاصل کی اور اب وہ 44ویں نمبر پر ہیں۔ وہیں محمد سراج ایک پائیدان اوپر چڑھ کر 17ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ ٹی 20 رینکنگ میں ڈیوالڈ بریوس ٹاپ 5 میں: دریں اثنا، جنوبی افریقہ کے ڈیوالڈ بریوس ٹی 20 انٹرنیشنل بلے بازوں کی رینکنگ میں چوتھے نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ ونڈ ہوک میں جاری سہ فریقی سیریز میں نمیبیا کے خلاف 75 رنز اور اس کے بعد زمبابوے کے خلاف ناٹ آؤٹ 75 اور 41 رنز کی اننگز کھیلنے کے بعد بریوس نے 6 پائیدان کی چھلانگ لگائی ہے۔

آپ میانداد، انضمام یا انور کو نہیں بھیج رہے

یہ کرکٹ نہیں، اندرونی خلفشار ہے، محمد یوسف کا پی سی بی کے فیصلے پر سوال

نئی دہلی: لارڈز ٹیسٹ میں شکست کے بعد پی سی بی نے ٹیسٹ ٹیم میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے وکٹ کیپر بلے باز محمد رضوان، اوپنر امام الحق، سلمان علی آغا، علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس جعفر اور خرم شہزاد کو ٹیم سے ریلیز کر کے پاکستان واپس بلا لیا ہے۔ پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان محمد یوسف نے انگلینڈ کے موجودہ ٹیسٹ دورے کے دوران کیے گئے نئے بڑے تبدیلیوں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ یہ قدم کارکردگی کے بجائے اندرونی خلفشار اور اختلافات کے اس معروف سلسلے کی عکاسی کرتا ہے، جس نے طویل عرصے سے پاکستان کرکٹ کو متاثر کر رکھا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے انگلینڈ کے خلاف تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں ٹیم کے 0-2 سے پیچھے رہنے کے بعد بڑا فیصلہ کیا۔ تیسرے ٹیسٹ سے قبل 7 کھلاڑیوں اور کوچنگ اسٹاف کے 2 ارکان، سرفراز احمد اور عمر گل، کو واپس پاکستان بھیج دیا گیا۔ اس پیش رفت پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے یوسف نے سوشل میڈیا پر لکھا، ''موجودہ دورے سے کھلاڑیوں اور کوچنگ اسٹاف کو واپس بلانے کا حکام کا

حالیہ فیصلہ صرف کارکردگی سے متعلق نہیں لگتا۔ ہم ظہیر عباس، جاوید میانداد، انضمام الحق یا سعید انور جیسے عظیم کھلاڑیوں کو متبادل کے طور پر نہیں بھیج رہے ہیں۔ اس کے بجائے یہ قدم اندرونی خلفشار، رائے کے اختلاف اور تنازعات کے اس معروف سلسلے کی عکاسی کرتا ہے، جس نے طویل عرصے سے پاکستان کرکٹ کو پریشان کر رکھا ہے۔ ''مسلسل میدان سے باہر کی افراتفری نقصان دہ: پاکستان کے لیے 90 ٹیسٹ میچ کھیلنے اور 7,500 سے زیادہ رنز بنانے والے یوسف نے کہا کہ 1992 ورلڈ کپ میں پاکستان کی تاریخی فتح کے بعد سے عدم استحکام بار بار واپس آتا رہا ہے۔ سابق کپتان نے خبردار کیا کہ میدان سے باہر مسلسل جاری افراتفری ٹیم کی ترقی اور شائقین کے اعتماد کو مزید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ یوسف نے کہا، ''سبق واضح ہے۔ صرف مضبوط کارکردگی اور مسلسل مثبت نتائج ہی ماحول کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اگر پاکستان کرکٹ کو اپنی صلاحیت واپس حاصل کرنی ہے اور شائقین میں اعتماد پیدا کرنا ہے تو اسے بورڈ روم کے بجائے میدان پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔ کامیابی سب سے مؤثر دوا ہے۔'' محمد یوسف کا یہ ردعمل لارڈز ٹیسٹ میں انگلینڈ کے ہاتھوں پاکستان کو 194 رنز سے شکست ملنے کے بعد سامنے آیا ہے۔ لارڈز ٹیسٹ میں شکست کے بعد پی سی بی نے ٹیسٹ ٹیم میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے وکٹ کیپر بلے باز محمد رضوان، اوپنر امام الحق، سلمان علی آغا، علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس جعفر اور خرم شہزاد کو ٹیم سے ریلیز کر کے پاکستان واپس بلا لیا ہے۔ ٹیسٹ کے ہیڈ کوچ سرفراز احمد اور بولنگ کوچ عمر گل کو بھی عہدوں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ تیسرے ٹیسٹ میں پاکستان ٹیم کی کوچنگ مائیک ہیسن اور ایشلے نوفکے کریں گے۔ پاکستان نے ہیڈنگلے میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ ایک اننگز اور 103 رنز سے گنوایا تھا۔ سیریز کا تیسرا اور آخری ٹیسٹ 9 ستمبر سے برمنگھم میں کھیلا جائے گا۔

اوساکا نے سیدھے سیٹوں میں فتح کے ساتھ

تیسرے یو ایس اوپن خطاب کی مہم شروع کر دی

چار مرتبہ کی گرینڈ سلیم چیمپئن ناؤمی اوساکا نے اینا ستاسیا زاخارووا کو سخت مقابلے کے بعد سیدھے سیٹوں میں شکست دے کر اپنے تیسرے یو ایس اوپن خطاب کی مہم کا کامیاب آغاز کر دیا۔ پیر کی شب آرتھر ایش اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں اوساکا نے ۲۰۱۸ء اور ۲۰۲۰ء میں نیویارک میں خطاب جیتنے کے بعد ایک بار پھر مضبوط آغاز کیا۔ چار مرتبہ کی گرینڈ سلیم چیمپئن ناؤمی اوساکا نے اینا ستاسیا زاخارووا کو سخت مقابلے کے بعد سیدھے سیٹوں

میں شکست دے کر اپنے تیسرے یو ایس اوپن خطاب کی مہم کا کامیاب آغاز کر دیا۔ پیر کی شب آرتھر ایش اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں اوساکا نے ۲۰۱۸ء اور ۲۰۲۰ء میں نیویارک میں خطاب جیتنے کے بعد ایک بار پھر مضبوط آغاز کیا۔ وہ پہلے سیٹ میں ۲-۵ اور دوسرے سیٹ میں ۳-۵ کی برتری حاصل کرنے میں کامیاب رہیں، تاہم عالمی درجہ بندی میں ۱۰۱ ویں نمبر کی زاخارووا نے دونوں مرتبہ واپسی کرتے ہوئے مقابلہ ٹائی بریک تک پہنچا دیا۔ سابق عالمی نمبر ایک اوساکا نے پہلا سیٹ اپنے تیسرے سیٹ پوائنٹ پر ۸-۶ سے جیتا، جبکہ دوسرا ٹائی بریک ۳-۷ سے اپنے نام کیا اور دو گھنٹے سے کچھ زائد وقت میں میچ جیت لیا۔ اوساکا سیاہ لباس پہن کر کورٹ میں آئیں، جو سابق امریکی باسکٹ بال اسٹار ایلن آئیورسن کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے تھا۔ کورٹ میں داخلے کے وقت انہوں نے مکمل سفید گاؤن بھی پہن رکھا تھا۔ میچ کے بعد اوساکا نے کہا کہ یہ ان کی جانب سے آئیورسن کے لیے خراجِ عقیدت ہے اور وہ انہیں بہت پسند کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اپنے لباس اور انداز کے ذریعے اپنی شخصیت کا اظہار کرنا پسند ہے اور خوشی ہے کہ شائقین نے ان کے انداز کو پسند کیا۔ امریکی ٹینس اسٹار امانڈا انیسیمووا نے اپنی ۲۵ ویں سالگرہ کے موقع پر ۲۰۲۶ء یو ایس اوپن کے پہلے راؤنڈ میں اپنی ہم وطن ایشلن کروگر کو سیدھے سیٹوں میں ۶-۱، ۶-۳ سے شکست دے کر دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ فلشنگ میڈوز میں عالمی درجہ بندی کی دسویں نمبر کی کھلاڑی انیسیمووا نے صرف ۷۲ منٹ میں کامیابی حاصل کی۔ لوئس آرمسٹرانگ کورٹ پر موجود شائقین نے میچ کے بعد ان کے لیے سالگرہ کا گیت گا کر اس موقع کو مزید یادگار بنا دیا، جس پر وہ مسکراتی اور شرماتی نظر آئیں۔ میچ کے بعد انیسیمووا نے مذاقاً کہا کہ اب ان کی عمر بڑھ رہی ہے اور وہ پہلے کی طرح اپنی سالگرہ کا انتظار نہیں کرتیں۔ تاہم انہوں نے گزشتہ ایک سال کو اچھا قرار دیتے ہوئے کہا کہ وقت بہت تیزی سے گزرتا ہے اور ہر لمحے سے لطف اندوز ہونا ضروری ہے۔

پون کلیان کے یوم پیدائش پر پی ایم مودی نے دی مبارکباد

وزیر اعظم مودی نے پون کلیان کو یوم پیدائش کی مبارکباد دی، ان کی گڈ گورننس اور عوامی خدمات کی ستائش کی

جن سینا پارٹی کے سربراہ، آندھرا پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور 'پاور اسٹار' کے نام سے مشہور پون کلیان کے یوم پیدائش کے موقع پر ملک کی اعلیٰ قیادت نے انہیں دل کھول کر مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے پون کلیان کو یوم پیدائش کی مبارکباد دیتے ہوئے آندھرا پردیش میں این ڈی اے حکومت کے گڈ گورننس ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں ان کے اہم کردار کی زبردست ستائش کی۔ وزیر اعظم کے علاوہ وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور وزیر اعلیٰ این۔ چندرا بابو نائیڈو سمیت ملک کے کئی سرکردہ رہنماؤں نے پون کلیان کی عوامی خدمت، سادگی اور انتظامی عزم کی تعریف کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر پون کلیان کو یوم پیدائش کی مبارکباد دیتے ہوئے ان کی قائدانہ صلاحیتوں کی تعریف کی۔ پی ایم مودی نے کہا کہ پون کلیان عوام کے درمیان بے حد قابل احترام ہیں اور آندھرا پردیش میں این ڈی اے کے گڈ گورننس کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے میں انتہائی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے ان کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ معاشرے کی مسلسل خدمت کرتے ہوئے طویل، خوشحال اور صحت مند زندگی حاصل کریں۔ وزیر اعظم کے اس پیغام سے واضح ہوتا ہے کہ مرکز کی حکومت اور این ڈی اے اتحاد میں پون کلیان کی سیاسی اہمیت اور اثر و رسوخ کتنا نمایاں ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے پون کلیان کو یوم پیدائش کی مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ریاست کی ترقی اور عام لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے این ڈی اے کے وژن کو عملی شکل دینے میں پون کلیان کی وقف کوششیں قابل ستائش ہیں۔ وہیں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ

پون کلیان آندھرا پردیش کی ترقی اور عوام کی فلاح کے لیے دن رات محنت کر رہے ہیں۔ مرکزی وزرا نتن گڈکری، پنکج چودھری اور بی جے پی کے دیگر قومی رہنماؤں نے بھی 'پاور اسٹار' کی طویل اور صحت مند زندگی کی دعا کی۔ تیلگو سنیما میں زبردست مقبولیت حاصل کرنے کے بعد سیاست میں قدم رکھنے والے پون کلیان نے جنا سینا پارٹی کے ذریعے عوامی مسائل کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔ آج آندھرا پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ اور پنچایتی راج کے وزیر کی حیثیت سے وہ دیہی ترقی اور انتظامی اصلاحات کے میدان میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

فرحانہ بھٹ نے روہت شیٹی کے سامنے کیا کار اسٹنٹ، بولیں، ہر خوف پیچھے رہ گیا

خطرون کے کھلاڑی ایک ریئلٹی گیم شو ہے، جہاں مشہور شخصیات اپنے خوف کا سامنا کرتی ہیں اور خطرناک اسٹنٹس انجام دیتی ہیں

ممبئی: 'خطرون کے کھلاڑی' ایک ریئلٹی گیم شو ہے، جہاں مشہور شخصیات اپنے خوف کا سامنا کرتی ہیں اور خطرناک اسٹنٹس انجام دیتی ہیں۔ اس سال کے کنٹیسٹنٹس میں روبینہ دلائک، جاسمین بھسین، کرن واہی، اویناش مشرا، ریتوک دھنجانی، گورو کھنہ، اونیکا گور، فرحانہ بھٹ، ہرش گجرال، وشال آدتیہ سنگھ، اوری، شگن شرما اور روہانیکا دھون سمیت کئی دیگر نام شامل ہیں۔ اداکارہ فرحانہ بھٹ ان دنوں مقبول اسٹنٹ پر مبنی ریئلٹی ٹیلی ویژن شو 'خطرون کے کھلاڑی-15' میں نظر آ رہی ہیں۔ فرحانہ نے بتایا کہ انہوں نے شو کے میزبان اور فلم ساز روہت شیٹی کے سامنے کار اسٹنٹ کرنے کا خواب دیکھا تھا۔ آنے والی قسط میں فرحانہ کار اسٹنٹ کرتی ہوئی نظر آئیں گی۔ اپنے اس اسٹنٹ کے بارے میں بات کرتے ہوئے فرحانہ نے کہا، ''سچ کہوں تو اس سیزن میں 'خطرون کے کھلاڑی' میں کار اسٹنٹ کرنا میرا خواب تھا۔ شو سائن کرنے سے پہلے میرے ڈاکٹروں نے مجھے اپنی صحت کی وجہ سے خود پر زیادہ دباؤ نہ ڈالنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس پورے سفر کی تھکن نے مجھے ایسا محسوس کرایا کہ بس بریک لگا دوں اور سب کچھ چھوڑ دوں، لیکن میں نے دل میں ٹھان لیا تھا کہ مجھے روہت شیٹی سر کے سامنے کار اسٹنٹ کرنا ہے۔'' اداکارہ نے یہ بھی واضح کیا کہ وہ اپنے خوف یا صحت کو اپنے راستے میں رکاوٹ نہیں بننے دیں گی۔ انہوں نے کہا، ''جیسے ہی میں اس گاڑی کے پیچھے بیٹھی، میرا ہر خوف پیچھے رہ گیا۔ بلاشبہ، روہت سر کی رہنمائی میں کار اسٹنٹ کرنا ایک الگ ہی دباؤ لے کر آتا ہے، کیونکہ وہ کار ایکشن کے بے تاج بادشاہ

ہیں۔'' فرحانہ نے بتایا کہ ان کی دلی خواہش تھی کہ جس اسٹنٹ کے لیے انہوں نے دعا کی تھی، اسے وہ اچھی طرح انجام دے سکیں۔ انہوں نے کہا، ''راستے میں کئی عجیب اور غیر متوقع رکاوٹیں آئیں۔ ایک لمحے تو ایسا لگا جیسے روہت سر مجھے کسی مکمل ایکشن فلم میں ڈائریکٹ کر رہے ہوں اور دوسری طرف میں نے سوچا، 'واہ، تمہیں واقعی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ تم کیا مانگ رہی ہو!' لیکن اس اسٹنٹ کا اثر ایسا ہے کہ جب بھی میں ڈرائیور سیٹ پر بیٹھوں گی، یہ سنسنی خیز سفر میری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔'' 'خطرون کے کھلاڑی' ایک ریئلٹی گیم شو ہے، جہاں مشہور شخصیات اپنے خوف کا سامنا کرتی ہیں اور خطرناک اسٹنٹس انجام دیتی ہیں۔ اس سال کے کنٹیسٹنٹس میں روبینہ دلائک، جاسمین بھسین، کرن واہی، اویناش مشرا، ریتوک دھنجانی، گورو کھنہ، اونیکا گور، فرحانہ بھٹ، ہرش گجرال، وشال آدتیہ سنگھ، اوری، شگن شرما اور روہانیکا دھون سمیت کئی دیگر نام شامل ہیں۔

ریپر بادشاہ کی دوسری بیوی ایشا رِکھی کی 'بگ باس ۲۰' میں انٹری کی افواہیں

پنجابی اداکارہ ایشا رِکھی ایک بار پھر خبروں میں ہیں، جہاں ریپر بادشاہ کے ساتھ ان کی مبینہ ازدواجی زندگی کے مسائل کے بعد اب ان کی ''بگ باس ۲۰'' میں ممکنہ انٹری کی خبریں گردش کر رہی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایشا رِکھی اور سوشل میڈیا شخصیت اریشفہ خان آئندہ سیزن میں شرکت کرنے والے ممکنہ امیدواروں میں شامل ہیں، تاہم شو میں ان کی شرکت کی باضابطہ تصدیق تا حال نہیں ہوئی۔ پنجابی اداکارہ ایشا رِکھی، جو حالیہ دنوں میں ریپر بادشاہ کے ساتھ مبینہ ازدواجی مسائل کے باعث خبروں میں رہی ہیں، اب ریالٹی شو ''بگ باس ۲۰'' میں بطور امیدوار شرکت کرنے کے حوالے سے قیاس آرائیوں کا مرکز بن گئی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق ایشا رِکھی اور سوشل میڈیا شخصیت اریشفہ خان ان تازہ ناموں میں شامل ہیں جنہیں آئندہ سیزن کے لیے مبینہ طور پر حتمی قرار دیا گیا ہے۔ تاہم، شو میں ایشا کی شرکت کے حوالے سے فی الحال کوئی باضابطہ اعلان سامنے نہیں آیا۔ ایشا رِکھی کی ''بگ باس'' میں ممکنہ شرکت کی خبریں ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہیں جب بادشاہ کے ساتھ ان کے تعلقات توجہ کا مرکز بنے ہوئے ہیں۔ حال ہی میں ایشا کی جانب سے انسٹاگرام پر ایک مبہم پوسٹ شیئر کیے جانے کے بعد ان کی ازدواجی زندگی کے حوالے سے قیاس آرائیاں شروع ہو گئی تھیں۔ اداکارہ نے بادشاہ کے ساتھ اپنی چند تصاویر اور یادگار لمحات پر مشتمل ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا تھا، ''ہر طوفان ایک سبق ہے''۔ اس پوسٹ کے بعد مداحوں نے قیاس کرنا شروع کر دیا کہ شاید دونوں کے درمیان سب کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ تاہم ایشا نے عوامی سطح پر یہ تصدیق نہیں کی کہ وہ اور بادشاہ علاحدہ ہو چکے ہیں۔ نہ ہی عائشہ اور نہ ہی بادشاہ کی جانب سے اپنی ازدواجی زندگی کے خاتمے سے متعلق کوئی باضابطہ اعلان کیا گیا ہے۔ دونوں اس وقت بھی خاصی توجہ کا مرکز بنے تھے جب ایشا نے رواں سال کے آغاز میں انسٹاگرام پر 'آسک می اینی تھنگ' سیشن کے دوران بادشاہ کے ساتھ اپنی شادی کی تصدیق کی تھی۔ رپورٹس کے مطابق تقریباً ۴ سال کی دوستی کے بعد مبینہ طور پر مارچ ۲۰۲۶ء میں ایک نجی تقریب کے دوران شادی کی۔ ان کی ذاتی زندگی کے حوالے سے سوشل میڈیا پر قیاس آرائیاں بدستور جاری ہیں، جبکہ ''بگ باس ۲۰'' میں ان کی ممکنہ شرکت کی صورت میں ان کے ذاتی تعلقات اور تجربات بھی شو میں گفتگو کا اہم موضوع بن سکتے ہیں۔ اگر ایشا واقعی شو کا حصہ بنتی ہیں تو بادشاہ کے ساتھ مبینہ ازدواجی مسائل بھی ان کے ''بگ باس'' سفر کے دوران زیر بحث آنے کا امکان ہے۔ بادشاہ کے ساتھ تعلق کے علاوہ ایشا رِکھی پنجابی فلم انڈسٹری میں بھی اپنی شناخت بنا چکی ہیں۔ وہ ''ہیپی گو لکی''، ''واٹ دی جٹ''، ''نوازادے'' سمیت متعدد پنجابی فلموں میں اداکاری کر چکی ہیں۔ ''بگ باس ۲۰'' میں شرکت ایشا رِکھی کو ہندی بولنے والے ناظرین کی ایک بڑی تعداد تک پہنچنے کا نیا پلیٹ فارم فراہم کر سکتی ہے۔ فی الحال ''بگ باس ۲۰'' میں ان کی شرکت سے متعلق خبر قیاس آرائیوں تک محدود ہے۔

رکشا بندھن اشتہار تنازع: کنگنا کا پرانا ایڈ وائرل، 'دُہرے معیار' پر مداح برہم

بالی ووڈ اداکارہ کنگنا رناوت ایک بار پھر اپنے بیان کے باعث سوشل میڈیا پر تنقید کی زد میں آ گئی ہیں

بالی ووڈ اداکارہ کنگنا رناوت ایک بار پھر اپنے بیان کے باعث سوشل میڈیا پر تنقید کی زد میں آ گئی ہیں۔ کریتی سینن کے رکشا بندھن سے متعلق GIVA اشتہار پر کنگنا کے اعتراض کے بعد ان کا ۲۰۱۷ء کا ایک پرانا اشتہار دوبارہ سامنے آ گیا، جس پر صارفین نے اداکارہ پر 'منافقت' اور 'دُہرے معیار' کے الزامات عائد کرتے ہوئے ان کے مؤقف پر سوالات اٹھائے ہیں۔ بالی ووڈ اداکارہ کنگنا رناوت اپنے متعدد بیانات کے باعث ہمیشہ سب کی پسندیدہ نہیں رہیں، تاہم کریتی سینن کے حوالے سے ان کا حالیہ بیان سوشل میڈیا صارفین کو پسند نہیں آیا اور کئی لوگوں نے اداکارہ پر 'منافقت' اور 'دُہرے معیار' کا الزام عائد کیا ہے۔ کنگنا نے کریتی سینن کے زیورات کے برانڈ GIVA کے لیے حالیہ اشتہار پر ہونے والی تنقید کے معاملے پر بات کی تھی، جس میں اداکارہ کا انداز کئی لوگوں کو روایتی اقدار کے مطابق نہیں لگا۔ ابتدائی طور پر کنگنا رناوت نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ کسی خاتون کا اپنے بھائی کے سامنے بکنی پہننا عجیب محسوس ہوتا ہے۔ بعد میں انہوں نے اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے مؤقف تبدیل کیا اور کہا کہ ان کا اعتراض لباس پر نہیں بلکہ اشتہار کی عکاسی، ماحول اور پیشکش پر تھا۔ تاہم مداحوں نے کنگنا کے اس مؤقف کے بعد ان کا ۲۰۱۷ء کا ایک پرانا اشتہار تلاش کر لیا، جس میں وہ بھی ایک ایسے ہی

انداز میں نظر آ رہی ہیں۔ اس کے بعد سوشل میڈیا پر کنگنا کو اپنے ماضی کے اشتہار کی وجہ سے 'دُوہرے معیار' کے الزامات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ کنگنا رناوت کا ۲۰۱۷ء کا ایک پرانا اشتہار ایک بار پھر سوشل میڈیا پر گردش کر رہا ہے۔ یہ بھی رکشا بندھن کے موقع پر زیورات کی تشہیر سے متعلق اشتہار ہے، جس کا منظرنامہ کسی حد تک کریتی سینن کے GIVA اشتہار سے مشابہ ہے۔ اس پرانے اشتہار میں ''کوئین'' کی اداکارہ کنگنا رناوت بغیر آستین کے ٹاپ میں نظر آتی ہیں، جس کے ساتھ جارجٹ کا کپڑا کندھے پر موجود ہے۔ ان کے بال اوپر کی جانب بنے ہوئے ہیں اور لباس کافی حد تک چھوٹا ہے۔ سوشل میڈیا صارفین کا کہنا ہے کہ کنگنا کا یہ پرانا اشتہار ان کے ابتدائی اعتراض سے متصادم دکھائی دیتا ہے، کیونکہ انہوں نے کریتی سینن کے لباس کو نامناسب قرار دینے کے حوالے سے بات کی تھی۔ مداح اب یہ سوال اٹھا رہے ہیں کہ اگر کریتی کا لباس اور اشتہار نامناسب تھا تو کنگنا کے اپنے ماضی کے اشتہار کو کس نظر سے دیکھا جائے؟ کنگنا رناوت نے اس سے قبل کریتی سینن کا نام لیے بغیر اشارہ کیا تھا کہ کسی شخص کا اپنے بھائی کے سامنے ''بکنی'' پہننا اور پھر اسی لباس میں اسے رکشا باندھنا مناسب نہیں۔ تاہم بعد میں انہوں نے واضح کیا کہ ان کا اعتراض کریتی کے لباس پر نہیں بلکہ اشتہار کے مجموعی انداز اور ماحول پر تھا۔ کنگنا کے مطابق وہ کسی کو یہ حکم دینے والی نہیں کہ کون کیا لباس پہنے۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک عورت اپنی مرضی کا کوئی بھی لباس پہن سکتی ہے۔ اداکارہ نے وضاحت کی کہ ان کی اصل شکایت یہ تھی کہ اشتہار میں بھائی اور بہن کے درمیان رکشا بندھن کی روایتی رسومات اور ماحول نظر نہیں آتا۔ ان کے مطابق وہاں نہ کھانا تھا، نہ والدین، نہ حلوہ اور نہ ہی وہ دیگر روایتی عناصر موجود تھے جنہیں وہ اس تہوار کا لازمی حصہ سمجھتی ہیں۔ تاہم سوشل میڈیا صارفین کے نزدیک کنگنا کی وضاحت کے باوجود معاملہ ختم نہیں ہوا۔ ان کے پرانے اشتہار کی دوبارہ منظر عام پر آنے کے بعد صارفین نے کنگنا پر دوہرے معیار کا الزام عائد کیا اور ان کے حالیہ بیان پر سوالات اٹھائے۔